

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

# محبتیں سیزن ٹو

رمشا حسین

دوماہ بعد

سوہا یار کیا ہو گیا ہزار دفع ایک سوال بتا رہا ہوں اور ایک تمہارا دماغ ہے جس میں میری کوئی بات پہنچ نہیں رہی۔ عباد جو پانچ گھنٹوں سے سوہا کو اینٹری ٹیسٹ کی تیاری کروا رہا تھا مگر بار بار سوہا کو ایک ہی غلطی بار بار کرتا دیکھ کر جھنجھلاہٹ سے بولا

تو آپ کو شوق تھا ڈاکٹری کروانے کا تو اب بھگتے میں تو اب بھی کہوں گی چھوڑے ایم بی بی ایس کو میں گھر میں سہی ہوں جب آپ روز آفس سے تھکے ہوئے آئے گے تو میں آپ کا مسکرا کر استقبال کیا کروں گی تیار سی خوبصورت سی بن کر پھر آپ کی ساری تھکن اتر جائے گی مجھے دیکھ کر پھر میں آپ کا کوٹ آپ سے لوں گی پانی کا پوچھوں گی پھر ہم لانگ ڈریو پہ چلے گے دیر رات تک۔ سوہا ساری تقریر کر کے آخر میں اپنے مطلب کی بات پہ آئی۔

## Posted On Kitab Nagri

سیر سیلی سوہا میں یہاں تمہارے ساتھ دماغ کھپا رہا ہوں اور ایک تم ہو جو خیالوں میں سیر سپاٹوں پہ نکلی ہوئی ہو تو کیا خاک میری بات پہ پڑنی ہے۔ عباد خشمگین نظروں سے اُس کو گھور کر بولا

اگر میں بار بار ایک غلطی کر رہی ہوں تو آپ سمجھ جائے یہ اللہ کی طرف سے آپ کو اشارہ ہے کہ بار بار مجھے میڈیکل کرنے کا نہ کہے۔ سوہانے اپنی بات سمجھانی چاہی۔

بڑی تم نجومی اب اپنا دماغ ساری سوچو سے آزاد کرو اور جو میں پڑھا رہا ہوں اُس پہ فوکس کرو۔ عباد سر جھٹک کر بولا

اچھا آپ ایک بات تو بتائے آپ کا مائنڈ اتنا امیزنگ کیسے ہے مطلب کیا آپ نے سی اے ہے اور سکھا مجھے ایم بی بی ایس رہے ہیں اگر آپ کو سارا کچھ پتا ہے تو خود کیوں نہیں کرتے۔ سوہانے اپنی طرح سے مخلصانہ مشورہ دیا۔

تمہارا دماغ ہمیشہ فضول باتوں میں کیوں لگتا ہے سوہا میں سچ میں سیر یس ہو اور تمہیں بھی اب ہونا چاہیے ایم بی بی ایس پروفیشن ایسا ہے جہاں انسان کو سنجیدہ رہنا ہوتا ہے اپنے کام سے مخلص یہاں ایک معمولی سی غلطی کی بھی گنجائش نہیں ہوتی۔ عباد کی بات پہ سوہا خاموش ہو گئی اور اپنا دھیان پڑھائی پہ کرنے لگی۔



تمہیں کچھ چاہیے تھا تو بتادو۔ زویا ہسپتال کے لیے نکلنے والی تھی جب اُس نے عمار سے پوچھا جو خود اب تیار ہونے والا تھا۔

میرے کپڑے نکال دو اور ہاں ہم آج ساتھ جائے گے۔ عمار نے فون چار جنگ پہ لگا کر کہا

ٹھیک ہے میں تمہارا سارا ضرورت کا سامان نکال دیتی ہوں اور ناشتہ بھی دیکھتی ہوں بنا ہے یا نہیں۔ زویا خوش ہوتی بولی تو عمار سر ہلاتا واشروم کی طرف گیا۔



## Posted On Kitab Nagri

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ زویا کچن میں آئی تو سوہا کو ناشتہ بناتا دیکھا تو حیرت سے استفسار کیا کیونکہ وہ جانتی تھی سوہا کو کچھ خاص بنانا نہیں آتا۔

ناشتہ بنا رہی ہوں خانسا ماں چھٹی پہ ہے۔ سوہا مصروف بھرے انداز میں بولی۔

تمہیں کونسا آتا ہے جو بنا رہی ہوں اتنی گرمی میں چچی سے کہتی وہ بنا دیتی۔ زویا فریج سے پانی کی بوتل نکالتی بولی۔ اگر وہ ہوتی تو اُن کو بھی گرمی ہوتی اور فلحال میں عباد کے لیے بنا رہی ہوں اُن کے آفس جانے میں کچھ وقت ہے اُس کے بعد باقی سب کے لیے۔ سوہا سادہ لہجے میں بولی تو زویا کو اُس کی پہلی بات سن کر کچھ شرمندگی محسوس ہوئی۔

اچھا ہٹو میں مدد کروادیتی ہوں۔ زویا نے کہا

نہیں تم تیار ہو گئی ہو جب پہ جانا ہو گا نہ میں بنا دوں گی ڈونٹ وری تم باہر جا کر کچھ وقت انتظار کرو۔ سوہا نے سہولت سے انکار کیا زویا نے پھر بھی کہا پر سوہا نہیں مانی۔

تم یہاں ہو اور میں تمہارا کمرے میں انتظار کر رہا ہوں۔ عباد کچن میں آتا ناراض لہجے میں سوہا سے بولا سوری ناشتہ بس بن ہی گیا ہے۔ سوہا جھٹ سے بولی تو عباد اُس کی طرف دیکھنے لگا جو پسینے سے شرابور ہو گئی تھی۔ خانسا ماں آج بھی نہیں آئی مجھے بتا دیتی میں کسی اور کا انتظام کرتا۔ عباد اُس کے چہرے پہ پھونک مار کر بولا۔ مجھے خود صبح پتا چلا آپ کو تو پتا ہے وہ اچانک چھٹی کرتی ہے۔ سوہا اُس کے چہرے پہ فکر مندی بھرے تاثرات دیکھ کر مسکرا کر بولی

تو مجھے کہا ہوتا میں ہیلپ کر دیتا۔ عباد جیب سے رومال نکال کر اُس کے چہرے سے پسینہ صاف کرتا بولا تو کیا آپ کو گرمی نہیں ہوتی۔ سوہا نے مسکرا کر پوچھا

## Posted On Kitab Nagri

تم پاس ہوتی ہو تو مجھے کچھ اور محسوس نہیں ہوتا سوائے تمہارے۔ عباد کی بات پہ سوہانے ایک اپنی ایک آنبرو  
اُپر کی

یہ جو آپ کو کبھی کبھی رومانٹک ہونے کا بھوت چڑھتا ہے نہ سچی سیدھا دل پہ ٹھاہ لگتا ہے۔ سوہانے دل پہ ہاتھ رکھ  
کر کہا تو عباد سر جھکا کر ہنس دیا۔

ایک بات کہوں؟ عباد آہستہ آواز میں بولا تو سوہا متجسس ہوئی۔  
کیا بات ہے؟ سوہا بے صبری سے پوچھنے لگی۔

پکا بتادوں؟ عباد نے ایک بار پھر کہا  
بتادے بتادے اب کیا اسٹیپ پیپر پہ لکھ کر دوں؟ سوہانے گھور کر کہا۔  
وہ میں کہنا چاہ رہا تھا کہ عباد اتنا کہہ کر چپ ہو گیا۔

کے۔ سوہانے جھٹ سے کہا

کے۔ عباد مسکراہٹ دبا کر اُس کے چہرے پہ پھیلی بے چینی دیکھنے لگا۔

کے پر اٹھا جل چکا ہے۔ عباد کی بات پہ سوہا کا دل جل اٹھا تھا وہ جانے کیا سوچ بیٹھی تھی پر عباد نے کہا بھی تو کیا  
مطلب کھودا پہاڑ نکلا چوہا والی مثال ہو گئی عباد کے قہقہے کی آواز پہ وہ اُس پہ ناراض نظروں سے دیکھتی چولہے کو  
بند کرنے لگی کیونکہ پر اٹھا جل کے کالا ہو چکا تھا۔

دل جلے پر پر اٹھا نہ جلے۔ سوہا بڑبڑاتی دوبارہ بنانے لگی تو عباد مسکراتا شرٹ کے کف فولڈ کرنے لگا۔

ہٹو تم میں بناتا ہوں ناشتہ۔ عباد نے کہا تو سوہا آنکھیں پھاڑ کر عباد کو دیکھنے لگی۔

خیال سے آنکھوں کے تارے نہ نکل آئے۔ عباد اُس کے اتنی آنکھیں کھولنے پہ چوٹ کیے بولا

## Posted On Kitab Nagri

آپ کو کونگ آتی ہے کیسے۔ سوہا حیرت سے بولی

باہر جہاں میں پڑھنے گیا تھا وہاں میرے لیے ملازموں کی فوج نہیں تھی سارے کام انسان کو وہاں خود کرنے پڑتے تھے۔ عباد نے آرام سے بتایا۔

تو آپ نے وہاں سیکھا۔ سوہا متحسّس ہوئی

ہاں ایک ماہ میں سیکھ لیا تھا۔ عباد سادگی سے بولا

واہ ماننا پڑے گا ویسے میں بہت لَ کی ہو جو مجھے اتنا سنگھڑ شوہر ملا۔ سوہا مزے سے بولی  
سنگھڑ شوہر سیر سیلی۔ عباد کو اپنے لیے یہ نام ایک آنکھ نہ بھایا۔

اور نہیں تو۔ سوہا مزے سے بولی



زویا ہسپتال میں تھی جب اُس کا سر بُری طرح چکرایا۔

اففف میرا سر۔ زویا بڑبڑاتی وہی سامنے رکھی بیچ پہ بیٹھ گئی۔

ڈاکٹر زویا آپ ٹھیک ہیں؟ صائمہ اُس کی کولیگ نے پوچھا۔

یس ایم فائن۔ زویا زبردستی مسکراہٹ سے بولی

تو آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں۔ صائمہ نے دوسرا سوال کیا۔

بس سر میں چکر آرہے تھے تو یہی بیٹھ گئی۔ زویا نے جواب دیا۔

او تو آپ اُف کر لیں یا میں آپ کو میڈیسن دے دیتی ہوں۔ صائمہ فکر مندی سے بولی۔

میڈیسن کھالیتی ہوں آف تو نہیں مل سکتا پہلے ہی شادی کی وجہ سے دو ماہ کی چھٹی کی تھی۔ زویا نے مسکرا کر کہا

## Posted On Kitab Nagri

او تو کہیں کوئی گڈ نیوز تو نہیں۔ صائمہ نے شرارت سے پوچھا تو زویا سوچ میں پڑ گئی۔



کچھ ہوش ہیں تمہیں کل تمہارا ٹیسٹ ہے اور تم یہاں مزے سے ڈرامہ دیکھ رہی ہو۔ عباد سوہا کے سر پہ نازل

ہوتا بولا

یہ بات سائیڈ پہ بھی کر سکتے ہیں ٹیوی کے سامنے تو ہٹیں۔ سوہانہ بنا کر عباد کو سائیڈ پہ ہونے کا اشارہ کرنے لگی۔ سوہا بند کر دیہ ٹیوی دیکھنا کل تمہارا انٹری ٹیسٹ ہے اور تمہیں کوئی پریشانی ہی نہیں۔ عباد نے گھور کر کہا آپ کو کس نے کہا مجھے پریشانی نہیں مجھے بہت زیادہ پریشانی ہے اتنی کے میں مائنڈ فریش کرنے کے لیے ڈرامہ دیکھ رہی ہوں۔ سوہانے آرام سے بتایا

اچھا تو ٹیوی سے دماغ فریش ہو جائے گا تمہارا۔ عباد طنزیہ بولا۔

الحمد للہ آپ کو یقین نہیں آتا تو کر کے دیکھئے گا۔ سوہانے مفت میں مشورہ دیا۔

تمہیں دیکھ کر لگ تو نہیں رہا تمہیں کوئی پریشانی بھی ہے۔

اب کیا ماتھے پہ پریشانی کا ٹیگ لگا لوں پریشانیاں جب انسان کی زندگی میں آتی ہیں تو اُس کا مسئلے کا حل اپنے ساتھ لاتی ہیں جس کے حل ہونے کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے پھر انسان چاہے پریشانی پہ پریشان ہو کر منہ بٹھلا کر بیٹھ جائے یا ہنسی خوشی اُس کو الوداع کرے جانا اُس نے اپنے وقت پہ ہی ہے۔ سوہانے اچھی خاصی تقریر کر ڈالی۔

بات کو چینج نہیں کرو کتابیں لاؤ تاکہ کچھ پوائنٹس سمجھا لوں۔ عباد سر جھٹک صوفے پہ بیٹھ کر بولا

سب کا علاج ممکن ہے پر آپ لا علاج ہے جب دیکھو پڑھائی کتابیں پڑھائی کتابیں پڑھائی پڑھنا نہ ہو گیا وبال جان ہو گیا جس دن کتاب کی شکل نہیں دیکھی تو سانس نہیں آنا۔ سوہا تپ کر بولتی واک آؤٹ کر گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

جس کی بیوی تم ہوگی اُس شوہر نے پھر لا اعلان ہی ہونا ہے۔ عباد نے پیچھے سے ہانک لگائی۔



صائمہ کی بات سننے کے بعد زویا نے ٹیسٹ کروایا تھا جس کی رپورٹ پوزیٹو آئی جس کو دیکھ کر زویا کو اپنا آپ ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رہی تھی زویا رپورٹ ہاتھ میں لیے عمار کے کیمین میں آئی جو سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔

عمار۔ زویا نے مسکرا کر اُس کو پکارا۔

ہمم بولوں۔ عمار سیدھا ہو کر بولا۔

لگ۔ زویا نے چمکتے چہرے کے ساتھ رپورٹ عمار کی طرف بڑھائی۔

خدا نخواستہ تمہیں کوئی جان لیوا بیماری تو نہیں لگ گئی۔ عمار کی بات پہ زویا کا منہ بن گیا۔

بکومت اور دیکھو۔ زویا نے کہا تو عمار نے رپورٹ اُس کے ہاتھ سے لی۔

ازاٹ ٹرتھ۔ رپورٹ چیک کرنے کے بعد عمار بے یقینی سے بولا تو زویا زور شور سے سر کو جنبش دی۔

اومائے گوڈ۔ عمار چہرے پہ ہاتھ پھیر کر بولا اُس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اس وقت وہ کس طرح ری ایکٹ کرے۔

www.kitabnagri.com

خوشی نہیں ہوئی تمہیں۔ زویا نے اندازہ لگایا۔

کیسی بات کر رہی ہو تمہیں میں بتا نہیں سکتا میں اس وقت کس کیفیت میں خود کو محسوس کر رہا ہوں۔ عمار اپنی

جگہ سے اٹھتا بولا

گھر میں سب سے پہلے میں بتاؤں گی۔ زویا ایکساٹڈ ہوتی بولی

شیور۔ عمار نرمی سے اُس کا ہاتھ تھام کر بولا



# Posted On Kitab Nagri



٧٧٧٧٧

افف الله

٧٧٧٧٧

عباد گہری نیند میں تھا جب اُس کے کانوں پہ سوہا کے بے ڈھنگے قہقہوں کی آواز پڑی تو وہ جھجھنلا کر اُس کی کروٹ لینے لگا تو دیکھا سوہا میڈم بیڈ کراؤں سے ٹیک لگاتی مزے سے شاید کوئی فنی ناول ریڈ کر رہی تھی۔

سوہارات کے وقت کیوں جنوں کی طرح ہنسے جارہی ہو۔ عباد کوفت سے بولا

عبدالآپ کو پتا ہے ناول کے ہیر و کوگولی لگی ہے اور بے وقوف ہیر و سُن ایمبولینس کو کال کرنے کے بجائے جہاں اُس کوگولی لگی ہے وہاں اُس کو پمپ کیے جا رہی ہے جیسے انسان گہرے میں پانی میں گرتا ہے تو ہم منہ سے پانی نکالنے کے غرض سے سینے پہ کرتے ہیں۔ سوہانے زور سے ہنستے ہوئے ناول کا سین بتایا

ماشا اللہ سے ناول کی ہیروئن بھی تمہاری طرح کُل عقل ہوگی نہ۔ عباد اتنا کہتا کانوں پہ تکیہ رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔

www.kitabnagri.com

آپ کا کیا مطلب ہے میں کم عقل ہوں۔ سوہا اُس کی پشت کو گھورتی بولی

سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے پر جیسے کے تمہیں نہیں پتا سمجھدار لوگ کیسے ہوتے ہیں تو میں تمہیں تمہاری بات کا جواب کل دوں گا۔۔ عباد نے آرام سے کہا

آپ خود کو سمجھتے کیا ہے سارا میرے ناول پڑھنے کا مزہ خراب کر دیا نہیں پڑھتی میں اب خوش ہو جائے پڑ گئی ہوگی آپ کے کلیجے وچ ٹھنڈ۔ سوہانے منہ بسور کر کہا

## Posted On Kitab Nagri

یہ کس ناول کا ڈائیلوگ مارا ہے۔ عباد نے سنجیدگی سے پوچھا کیونکہ آج سے پہلے کبھی سوہانے اردو پنچابی میکس نہیں کی تھی۔

میں کیوں کسی ناول کا ڈائیلوگ مارنے لگی میرا اپنا پرسنل دماغ موجود ہے۔ سوہانے فخر یہ بتایا ہاں بالکل ایسا دماغ تمہارا ہی ہو سکتا ہے۔ عباد بند آنکھوں سے بولا تو سوہا تلملا اٹھی۔

اب آپ مجھے غصہ دلارہے ہیں۔ سوہا اُس کا کندھا پکڑ کر سیدھا کیے بولی

اور جو تم نے میری گہری نیند خراب کی۔ عباد نے گھور کر کہا

گہری نیند نہیں ہوگی کچی تھی تبھی جلدی سے اٹھ گئے گہری نیند میں تو انسان کے سر پہ کھڑے ہو کر ڈھول پہ پیٹو تو پتا نہیں چلتا۔ سوہا اُس کی بات پہ اختلاف کیے کہا

وہ اس لیے کے میں انسانوں کی طرح سوتا ہوں مردوں سے شرط لگا کر نہیں سوتا۔ عباد نے جھٹ سے جواب دیا۔

آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے رکھ لیا میں نے اپنا موبائیل سو جائے اب گہری نیند۔ سوہانے کہا

ناول پڑھ لو مائینڈ فریش ہو جائے گا پھر فریش مائینڈ کے ساتھ کل انٹری ٹیسٹ دینا۔ عباد مسکراہٹ دبائے بولا

آپ سے بات کرنے کے چکر میں گروپ میں جو ناول پڑھ رہی تھی اسکرین کے پاؤس پہ ٹچ ہو گیا تو ناول غائب ہو گئی آئے ڈی بھی میں نے نہیں دیکھی تھی۔ سوہا افسردہ سی بولی

میں سوچو تم کسی کے لیے ناول پڑھنا چھوڑ دو یہ تو ناممکنات میں سے ہے۔ عباد نے طنزیہ کہا

آپ ہر وقت مجھ سے لڑتے کیوں رہتے ہیں بس بہانا چاہیے ہوتا ہے مجھے باتیں سنانے کا۔ سوہا لڑنے والے انداز میں بولی

## Posted On Kitab Nagri

میں بہانا تلاشتا ہوں یا تم بہانے ڈھونڈتی ہوں مجھ سے بحث کرنے کا۔ عباد بھی میدان میں اُترا  
میں ایک مشرقی بیوی ہوں جو شوہر کا ادب کرتی ہے۔ سوہا شرمہ کی ناکام کوشش کرتی بولی۔  
پہلے شوہر کے ادب کی ڈیفینیشن یاد کر لوں پھر بات کرنا۔ عباد مذاق اڑانے والے انداز میں بولا  
سب سمجھ آرہا ہے مجھے۔ سوہا بس اتنا بولی

کیا سمجھ آرہا ہے ذرہ میرے گوش گزار بھی کر دے۔ عباد نے ادب سے کہا  
سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے پر جیسے کے آپ کو نہیں پتا سمجھدار کا مطلب تو میں صبح کو بتاؤں گی۔ سوہا عباد  
کو اُس کا جواب لوٹاتی بولی تو عباد عیش عیش کر اُٹھا۔

سوہا

سوہا

ویک اپ۔

بھول گئی کیا آج تمہارا ٹیسٹ ہے۔ صبح کے وقت عباد تیار ہوتا سوہا اُٹھانے کی کوشش کرنے لگا جس کے اُٹھنے کے  
آثار نظر نہیں آرہے تھے۔

سوہا۔

اب کی عباد اُس کے کان کے پاس چیخا تو سوہا ہڑا کر اُٹھ بیٹھی۔

کیا ہے ایسے کون جگاتا ہے اپنی بیوی کو۔ سوہا مندی مندی آنکھوں سے عباد کو دیکھتی بولی  
سکون سے اُٹھا رہا تھا پر تم بھی اپنے نام کی ایک تھی۔ عباد بالوں میں برش پھیرتا بولا

## Posted On Kitab Nagri

ایک بات جو آپ میں رومانٹک ہو میں بتاتی ہوں آپ کو بیوی کو کیسے جگاتے ہیں۔ سوہا آرام سے بیٹھتی گود میں کشن لیے بولی

جب صبح خوبصورت دن کا آغاز ہو تو اپنی خوبصورت بیوی کے پاس پھولوں کا گلدستہ رکھا جاتا ہے پھر اُن میں سے ایک پھول اٹھا کر بیوی کے چہرے پہ پھیر کر کہتے ہیں صبح بخیر زندگی۔ سوہا آرام سے اُس کو رومانٹک شوہر کے ٹوٹکے بتانے لگی عباد برش کر کے ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھتا سوہا کی طرف آیا اور بنا اُس کو کچھ سمجھنے کا موقع دیئے بانہوں میں اٹھاتا و اشروم کی دروازے پہ لا کر چھوڑا۔

سوہا ہکا بکا عباد کی کاروائی دیکھ رہی تھی اُس کو سمجھ نہیں آیا اچانک عباد کو کس کیڑے نے کاٹا پر اُس کی یہ خوش فہمی عباد کے جملے پہ جلد ہی دور ہو گئی۔

تیار ہو جاؤ کالج جانا ہے۔

بورنگ انسان۔ سوہا جھلا کر کہتی ٹھاہ کی آواز سے و اشروم کا دروازہ بند کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ دونوں باہر آئے تو سب کو خوش مسکراتا دیکھا۔

کیا بات ہے منہ کس خوشی میں میٹھا کیے جا رہا ہے۔ سوہا نے بلاخبر پوچھ لیا

مبارک ہو تم خالہ اور چچی بننے جا رہی تھی۔ زویا نے میٹھائی کا ٹکڑا سوہا کے منہ میں ڈال کر کہا۔

سچی بہت بہت مبارک ہو تمہیں۔ سوہا خوشی سے اُس کے گلے ملتی بولی عباد عمار کی طرف بڑھا۔

تم دونوں کہاں جا رہے ہو۔ صغریٰ بیگم نے عباد اور سوہا سے پوچھا

میرا انٹری ٹیسٹ ہے۔ سوہا نے بے دلی سے بتایا

## Posted On Kitab Nagri

ماشاء اللہ اللہ کامیاب کریں تمہیں۔ صغریٰ بیگم نے دعا دیتے کہا  
آمین۔ عباد نے زوردار آواز میں کہا جس پہ سوہانے اُس کو گھورا۔  
اچھا امی اب ہم چلتے ہیں۔ عباد نے مسکرا کر کہا پھر دونوں پورچ میں گاڑی کی طرف آئے۔  
ٹیسٹ دینے سے پہلے انیس مرتبہ بسم اللہ پڑھنا دیکھنا پھر ٹیسٹ بہت اچھا ہو گا اور ٹیسٹ کے وقت یہاں وہاں  
غور مت کرنا بس اپنے کام پہ فوکس کرنا کوشش کرنا ایک بھی غلطی نہ ہو ورنہ اس بار بھی فعل ہو جاؤ گی۔ عباد  
گاڑی سٹارٹ کرتا ساتھ ساتھ اُس کو ہدایت دینے لگا  
آپ فکر نہیں کرے اور کچھ نہ ہو سکا تو میں نقل کر لوں گی۔ سوہا کی بات پہ عباد نے خشمگین نظروں سے اُس کو  
دیکھا۔

نقل کے لیے بھی عقل چاہیے ہوتی ہے اور خبردار دوبارہ ایسا سوچا بھی تو۔ عباد نے ڈپٹ کر کہا  
اوکے اب میں چلتی ہوں۔ گاڑی کالج کے باہر رکی تو سوہانے عباد سے کہا  
ہاں سہی ٹیسٹ اچھا دینا ایسا نہ ہو ٹیسٹ پہ کسی ناول کی اسٹوری لکھ آؤ۔ عباد نے جیسے وارن کیا  
میرے پاس اس کا جواب ہے پر اس وقت میں لڑائی کے حق میں نہیں۔ سوہا گاڑی سے اتر کر عباد سے بولی تو عباد  
نے شانے اُچکائے۔

ٹیسٹ دینے کے بعد وہ باہر آئی تو عباد کو کالج کی گیٹ پہ کھڑا پایا سوہا کا لٹکا ہوا منہ دیکھ کر عباد نفی میں سر کو جنبش  
دینے لگا۔

کیا ہوا ٹیسٹ بُرا ہوا کیا؟ عباد نے اُس کے گاڑی میں بیٹھنے کے بعد پوچھا۔



## Posted On Kitab Nagri

پتا چل جائے گا۔ سوہا اتنا کہتی سیٹ کی پشت سے سرٹکا کر بیٹھ گئی تو عباد نے بھی گاڑی گھر کی طرف موڑ دی۔



شام کا وقت تھا سوہا گارڈن کے پاس رکھی بیچ پہ بیٹھی گیم کھیلنے میں مصروف تھی جب زویا اُس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ تمہارا ٹیسٹ کیسا ہوا۔ زویا کے سوال پہ وہ سخت بد مزہ ہوا کیونکہ ہر کوئی یہی سوال اُس سے کر رہا تھا۔ پہلے جو چار پانچ دے چکی ہوں اُن کی نسبت اچھا تھا۔ سوہا نے جواب دیا۔

نائیس۔ یہ بتاؤ تمہیں دکھ تو بہت ہوا ہو گا۔ زویا اُس کے چہرے کے تاثرات دیکھتی ہوئی بولی۔ کس بات کا دکھ۔ سوہا کا دھیان ابھی بھی گیم کی طرف تھا اس لیے وہ سمجھ نہیں پائی۔

اسی بات کا کہ تمہاری شادی کو اتنے سال ہو گئے تم نے ابھی اس گھر کو بچہ نہیں دیا اور میں نے تین ماہ میں دیا۔ زویا نے تفصیل سے بتایا

بچے کو نسا پیڑ پہ لٹک رہے ہیں جو تم نے اس گھر کو لا کر دیا اور میں نے نہیں یہ تو قسمت کی بات ہوتی ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اولاد کی نعمت سے جلد نوازتا ہے اور کسی کو دیر اور میری شادی کو جو اتنے سال ہوئے ہیں اُن میں سے پانچ سال چار ماہ تو نکال دو تو بچتے ہیں دو سال اور میرے خیال سے یہ اتنا زیادہ وقت نہیں جو میں کہوں افسوس کرو دکھ کروں کے مجھے اولاد کیوں نہیں ہوئی آج تو نہیں توکل ہو جائے گی مجھے کوئی جلدی نہیں ویسے بھی میرا اب شاید میڈیکل میں ایڈمیشن ہو تو میں بچہ گیری نہیں کر پاؤں گی۔ سوہا نے ٹھیک ٹھاک زویا کو جواب دیا۔ زویا حیرت سے اُس کا پر سکون چہرہ دیکھ رہی تھی۔

تم اتنا پر سکون کیسے رہتی ہو ہر وقت؟ زویا الجھن زدہ لہجے میں بولی۔

## Posted On Kitab Nagri

کیونکہ میں کسی دوسرے کے معاملے میں نہیں گھستی۔ اب کی سوہا موبائل سے نظر ہٹاتی اُس کو دیکھ کر آنکھیں جھپکا کر بولی۔



جانے وہ کونسے شوہر ہو گے جو اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے جان کی قربانی تک دے ڈالتے ہیں۔ سوہا بیڈ پہ بیٹھ کر عباد کو دیکھ کر بولی جو سنجیدہ سالیپ ٹاپ پہ کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔

یہ پکڑو اس میں بہت مل جائے گے۔ عباد نے اُس کے تکیے کے نیچے ڈائجسٹ نکال کر دیا تو سوہا کا منہ بن گیا۔

یہ نہ ہو سکا کہ دوں ایک جیتی جاگتی مثال تمہارے سامنے ہے۔ سوہا نروٹھے پن سے بولی تمہیں خوش کرنے کا مطلب اپنے پیروں پہ کلہاڑی مارنے متراف ہے جو کی میں افورڈ نہیں کر سکتا۔ عباد نے آرام سے جواب دیا۔

اب ایسا بھی نہیں آپ کو تو بس بہانا چاہیے رولا ڈالنے کا۔ سوہا سر جھٹک کر بولی۔ میڈم سوہا میں جانتا ہوں تمہارے دماغ میں رات کے بارہ بجے کیا کچھڑی پک رہی ہے اس لیے سارے فضول خیالات نکال کر چپ چاپ سونے کی کرو۔ عباد کی بات پہ اُس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا کیونکہ وہ واقع ایسا سوچ رہی تھی۔

اگر آپ کو پتا چل گیا ہے تو یہ نہ ہوا خود مجھے آفر دیتے چلو باہر گھومنے چلتے ہیں۔ سوہا اُس کا لیپ ٹاپ بند کرتی بولی۔

سوہا تنگ مت کرو میں امپورٹنٹ فائل بنا رہا ہوں۔ عباد نے دوبارہ لیپ ٹاپ کھول کر کہا

## Posted On Kitab Nagri

افس میری کیا قسمت ہے پہلے کتابیں سوتن تھی اب یہ آپ کا لپ ٹاپ جو ہر وقت آپ ساتھ لگائے بیٹھتے ہیں۔ سوہا بے زاری سے بولی

تمہیں ہی ہر ایک میں سوتن نظر آتی ہے ناولز پڑھ کر دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔ عباد نے مزے سے کہا آپ کو پتا ہے آج میں نے جو ناول پڑھا اُس میں ہیر واپنی ہیر وُن کے لیے کیا کرتا ہے۔ سوہا متحس ہوتی بولی۔ تم نہ بتاؤ میں اندازہ لگا سکتا ہوں ہیر وُن کی سالگرہ ہوگی اور وہ اُس کو چاند پہ لیں گیا ہو گا پھر دونوں نے کیک چاند پہ کاٹا ہو گا یا اُس کو آسمان کی سیر کروانے کے لیے لے گیا ہو گا۔ عباد کی بات پہ وہ سخت بد مزہ ہوئی۔

اب ایسی بھی بات نہیں دراصل نہ ہیر وُن کو ایک رنگ پسند آئی تھی بدلے میں ہیر وُن نے کیا کیا سارہ شاپنگ مال اپنی ہیر وُن کے لیے خرید لیا۔ سوہا پر جوش ہوتی بولی۔

بل گیٹ کے خاندان سے ہو گا نہ۔ عباد نے طنزیہ بولا

آپ سے بات کرنا بے کار ہے میں ہی پاگل ہوں جو آپ سے بات کرتی ہوں اب نہیں کرتی میں۔ سوہا اُس کی بات پہ ناراض ہوتی بولی۔

اچھا سنیں۔ کچھ منٹ بعد پھر سوہا نے عباد کو مخاطب کیا تو عباد کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی

جی بولیں۔ عباد نے بے حد پیار سے جواب دیا۔

آپ کو بچے پسند ہیں؟ سوہا کے سوال کیا

ہاں بچے تو سب کو پسند ہوتے ہیں۔ عباد عام انداز میں بولا۔

میں سب کا نہیں آپ کا پوچھ رہی ہوں

مجھے بھی پسند ہے۔ عباد نے جواب دیا

## Posted On Kitab Nagri

کتنے؟ سوہانے پھر پوچھا

معصوم بچے ہو تو بہت زیادہ اگر دن میں تارے دیکھانے والے ہو تو اپنے والدین کو مبارک۔ عباد نے آرام سے کہا

اچھا اگر آپ کے بچے دن میں تارے اور رات میں سورج دیکھانے والے ہو تو آپ کیا کریں گے۔ سوہانے مسکراہٹ دبائے پوچھا۔

اللہ نہ کریں تم نہ سو جاؤ رات کے وقت کیسی باتیں کیے جا رہی ہو۔ عباد توبہ کیے بولا۔



اللہ اپنے بندوں کو کبھی دے کر آزماتا ہے تو کبھی لیکر زویا میری بات غور سے سننا اگر اللہ نے تمہیں اولاد کی نعمت سے نوازا ہے تو اُس پہ غرور مت کرنا غرور اللہ کو ناپسند ہے غرور کرنا ہے تو اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا پھر اُس پہ کرنا۔ عائشہ نے ہمیشہ کی طرح زویا کو سمجھایا۔

میں کیوں کرنے لگی غرور ویسے بھی مجھے بہت خوشی ہے ماں بننے کا احساس بہت خوبصورت ہے اور تم دیکھنا میں اپنی اولاد کی اچھے سے تربیت کروں گی تاکہ وہ مجھ پہ نہیں اپنے باپ پہ جائے۔ زویا نے سنجیدگی سے کہا

انشا اللہ اللہ تمہیں تمہارے مقصد پہ کامیاب کریں اور میں بھی خوش ہوں تمہاری خوشی میں۔ عائشہ نے مسکرا کر کہا



آج سوہا کے انٹری ٹیسٹ کا پتا لگنا تھا کہ اُس نے ٹیسٹ پاس کیا یا نہیں اس بات کے لیے سوہا بے چینی سے انتظار کرنے کے بجائے ہاتھ میں پاپ کارن کا باؤل پکڑے ٹیوی پہ سی آے ڈی ڈرامہ دیکھنے میں مشغول تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

سوہا

سوہا۔

لوجی آگئی شوہر کو میری یاد ضرور ٹیسٹ کے بارے میں جاننا ہو گا میں نہیں دیتی جواب۔  
عباد کے بار بار آواز دینے پہ سوہا بڑبڑائی۔

سوہا

تم یہاں بیٹھی ہو اور میں کب سے تمہیں آوازیں دیئے جا رہا ہوں کانوں پہ تیل ڈالا ہے کیا۔ عباد ٹی وی لاؤنج میں  
آتا سوہا کے سر پہ نازل ہوا

اوو ہو یہ بات مجھے آپ کی ذرہ پسند نہیں جو آپ ٹی وی کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں دوسری یہ کے میں نے آج  
تک اپنے ریشمی ملائم بالوں پہ تیل نہیں ڈالا تو کانوں میں کیوں ڈالنے لگی۔ سوہا نے آرام سے جواب دیا۔  
ریموٹ مجھے دو۔ عباد اُس کے ہاتھ سے ریموٹ کھینچ کر ٹیوی کی بند کیا۔

یہ کیا کر دیا ابھی تو اصل مجرم کا پتا لگنا لگا تھا۔ سوہا جھٹکے سے کھڑی ہوتی بولی۔  
ڈرامے کے مجرم کو جاننے کے لیے بے چینی ہے پر ٹیسٹ کے رزلٹ کی نہیں۔ عباد نے جیسے افسوس کیا۔

ہے ا

اوپلیز سوہا اب یہ مت کہنا کہ پریشانی دور کرنے کے لیے ڈرامہ دیکھ رہی ہوں۔ عباد اُس کی بات بچ میں کاٹا بولا  
اچھا اگر آپ کو پتا ہے تو اب بتادے۔ سوہا نے منہ بسور کر کہا تو عباد کا ڈمپل نمایاں ہوا۔

تم نے ٹیسٹ پاس کر لیا ہے اور جلد کلاس بھی ہوگی۔ عباد کی بات سن کر سوہا کی آنکھیں حیرت سے پھیل ہو گئی  
اُس کو اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آیا۔



## Posted On Kitab Nagri

یہ کیا بول رہے ہیں سوچ سنبھل کر بولا کریں۔ سوہا اپنے دل کو تسلی کرواتی بولی۔  
لگ۔ عباد جیب سے موبائل نکالتا کچھ دیکھتا بولا۔  
پورے نمبرز

عباد کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی جب سوہا ہرا کر اُس کے بازوؤں میں جھول گئی۔

سوہا

سوہا

کیا ہوا۔ عباد پریشانی سے اُس کا گال تھپتھپا کر آواز دینے لگا۔

عباد پریشان سا کبھی زویا کو دیکھتا تو کبھی بیڈ پہ لیٹی سوہا کو۔

زویا کیوں اتنا سپینس پھیلا یا ہوا ہے بتا دو بھی دو کیا ماجرہ ہے۔ عباد کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو بولا۔

عباد ایک تو تم باہر کھڑے ہو کر انتظار نہیں کیا اُس سے اتنی جلدی مچائی ہوئی ہے۔ زویا نے گھور کر کہا

سوہا کی طبیعت کیسی ہے کیوں ہو گئی وہ بیہوش۔ عباد نے پوچھا

کوئی شاکنگ نیوز سنی ہے اور۔ زویا اتنا کہتی خاموش ہوئی۔

اور۔ عباد بے تابی سے بولا

اور سوہا ایک ماہ سے اُمید سے ہے۔ زویا کی بات پہ عباد کچھ پل تو اُس کا دیکھتا رہا پھر ساری بات سمجھ آنے کے بعد

اُس کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔

اسلام علیکم

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

**Kitab Nagri**

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

آریو سیریس۔ عباد نے پھر بھی کنفرم کرنا چاہا

یس۔ زویا نے مسکرا کر کہا

تم سوہا کے ساتھ رہو میں نیچے سب کو بتاتی ہوں اور امی کو بھی کال کر لوں گی۔ زویا دوبارہ کہتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

عباد چلتا سوہا کے سرہانے بیٹھ گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

دُنیا دھر کی اُدھر ہو سکتی ہے پر تمہاری عقل ٹھکانے نہیں آسکتی۔ عباد سوہا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بڑبڑایا۔



سوہا کو ہوش آیا تو سب کمرے میں موجود تھے

سوہا کانگریس تم ماں بننے والی ہوں۔ سوہا جو انٹری ٹیسٹ میں پاس ہونے پہ سوگ منانے کا ارادہ رکھتی تھی زویا کی بات پہ حیرت سے عباد کو دیکھنے لگی جو مسکرا کر اُس کو دیکھ رہا تھا۔

کیا واقعہ پھر تو مجھے میڈیکل نہیں کرنا ہو گا۔ سوہا پر جوش آواز میں بولی عباد کا دل کیا اپنا سر دیوار پہ دے مارے۔ اللہ اللہ کر کے تو تم نے پاس کیا ہے میڈیکل کا ٹیسٹ اب ایسا تو نہ بولوں۔ صغریٰ بیگم کی بات پہ اُس نے منہ بسورا امی بلکل ٹھیک بول رہی ہیں اور بچے کی پیدائش کے بعد ہم ہیں اُس کی دیکھ بھال کرنے کے لیے اس لیے تم آرام سے اپنا کالج جانے کی تیار کرو۔ عباد کی بات پہ سوہا نے اُس کو گھورا کاش میری شادی کسی ان پڑھ سے ہوئی ہوتی۔ سوہا یہ بس سوچ سکی اس وقت عباد اُس کو سب سے زیادہ اپنا دشمن لگا جو جانے کس بات کا بدلا لیں رہا تھا اُس سے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم نے بچے کے لیے نام سوچا ہے۔ زویا نے عمار سے پوچھا۔

ہممم بیٹی ہوئی تو میں اُس کا نام عبیر سوچا ہے جبکی بیٹی کا نام تم اپنی مرضی سے رکھنا۔ عمار نے مسکرا کر کہا میں نے عمار کا نام سوچا ہے اور کیا پتا جڑواں بچے ہو۔ زویا کی بات پہ عمار جو موبائل میں مصروف تھا ٹھٹک کر زویا کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔

تم اتنے یقین کے ساتھ کیسے کہہ سکتی ہو۔ عمار نے سوال داغا

## Posted On Kitab Nagri

تین ماہ ہو گئے ہیں عمار اور مجھے دودلوں کی دھڑکن محسوس ہوتی ہیں آخر کو میں ایک ڈاکٹر ہوں بنا ٹیسٹ کے بھی جان سکتی ہوں۔ زویا گہری مسکراہٹ سے بولی  
ہو سکتا ہے کیونکہ آنٹی نے بھی تو جڑواں بیٹیوں کو جنم دیا تھا۔ عمار مسکرا کر بولا  
کتنا اچھا ہوا اگر دونوں بیٹے ہو۔ زویا کھوئے ہوئے لہجے میں بولی  
بیٹا ہو یا بیٹی بس صالح اور تندرست ہو۔ عمار نے سنجیدگی سے کہا تو زویا نے آمین کہا۔



عباد کمرے میں آیا تو سوہا کو روزانہ کی طرح ٹیوی میں گم ہوتا دیکھا عباد تا سف سے اُس کو دیکھتا بیڈ کی دوسری  
سائیڈ بیٹھ گیا۔

ڈرامہ دیکھنے سے اچھا تھا میڈیکل کورس دیکھتی۔ عباد نے سوہا سے کہا  
دیکھا اتنی موٹی کتابیں دیکھ کر ڈپریشن ہونے لگی میں تبھی بند کر دی۔ سوہا نے مزے سے کہا  
آج میں تمہیں ایک قصہ سناتا ہوں۔ عباد نے کہا  
پڑھائی سے ریلیٹیڈ نہیں تو میں تن من گوش ہوں۔ سوہا جھٹ سے بولی

ایک عورت کے یہاں بچہ کی پیدائش ہوئی تو وہ بہت رو رہا تھا اُن میاں بیوی نے بہت بہلانے کی کوشش کی پر بچہ  
پھر بھی چپ نہ ہوا تو وہ ڈاکٹر کے پاس لے آئے ڈاکٹر نے دوائی دی تو کچھ خاموش ہوا پھر دوبارہ سے بچے نے رونا  
شروع کیا میاں بیوی پریشان ہو کر دوبارہ سے اُس کو ڈاکٹر کے پاس لے آئے تو ڈاکٹر نے اُس عورت سے پوچھا  
کے آپ حمل کے دوران کیا چیز زیادہ کرتی تھی جس پہ اُس عورت نے کہا وہ وقت گزاری کے لیے ان دنوں میں  
زیادہ تر ٹیوی دیکھا کرتی تھی مطلب تیز آواز میں گانا سنا کرتی تھی جس پہ ڈاکٹر نے کہا اب بھی تیز آواز پہ ٹیوی

## Posted On Kitab Nagri

چلا لیں بچہ خود بخود خاموش ہو جائے گا جس پہ ان دونوں میاں بیوی کو ڈاکٹر کی بات پہ غصہ آیا اور انہیں باتیں سنائی بُرا بہلا کہہ کر واپس گھر کو لوٹ آئے بچے کی حالت ویسے ہی تو شوہر نے کہا اپنی بیوی سے کہ ڈاکٹر نے جو کہا اُس پہ عمل کر کے دیکھتے ہیں جب بیوی نے ٹی وی چلائی تو اُن کا بچہ پر سکون ہو گیا مسکرا نے لگا میان بیوی ایک دوسرے سے نظریں چُرا نے لگے پھر دوسرے دن ڈاکٹر کے پاس گئے اُن سے معافی مانگنے کے لیے جس پہ ڈاکٹر نے کہا حمل کے دوران عورت جس کام کو زیادہ کرتی ہے بچے پہ بھی اُس کا اثر ہوتا ہے۔

عباد اپنی بات کہہ کر سوہا کو دیکھنے لگا جس نے ٹی وی بند کر دی۔  
سیدھا سیدھا بول دیتے ٹی وی نہ دیکھو اتنی تقریر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ سوہا نے منہ کے زاویے بگاڑ کر کہا تو عباد ہنس پڑا۔



چار سال بعد!

مم

سوہا کا میڈیکل میں چوتھا سال تھا ان سالوں میں اُس کے اور عباد کے درمیان سب کچھ ویسے کا ویسا تھا وہ آج بھی آپس میں بحث مباحثوں میں اُلجھتے تھے بس ایک چیز جس نے اُضافہ کیا تھا وہ تھی اُن کی اولاد معصومہ آج سے سال تین سال پہلے سوہا نے ایک بیٹی کو جنم دیا تھا جس کا نام عباد نے معصومہ رکھا تھا وہ الگ بات تھی وہ اپنی چھوٹی سی عمر میں ہی سب کو بتا چکی تھی اُس کا نام معصومہ ہے پر کوئی اُس کو معصوم نہ سمجھے

ابھی وہ کالج سے واپس آ کر بیٹھی تھی جب معصومہ نے اُس کا کندھا ہلایا سوہا نے آنکھیں کھول کر اُس کو دیکھا تو رونے کا دل کیا کیونکہ سامنے معصومہ وائٹ فراق میں ملبوس تھی جو وائٹ میں سے اب مٹی کا ڈھیر بنا ہوا تھا ضرور



## Posted On Kitab Nagri

وہ مالی کے ساتھ بیٹھ کر پودوں کو پانی ڈالنے کے بہانے سے اُن میں ہاتھ ڈال کر اپنا یہ حال کر آئی تھی اور سونے پہ سوہاگہ اُس کا چہرہ جس پہ چاکلیٹ لگا تھا۔

میری جان چاکلیٹ کھانا نہیں آتا تو کیوں کھاتی ہوں۔ سوہانے اُس کے چہرے پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو معصومہ کی چھوٹی ناک پھول گئی

کھاؤں گی تو آئے گا نہ۔ معصومہ نے جیسے اپنی ماں کی عقل پہ ماتم کیا ایک تمہارا باپ کم تھا مجھے ستانے کے لیے جو تم بھی اُن کے نقش قدم پہ چلتی ہوں اب میں اپنا کالج دیکھوں شوہر دیکھوں یا تمہیں میں ایک معصوم سی جان کیا کروں۔ سوہاتیز آواز میں کہا تو یہ آپ کی غلطی ہے اگر ٹیسٹ جلدی پاس کرتی تو اس عمر میں کالج نہ جاتی۔ معصومہ کی بات پہ سوہا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

اس عمر سے کیا مراد۔ سوہانے گھور کر پوچھا ڈیڈی کہتے آپ ایک نالائق بچی تھی سات سال آپ نے ایک ٹیسٹ پاس کرنے میں لگایا تھا اور روز وہ آپ کو ایک سوال سمجھاتے ہیں پر آپ کے کوڑے دماغ میں کوئی بات نہیں گھسکتی۔ معصومہ نے رٹے رٹائے طوطے کی طرح کہا

تمہارا باپ کو تو میں جا کر پوچھتی ہوں۔ سوہا آستین چڑھاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ ڈیڈی ٹیرس پہ ہیں۔ سوہا کو سیڑھیوں کی طرف جاتا دیکھا تو معصومہ نے کہا جس پہ وہ دائیں کے بجائے بائیں طرف مڑ گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

آپ نے کیا کہا میری معصوم بچی سے۔ سوہا ٹیرس پہ آتی لڑا آکا انداز میں عباد سے بولی جو فون پہ بات کرنے میں مصروف تھا۔

میزر نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے نظر نہیں آ رہا میں کال پہ بات کر رہا تھا۔ عباد کال بند کر تا گھور کر بولا پہلے میرے سوال کا جواب دے۔ سوہا شرمندہ ہوئے بنا بولی۔

کون معصوم ہماری ایک اولاد ہے اور میں اُس کو اگر معصوم کہوں تو شیطان بھی اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے۔ عباد سر جھٹک کر بولا

اپنی بیٹی کو آپ شیطان بول رہے ہیں۔ سوہا حیران ہوتی بولی تبھی معصومہ بھی وہاں آگئیں میں نے اب ایسا کب کہا؟ عباد نے استفسار کیا

کہا نہیں پر مطلب تو وہی تھا نہ۔ سوہا نے ناک چڑھا کر کہا

یہ کون ہے؟ عباد معصومہ کی طرف اشارہ کیے پوچھنے لگا جواب اپنا حلیہ مزید بگاڑ کر آئی تھی۔

آپ کے کر توت کی نشانی۔ سوہا نے جھلا کر کہا

لا حول ولا قوۃ دن بدن بے شرم ہوتی جا رہی ہو۔ عباد نے جیسے افسوس کیا

تو آپ کو بڑی شرم آئی یہ سوال کرتے کے یہ کون ہے جیسے آپ کو پتا نہ ہو یہ آپ کی بیٹی ہے جس کو آپ نے کہا

ہے اُس کی ماں نالائق بچی ہے سات سال ایک ٹیسٹ پاس کرنے میں لگا یا روز آپ اُس کو ایک سوال سمجھاتے

ہیں پر اُس کے کوڑے دماغ میں کوئی بات نہیں پہنچتی۔ سوہا کو تو جیسے موقع مل گیا۔

اس میں غلط کیا ہے جو تم اتنا غصہ ہو رہی ہے سچ ہے اور سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے پہلے شک تھا اب تمہیں دیکھ کر

یقین ہو گیا۔ عباد نے اُس کے غصے کو ہوا دی۔

## Posted On Kitab Nagri

میں آپ کے ساتھ اب ایک منٹ نہیں رہوں گی۔ سوہا کو کچھ اور سمجھ نہ آیا تو کہا نہ رہو مرضی ہے ہم ایک دوسرے کے لیے کافی ہیں۔ عباد معصومہ کو گود میں اٹھاتا چڑانے کے غرض سے بولا عباد کی بات پہ معصومہ دانتوں کی نمائش کرنے لگی سوہا دونوں کی دیکھتی نیچے چلی گئی۔

تمہارا اس چھوٹے سے پیٹ میں کوئی بات کیوں نہیں بیٹھتی۔ سوہا کے جانے کے بعد عباد معصومہ کی کلاس لینے لگا پیٹ چھوٹا جو ہے آپ کو میرے پیٹ کے حساب سے بات کرنی چاہیے تھی پر آپ نے بڑی بات کی تبھی نہیں بیٹھی۔ معصومہ کی حاضر جوابی پہ عباد غش کھانے کے در پہ تھا

کون کہہ سکتا ہے تم تین سال کی ہو چلو میں تمہیں دادو کے پاس چھوڑ آؤ پھر وہ آگ بُجھاؤ جو تم جلا کر آئی ہو۔ عباد کی بات پہ معصومہ کھی کھی کرنے لگی۔

امی آپ کو تکلف نہ ہو تو میری بیٹی کو بھی انسان بنادے عماد اور عبیر کی طرح۔ عباد صغریٰ بیگم کے کمرے میں آتا جو تسبیح پڑھ رہی تھی اور اُن کے دائیں طرف عماد سویا ہوا تھا تو بائیں طرف عبیر گہری نیند میں تھی زویا نے دو جُرواں بچوں کو جنم دیا عماد جو بے حد معصوم تھا دوسری بیٹی عبیر جو ابھی سے بے حد شرمیلی قسم کی بچی تھی زیادہ تر کسی سے بات نہیں کرتی تھی ڈر جلدی جایا کرتی بلی کو دیکھ کر اُس کی آدھی جان خشک ہو جایا کرتی تھی اُن دونوں کو دیکھ کر پھر معصومہ کو دیکھ کر عباد کو لگتا تھا جیسے ہسپتال میں اُن کے بچے کسی اور کے ساتھ اکیچینج ہو گئے ہو جس کا اظہار وہ بہت بار سوہا سے بھی کر چکا تھا۔

کیوں نہیں۔ صغریٰ بیگم مسکرائی اور معصومہ کو دیکھنے لگی جس کی نظر پر سکون لیٹے عماد پہ تھی جانے کیوں اُس کو عماد پر سکون اچھا نہیں لگتا تھا جب کی دوسری طرف عماد خود پہ اُس کی نظریں محسوس کرتا چھپنے کے چکر میں تھا

## Posted On Kitab Nagri

چاہے وہ عمر میں تین چار ماہ اُس سے بڑا تھا پر ڈر تا وہ معصومہ سے اتنا تھا جیسے اُس کو ڈر ہو کے معصومہ نے اُس کو سالم نگل جانا ہے۔

معصومہ کو چھوڑ کر عباد کمرے میں آیا تو اُس کی ہنسی نکل گئی سوہا کا غبارے کی طرح پھولا ہوا منہ دیکھ کر۔ اتنی گیس کیوں جمع کی ہے؟ عباد بیڈ پہ آدھا لیٹ کر پوچھنے لگا نظریں سوہا کے چہرے کا اطراف کر رہی تھی۔ بات نہ کریں مجھ سے۔ سوہا نے بنے دیکھے کہا

کسی دوسری بات کرنے والی کو لے آؤں کیا خیال ہے! عباد شرارت سے بولا

لا کر تو دیکھائے آپ کے سامنے اُس کو گنجانہ کیا تو میرا نام بھی سوہا نہیں۔ سوہا جل بھن کے بولی سوہا میں عباد لگانا بھول گئی۔ عباد اُس کی ناک دبائے بولا۔

ہاتھ ہٹائے مجھے نہیں رہنا اب آپ کے ساتھ۔ سوہا دوبارہ شروع ہوئی۔

سوہا یار اب تو اپنا بچپنا چھوڑ دو ایک بیٹی کی ماں ہو۔ عباد سنجیدہ ہوا

تو کیا ہوا بیٹی ہوئی ہے تو میں اب بات کرنا شروع دوں اور مت بھولے میں ایسی تھی تبھی آپ کو مجھ سے پیار ہوا اور تبھی میں نے شادی بھی کر دی ورنہ تو میرے آگے دس اور پیچھے بارہ ہیں۔ سوہا کڑ جھاڑ کر بولی۔

پھر کیا کہتی ہو۔ عباد سنجیدگی سے بولا

کس بارے میں؟ سوہا نا سمجھی سے پوچھنے لگی

ہو جائے نو دو گیارہ۔ عباد آنکھوں میں شرارت سے بولا تو سوہا کا چہرہ سرخ انار ہوا

بہت بیہودا انسان ہیں میں ایویں آپ کو شریف سمجھتی آئی ہوں۔ سوہا تکیہ اُس کے منہ پہ مار کر بولی

## Posted On Kitab Nagri

ہر بار بولتی ہو آگے دس ہے پیچھے بارہ اور تم نے مجھ سے شادی نہیں کی تھی یہ جسٹ ایک اتفاق تھا معجزہ تھا۔ عباد اُس کے دونوں ہاتھ تھام کر بولا

جو بھی میں ناراض ہوں۔ سو ہا ہاتھ چھڑواتی بولی

تمہاری ناراضگی تو میں ابھی ختم کرتا ہوں۔ عباد شیطانی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولا

سوہا کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجتی سنائی دی وہ جلدی سے اٹھنے والی تھی پر عباد اُس کی کوشش ناکام بناتا گدگدانہ شروع کر چکا تھا۔

ہا ہا ہا

یہ چیٹنگ ہے۔ سوہا عباد کو روکنے کی کوشش کرتی بولی

اور جو تم مجھے تنگ کرتی ہو اُس کا کیا؟ عباد ہنسنے کی باعث سوہا کالال چہرہ دیکھ کر بولا

آپ خود کو نہیں دیکھتے کتنے بورنگ ہوئے ہر وقت کتابوں کی باتیں کرتے ہیں آج کالج سے مجھے لینے بھی نہیں

آئے۔ سوہا شکوہ کرتی بولی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ضروری کام تھا ورنہ میں روز آتا ہوں۔ عباد نے وضاحت کی۔

پھر بھی معصومہ کو نہیں بتانا چاہیے تھا۔ سوہا نے ایک اور شکوہ کیا

وہ جاننا چاہ رہی تھی مجھے کہتی تھی اُس نے تمہارے جیسا ہونا ہے تو سوچا میں ذرہ تمہاری قابلیت پہ روشنی ڈال

دوں۔ عباد کی بات پہ سوہا نے اُس کو گھورا

میری بیٹی میری جیسی بنے گی آپ جیسی نہیں ہونا چاہتی تو آپ جیلیس ہو رہے ہیں۔ سوہا تیز آواز میں بولی



## Posted On Kitab Nagri

میں کیوں ہونے لگا جیلیس اگر وہ تمہاری جیسی بنی تو اگر ایک دوسری سوہا پیدا ہوگی تو دوسرا عباد بھی ہوگا کہانی ایک ہوگی بس کردار الگ ہوگے۔ عباد شاعرانہ انداز میں بولا جس پہ سوہا عیش عیش کر اٹھی بڑا اثر ہو رہا ہے آپ پہ تو میرا اور کیا ڈائیلاگ مارا ہے کہانی ایک ہوگی بس کردار الگ ہوگے واے رے میں تو آپ کی فین ہوگئی۔ سوہا باقاعدہ اُس کی نظر اتارتی بولی اچھا اب بس میں نے ایسے ہی کہا تمہارا مجھ پہ اثر ہو یا نہ ہو میرا تم پہ نہیں ہونا اتنا میں جان گیا ہوں۔ عباد اُس سے دور ہوتا بولا

ماشاء اللہ سے باشعور سمجھدار سگھڑ پڑھا کوں ذہین دانشمند عقلمند جو ہیں آپ بس مجھے نام اتنے پتا ہے کچھ یاد آئے تو اور بھی ایڈ کر لوں گی۔ سوہا بال جھٹک کر بولی جس پہ عباد بس نفی میں سر ہلاتا رہ گیا۔



اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

**knofficial9@gmail.com**

**whatsapp \_ 0335 7500595**

اُتوار کا دن تھا سوہا معصومہ کو گود میں اٹھاتی کمرے میں لائی۔  
تم یہاں بیٹھ کر گیم کھیلو میں نہا کر آتی ہو جب تک میں نہ آؤں بیڈ سے اُترنا مت ورنہ ٹانگیں توڑ دوں گی۔ سوہا  
معصومہ کو موبائل پکڑاتی بولی  
میری ٹانگیں کونسا لوارٹ ہیں جو آپ توڑ دے گی میں ابھی زندہ ہوں۔ معصومہ کہاں چپ رہنے والی تھی۔  
اچھا میری اماں یہ پکڑو نیو گیم ہے اینجلا اُس سے بات کرو۔ سوہا عجلت میں کہتی واشروم میں گھس گئی پیچھے معصومہ  
گھور کر موبائل میں اینجلا کو گھورنے لگی۔  
ہائے۔ معصومہ نے کہا  
ہائے۔ اینجلا نے رپیٹ کیا تو وہ خوش ہو گئی۔  
کیسی ہو؟ معصومہ نے آداب نبھائیں  
کیسی ہو؟ پھر سے وہ رپیٹ ہوا تو اُس کی چھوٹی پیشانی پہ بل نمایاں ہوئے  
تم میری نقل کر رہی ہو

## Posted On Kitab Nagri

تم میری نقل کر رہی ہو  
کیمینی کُتی  
کیمینی کُتی۔

معصومہ جواب اُس کو گالیاں دے رہی تھی جو اُس کو آتی تھی پر جواب میں اُس کو بھی گالیاں دیتا دیکھ کر  
موبائل پھینک کر زور سے رونا شروع کر چکی تھی۔

معصومہ کیا ہوا میری جان۔ سوہا جھٹ سے واشروم سے باہر آتی پوچھنے لگی  
اینجلاندی آپ کی فون گندی وہ مجھ سے بات نہیں کر رہی تھی گالیاں دے رہی تھی۔ معصومہ نے ایک سانس  
میں کہہ سنایا ساری بات سمجھ آنے کے بعد سوہا معصومہ کو دیکھتی رہ گئی اُس کو اب عباد کی باتیں سہی لگتی تھی واقع  
اُس کی بیٹی کیسی آٹھویں عجوبے سے کم نہ تھی۔



سوہا معصومہ کو لیکر لان میں آئی جہاں سب خوش گپوں میں مصروف تھے اُس کی نظر عباد پہ پڑی جو آج بھی گود  
میں لیپ ٹاپ لیے کسی کام میں مصروف تھا دوسری طرف عمار زویا سے کوئی بات کر رہا تھا گود میں عمار تھا جب  
کی زویا کی گود میں عبیر تھی عباد کو دیکھ کر سوہا نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔

معصومہ جاؤ اپنے ڈیڈ کی گود میں بیٹھو۔ سوہا نے معصومہ کے کان میں سرگوشی کی۔

ڈیڈ کی گود تک ہے۔ معصومہ کا اشارہ لیپ ٹاپ کی جانب تھا۔

جواب مت دو جو کہا ہے وہ کرو۔ سوہا نے آنکھیں دیکھا کر کہا تو معصومہ منہ کے ہزار زاویے بگاڑتی عباد کی طرف  
جانے لگی پھر وہاں سے ٹرن لیتی عمار کی طرف آئی جس کی گود میں عمار تھا اُس کی حرکت پہ سوہا نے اپنا ماتھا پیٹا۔

## Posted On Kitab Nagri

چچو میں گود میں بیٹھ جاؤ آپ کی؟ معصومہ نے معصومیت کی حدیں توڑ کر کہا  
ہاں کیوں نہیں۔ عمار مسکراتا عماد کو دوسرے گھٹنے پہ بیٹھائے معصومہ کو بھی اپنی گود میں بیٹھایا۔  
یہ میرے ڈیڈ ہے تم اپنے ڈیڈ کے پاس جاؤ نہ۔ عماد نے آہستہ آواز میں معصومہ سے کہا  
جانتے بھی ہو یہ بات تم کس سے کر رہے ہو دی گریٹ معصومہ عباد سے۔ معصومہ آستینیں چڑھاتی عماد سے بولی  
وہ الگ بات تھی اُس کی شرٹ بنا بازوؤں کی تھی  
میں نے ج سٹ ب بات کی۔ عماد ڈرتا بولا  
یہ ج جوت م ن نے ج ج ج سٹ ب بات ک کی ن نہ (یہ جو تم نے جسٹ بات کی نہ) دوبارہ بولی تو سر پھاڑ دوں گی  
میں تمہارا۔ معصومہ اُس کی نقل اُتارتی وارن کرنے والے انداز میں بولی  
تم گندی ہو۔ عماد نے منہ بنا کر کہا  
تم میں تو اچھائی ٹپک رہی ہے نہ جیسے۔ معصومہ بنا اثر لیے بولی۔  
اچھائی کیسے ٹپکتی ہے۔ عماد نا سنجھی سے پوچھنے لگا  
ڈرامے دیکھتے تو آج یہ سوال مجھ سے نہ پوچھنا پڑتا۔ معصومہ نے جیسے افسوس کیا  
میں کارٹون دیکھتا ہوں ڈرامے گندے لوگ دیکھتے ہیں جیسے تم۔ عماد نے فخر یہ بتایا  
کر لی نہ غریبوں والی بات کارٹون تم جیسے نمونے دیکھتے ہیں جب کی ڈرامے مجھ جیسے جینٹس لوگ دیکھتے  
ہیں۔ معصومہ کی آواز اب تیز ہوتی جا رہی تھی۔  
تم نمونہ ہو میں نہیں۔ عماد تیز آواز میں بولا تو سب اُن دونوں کی طرف متوجہ ہونے لگے

## Posted On Kitab Nagri

تم ہو نمونہ۔ معصومہ اُس کو دھکادیتی بولی عمار نے بروقت عماد میں ہاتھ ڈالا ورنہ وہ ضرور گھاس بوس ہو جاتا۔ (زمین بوس ہو جاتا)

گندی پنچی تم ہو۔ عماد نے دونوں ہاتھوں سے اُس کو دھکادینے لگا عماد جھٹ سے اپنا لیپ ٹاپ سائیڈ پہ کرتا معصومہ کو عمار سے لیا۔

عماد معصومہ دونوں آپس میں بھائی بہنیں ہو لڑامت کرو۔ صغریٰ بیگم نے دونوں کو ٹوکا

عماد کہاں لڑتا ہے معصومہ کے ہی اندر لڑائی کا کیڑا ہوتا ہے۔ زویا جھٹ سے اپنے بیٹے کے دفاع میں بولی خالہ عرف چچی سنبھل کے یہ کیڑا آپ کو بھی نہ کاٹ لیں۔ معصومہ جو قتل کرتی نظروں سے عماد کو دیکھے جارہی تھی زویا کی بات پہ فورن سے بولی جس پہ سب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا سوہا اپنی جگہ شرمندہ سی ہو گئی جب کی عباد نے اُس کے منہ ہاتھ رکھ کر جیسے بولنے سے باز رکھنا چاہا

یہ تہمیز سیکھائی ہے تم نے اپنی بیٹی کو۔ زویا سوہا کو گھورتی بولی

زویا خاموش اگر معصومہ نے کچھ بول بھی دیا ہے تو پنچی ہے نظر انداز کر لوں ہم سمجھا دے گے پر تمہیں جلدی سے سوہا کی تربیت پہ جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ عباد نے سنجیدگی سے زویا کو ٹوکا جس پہ اُس نے سر جھٹکا

عماد سے سوری معصومہ اور معصومہ تم بھی۔ عمار پہلے عباد سے کہتا معصومہ سے بولا معصومہ نے عباد کو دیکھا جو

آنکھوں کے اشارے سے معافی مانگنے کا بول رہا تھا معصومہ کا دل تو نہیں کر رہا تھا پر عباد کی وجہ سے بولی سوری۔

سوری ٹوں۔ عماد بھی معصومیت سے بولا چیئر پہ بیٹھی عبیر اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھول کر سب کو دیکھ رہی تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

معصومہ کا اسکول میں اب ایڈمیشن کروادینا چاہیے۔ سوہانے سنجیدگی سے عباد سے کہا تو عباد نے ٹھٹک کر اُس کو دیکھا جس کا چہرہ بے حد سنجیدہ تھا۔

کیا ہوا زویا کی بات پہ ہرٹ ہوئی ہو۔ عباد اُس کے ہاتھ تھامتازمی سے استفسار کرنے لگا سوہانہ بنا جواب دیئے سر جھکا گئی۔

زویا عادت سے مجبور ہے اُس کو نظر انداز کیا کرونا کہ اُس کی باتوں سے خود کو اُداس کیا کرو۔ عباد نے سمجھانا چاہا میں ایسا کرتی ہو پر آج بات اُس نے میری تربیت پہ کی ہے آج کی ہے توکل بھی کریں گی میں نہیں چاہتی اُس کی باتوں سے معصومہ کے دماغ پہ کوئی اثر پڑے آپ کو نہیں پتا کیا معصومہ کا وہ ابھی سے ہی ہر بات بول دیتی ہے بنا یہ بات جانے کے سامنے والا کون ہے۔ سوہانے سنجیدگی سے کہا

اُس نے تم سے یا مجھ سے تو بد تمیزی نہیں کی نہ زویا کو بھی اس لیے ایسا بول دیا کیونکہ وہ عباد کے حق میں بولی۔ عباد نے پھر کہا

عبیر جیسی کیوں نہیں معصومہ۔ سوہا اچانک سے بولی تو عباد ہنس پڑا۔ پلیز سوہا یہ بات اب دوبارہ مت بولنا کیونکہ زویا کی باتوں کا تو نہیں پتا پر معصومہ تمہاری یہ بات ضرور دماغ میں بیٹھالیں گی خود کا اور عبیر کا مقابلہ کرنے لگے گی کیا پتا خود کو کمتر سمجھنے لگے وہ تمہاری بیٹی ہے تم اُس کی ماں ہو اس لیے کہوں گا کبھی اُس کو یہ مت بولنا عبیر ذہین ہے عباد ذہین اُن لوگوں کی طرح بنو ایسے وہ کی کیسیس ہوتے ہیں جن سے بچے چھوٹی سی عمر میں اپنی شخصیت کھو بیٹھتے ہیں تم اُس کو ہر وقت سپورٹ کرنا اگر وہ غلط ہو تو ٹو کنہا پر نرمی سے سمجھنا ہے اور اصل بات پہ آیا جائے تو معصومہ چار سال کی ہو جائے اُس کے بعد ایڈمیشن کروادے گے تب تک تمہارا میڈیکل بھی ختم ہو جائے گا۔ عباد نے رسائیت سے سمجھایا۔

## Posted On Kitab Nagri

شکریہ آپ کا میری زندگی میں آنے کا مجھ سے پیار کرنے کا مجھے ہر وقت سپورٹ کرنے کا۔ سوہا مشکور نظروں سے عباد کو دیکھتی بولی تو عباد کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

تمہارا بھی شکریہ مجھے اپنے جیسا بنانے کا تمہاری وجہ سے میں نے مسکرانا سیکھا ہے اگر تم نہ ہوتی تو شاید میں بھی نہ ہوتا۔ عباد نے کم مگر خوبصورت الفاظوں سے اظہار کیا۔

ایسا تو ہونا تھا محبت میں یا تو محبوب کے رنگ میں رنگ جایا جاتا ہے یا اُس کو اپنے رنگ میں ڈھالا جاتا ہے اور یہ کام میں نے کیا خود کو آپ جیسا بنانے کے بجائے میں نے آپ کو اپنے جیسا بنا دیا لڑا کوں۔ سوہا اُس کے سینے پہ سر رکھتی بولی۔

مانا کے میں کہتا ہوں تمہیں کے میچیور ہو جاؤ پر یہ مطلب نہیں کے تم بالکل مسکراؤ ہی نہیں سنجیدگی تمہارے چہرے پہ نہیں جیتی تم ہر وقت مسکرایا کرو اگر تم مسکراتی ہو تو میرا دل مسکراتا ہے میں تم میں جیتا ہوں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ عباد اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیتا بولا

یہ بات تو میں نے اپنے دل کے کوڑے کاغذ پہ لکھ لی ہے یا یوں کہے اپنے پلوں سے باندھ لی ہے۔ سوہا نے شرارت سے جواب دیا تو عباد مسکرا دیا

www.kitabnagri.com



تمہیں خیال کرنا چاہیے تھا بچے تو آپس میں لڑتے رہتے ہیں ایسا کا یہ مطلب تو نہیں تم اتنا ہائپر ہو جاؤ اگر عباد ہمارا بچہ ہے تو معصومہ بھی ہے وہ تینوں اس گھر کے بچے ہیں۔ زویا اپنے دونوں بچوں کو سلا کر آئی تو عمار نے کہا

معصومہ جان بوجھ کر عباد کو تنگ کرتی ہے اور اگر آپ اُس کو نہ پکڑتے تو اُس کو چوٹ بھی لگ سکتی تھی۔ زویا نے وضاحت دیتے کہا

## Posted On Kitab Nagri

ماں حساس ہوتی ہے اپنے بچوں کے معاملے میں پر بولتے وقت زویا اے ریکویسٹ یو کے ایک مرتبہ سوچا ضرور کرو زبان سے نکلنا والا لفظ کسی تیر سے کم نہیں ہوتا۔ عمار نے ایک اور کوشش کی۔

میں نہیں بولوں گی وہ بس میرے بچوں سے دور رہے ورنہ وہ بھی اُس کے جیسے بن جائے گے۔ زویا بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ لیٹی بولی

دوبارہ یہ بات مت بولنا تینوں بہن بھائی ہے اور آپس میں میں رہے گے تم اپنے دماغ سے یہ خناس نکال دو اور خبردار جو تم نے عماد یا عبیر میں سے کسی کے دل میں معصومہ کے خلاف کوئی غلط بات ڈالی تو۔ عمار نے اب کی سخت ترین لہجے میں کہا زویا بنا جواب دیئے کمبل سر تا پیر ڈال کر لیٹ گئی۔



مم مجھے پارک جانا۔ سوہا کالج کے لیے تیار ہو رہی تھی جب معصومہ نے نیا شوشہ چھوڑا معصومہ عماد اور عبیر کے ساتھ چلی جانا ڈرائیور چھوڑ آئے گا اور ایک ملازمہ تم تینوں کے ساتھ رہے گی اُس کو تنگ ہر گز مت کرنا۔ سوہا عجلت میں بولی

آپ اور ڈیڈ کے ساتھ جانا۔ معصومہ نے سر پہ ہاتھ مار کر کہا  
www.kitabnagri.com  
نیکسٹ ویک انشا اللہ اس بار کمپروماز کر لوں میری اچھی بچی ہو نہ۔ سوہا گھٹنوں کے بل بیٹھتی اُس کے گال چومتی بولی۔

نیکسٹ ویک پکا ورنہ میں آپ سے بریانی بنواؤں اپنی نگرانی میں۔ اپنی بیٹی کی بات پہ سوہا نے دانت پیسے جو اُس کی کمزوری سے باخوبی واقف تھی کے پڑھائی اور کچن کے کاموں میں سوہا کی جان جاتی تھی۔  
جو حکم میرے بلیک میلر شوہر کی بلیک میلر بیٹی۔ سوہا نے کہا تو معصومہ ہنستی اُس کے دونوں گال چومنے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

وہ تینوں پارک آگئے تھے معصومہ تو بھاگ کر جھولے کی طرف گئی تھی اور عماد اپنے بال کو ہاتھ میں لیتا دوسرے لڑکوں کی جانب گیا اس بچے میں وہ عبیر کو بھلا بیٹھے تھے عبیر سہمی نظروں سے اس پاس دیکھتی بیچ پہ ٹک گئی ملازمہ بھی اُس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی پر عبیر اندر سے بے حد ڈری ہوئی تھی۔

بیٹا تم یہاں بیٹھو میں تمہارے لیے جو وغیرہ لاتی ہوں۔ ملازمہ نے نرمی سے کہا جس پہ اُس نے بس سر ہلانے پہ اکتفا کیا ملازمہ کے جانے کے کچھ منٹ بعد ایک گیند اڑتی اُس کے سر پہ لگی وہ جو پہلے ہی ڈری ہوئی تھی بھاں بھاں کرتی رونا اسٹارٹ کر چکی تھی

ابے بھاگوں اس کے والدین چھوڑے گے نہیں۔ دو تین لڑکے عبیر کو اتنا روتا دیکھ کر ایک دوسرے کو بول کر بھاگ گئے پر جس کی گیند عبیر کو لگی تھی وہ کوفت سے اُس کو دیکھتا اُس کی طرف آنے لگا۔

لڑکی اب بس بھی کرو سیلاب لانا ہے کیا۔ دس سالہ تبریز نے بے زاری سے کہا تو عبیر نے سوں سوں کرتے اپنے سامنے کھڑے بچے کو دیکھا جس کا چہرہ پسنے سے تر تھا اور چہرے کے زاویے میں حد درجہ ناپسندیدگی تھی عبیر غور سے اُس کا جائزہ لیتی دوبارہ سے رونا شروع کر دیا۔

ارے یار بس بھی کرو ایسا ہو جاتا ہے لگ جاتی ہے چوٹیں اس کا یہ مطلب تو نہیں تم رورو کر نیا ڈیم بنانے کی تیاری کرو۔ تبریز بیچ پہ بیٹھتا فریہنگی انداز میں بولا

مما کے پاس جانا۔ عبیر روتے ہوئے بس یہ بولی

کس کے پاس جانا؟ آواز آہستہ ہونے کی وجہ سے وہ سن نہیں پایا تبھی ذرہ جھک کر بولا

مما کے پاس جانا۔ اُس نے دوبارہ کہا

## Posted On Kitab Nagri

کہاں ہے تمہاری ماما۔ تبریز کان کی لہو کھجاتا آس پاس نظر گھمانے لگا۔  
ہسپتال۔ عبیر کے جواب پہ تبریز نے حیرت سے اُس کو دیکھا  
ماں ہسپتال ہے تو تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ تبریز مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھتا بولا  
ع عماد م معص معصومہ کے ساتھ آئی۔ عبیر کے اٹکتے بتایا  
اب یہ دونوں کون ہے۔ تبریز جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا۔  
عبیر بیٹا تم رو کیوں رہی ہو؟ ملازمہ اچانک آتی پریشانی سے پوچھنے لگی  
گیند لگی ہے اس کو۔ تبریز نے آرام سے اپنی گیند پکڑے بتایا  
خیال کرنا چاہیے تھا میٹا۔ ملازمہ نے تبریز کو دیکھ کر کہا  
تمہیں بول رہی ہے۔ تبریز شان بے نیازی سے عبیر سے کہتا چلا گیا پیچھے ملازمہ اُس کو دیکھتی رہ گئی۔



تبریز گھر آیا تو ہنگامے نے اُس کا استقبال کیا  
آپ دونوں اپنی لڑائی کا سیکشن کمرے میں بھی کر سکتے ہیں یوں سارے ملازمین کو بتانا ضروری نہیں کے آپ  
دونوں میاں بیوی میں کتنا پیار ہے۔ تبریز اپنے والدین کو دیکھتا بد تمیزی سے بولا  
یہ کس ٹون میں بات کر رہے ہو تم ماں باپ ہیں ہم تمہارے۔ جنید نے غصے سے کہا جب کی مناہل صوفے پہ بیٹھ  
چکی تھی۔

باپ نے تو یہی ٹون سیکھائی ہے اور ماں میری ہے نہیں جو ہے وہ آپ کی بیوی ہے جس سے آپ نے بڑی چاہ سے  
شادی کی تھی بنا مجھے علم میں لائے بغیر۔ تبریز طنزیہ نظروں سے مناہل کو دیکھتا بولا۔



## Posted On Kitab Nagri

تمہیں تو۔

رک جاؤ بچہ ہے وہ۔ جنید اُس سے پہلے تبریز کو تھپڑ مار تا منا ہل جھٹ سے اپنی جگہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔  
ڈرامے باز۔ تبریز نفرت بھری نظروں سے دونوں کو دیکھتا چلا گیا۔

چھوڑو میرا ہاتھ سب تمہارا کیا دھڑا ہے۔ جنید اپنا ہاتھ منا ہل کے ہاتھ سے نکالتا بولا  
ریٹلی میرا کیا دھڑا خود اپنے بیٹے کو سنبھال پائے نہیں اب مجھ پہ الزام لگا رہے ہو میں تو اُس وقت کو پچھتاتی ہوں  
جب تم سے شادی کی تھی۔ منا ہل غصے سے بولی

یہی یہی تمہارا لفظ تمہارا بیٹا کہنا اگر تبریز کو شروعات سے اپنا پیار دیتی تو وہ یو بد زن نہ ہوتا۔ جنید نے ٹوکتے کہا  
تمہارا بیٹا نہنا کا کا نہیں تھا چار سے پانچ سال کا تھا اور تمہیں کیا لگتا ہے اتنی جلدی میرے بہلاوے میں آجاتا اگر  
شادی سے پہلے مجھے ملو لیتے تو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا اُپر سے مجھے الزام دے رہے ہو مجھے اپنے بیٹے کے بارے میں  
بتایا کب تھا۔ منا ہل پھنکار کر بولی

شادی کے بعد ملا یا نہ تب کو نہا تم نے تیر مار لیا۔ جنید سر جھٹک کر بولا  
بڑا احسان کیا مجھ پہ۔

دونوں کی ناختم ہونے والی بحث شروع ہو چکی تھی اپنے کمرے میں بیٹھا تبریز کانوں پہ تکیہ رکھ گیا تھا جب کی  
آنکھیں سرخ ہوتی جا رہی تھی۔



سوہا گھر آئی تو معصومہ کو سویا پایا اُس نے ایک نظر اُس پہ ڈال کر فریش ہونے چلی گئی تب تک عباد بھی کمرے  
میں آچکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ کونسا وقت ہے معصومہ تو نہیں سوتی اس وقت۔ سوہا بال تو لیے لپیٹتی عباد سے بولی  
ہم امی نے بتایا پارک سے واپس آکر سو گئی تھی بچی ہے کھیل کر سو گئی ہوگی۔ عباد نارمل لہجے میں بولا تو سوہا نے  
وال کلاک کی طرف دیکھا جہاں چار بجے کا وقت تھا۔

شام کے چار ہو رہے ہیں معصومہ اتنا تو نہیں سوتی۔ سوہا پریشانی سے کہتی بیڈ پہ معصومہ کی طرف آئی۔  
کیا ہو گیا ہے سوہا بچوں کے سونے کا وقت نہیں ہوتا کھلتے ہیں پھر تھک ہار کر سو جاتے ہیں اس میں پریشانی والی کیا  
بات ہے گیارہ بجے سوئی ہے امی بتا رہی تھی۔ عباد کی بات پہ سوہا کو مزید حیرت ہوئی۔  
گیارہ بجے مطلب پانچ گھنٹوں سے سوئی ہوئی ضرور طبیعت خراب ہوگی۔ سوہا معصومہ کا ٹیمپرچر چیک کرنے لگی  
جونار مل تھا

اب جگامت دینا آدھی نیند سے اٹھے گی تو رونا سٹارٹ کر دے گی۔ عباد نے ٹوک کر کہا  
تو بہ ہے پانچ گھنٹوں سے سوئی ہوئی ہے اور آپ ابھی اس کو آدھی نیند بول رہے ہیں کیارات میں نہیں سونا کیا  
معصومہ نے ویسے بھی اتنی زیادہ نیند سہی نہیں ہوتی۔ سوہا معصومہ کے بال سہلاتی بولی۔  
اب مجھے ڈاکٹری مت پڑھاؤ ٹیسٹ کی تیاریاں میں ہی کروا تا ہوں تمہیں اس لیے مجھے تم سے بہتر پتا ہے۔ عباد  
نے گھور کر کہا

اب تو یہ طعنے ساری عمر سننے کو ملے گے۔ سوہا بڑبڑاتی معصومہ کی طرف متوجہ ہوئی۔  
معصومہ میری جان اٹھ جاؤ صبح ہو گئی ہے۔ عباد جو واشروم کی طرف جا رہا تھا سوہا کی بات پہ رک گیا۔  
صبح نہیں شام ہو رہی ہے شام کے چار بج رہے ہیں۔ عباد کی بات پہ اُس نے غصے سے نظر اٹھا کر دیکھا جب کی عباد  
واشروم میں چلا گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

معصومہ اُٹھ بھی جاؤ۔ سوہانے اب کی تیز آواز میں کہا  
مم آپ آگئی آپ بھی سو جائے۔ معصومہ مندی مندی آنکھیں کھول کر سوہا کے گلے میں بازوؤں ڈال کر بولی  
سونے کا وقت ختم ہو گیا ہے اُٹھ جاؤ بھوک نہیں لگی کیا تمہیں۔ سوہا کی بات پہ معصومہ کی بھوک چمک اُٹھی۔  
لگی ہے میں تو صبح سے بھوک کی ہوں ایک گھونٹ پانی تک نہیں پیا۔ معصومہ نے معصومہ شکل بنائے کہا  
کیسے کھاتی پیتی سوئی جو ہوئی تھی۔ سوہا اُس کو اُٹھاتی بولی

ویز از ڈیڈی؟ معصومہ کو عباد کا خیال آیا

فریش ہو کر آجائے گے نیچے۔ سوہانے جواب دیا



تمہیں عبیر کے ساتھ ہونا چاہیے تھا عماد بہن ہے تمہاری تمہارا فرض ہے اس کا خیال رکھو دیکھو کتنی چوٹ لگی ہے  
اس کو۔ زویا نے رات کے وقت عبیر کے ماتھے پہ گیند کا نشان دیکھا تو ساری بات جان کر عماد سے کہا جو معصومہ  
شکل بنائے کھڑا تھا

سوری ممایہ خود ہمارے ساتھ نہیں ورنہ یہ معصومہ کے ساتھ جھولے پہ چلی جاتی تو چوٹ نہ لگتی۔ عماد منمناتے  
بولا

عبیر کیوں نہیں گئی تم معصومہ کے ساتھ۔ زویا نے اب کی عبیر سے پوچھا جس کی آنکھیں نیند سے بار بار بند  
ہو رہی تھی۔

جھولے سے ڈر لگتا۔ عبیر نے آہستہ آواز میں کہا

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں کہنا چاہیے تھا اونچائی سے ڈر لگتا ہے یا کہتی جھولا جھولنے سے۔ عباد کی بات پہ زویا نے اُس کو آنکھیں دیکھائی۔

یہ زبان معصومہ کے سامنے تو نہیں چلتی۔ زویا نے کہا تو عباد چپ رہا  
عبیر ڈرنا چھوڑ دو کچھ نہیں ہوتا معصومہ کے ساتھ بیٹھتی تو وہ تمہارا خیال رکھتی وہ خود گر جاتی پر تمہیں سنبھال لیتی  
اگلی بار اُس کے ساتھ رہنا۔ زویا نے اُس کو اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے پیار سے کہا  
مما ابھی نیند آرہی مجھے۔ عبیر نے جیسے کوئی بات سنی ہی نہیں۔  
اچھا سو جاؤ دونوں۔ زویا گہری سانس لیتی بولی۔



مم کیا میڈیکل کی پڑھائی زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ معصومہ نے رات کے دو بجے سوہا سے سوال پوچھا  
بہت مشکل ہوتی ہے اب تم سو جاؤ۔ سوہا بے زاری سے بولی دن میں سونے کی وجہ سے معصومہ کو تو نیند نہیں  
آ رہی تھی جس وجہ سے اُس نے سوہا کی نیند بھی خراب کر رکھی تھی اور اُن دونوں میں اضافہ عباد بھی نہیں سو رہا  
تھا۔

www.kitabnagri.com

پھر بھی کتنی مشکل۔ معصومہ کو تجسس ہوا

یہ تم اپنے باپ سے پوچھو۔ سوہا نے اُس کا رخ عباد کی طرف کیا کیونکہ وہ دونوں کے درمیان لیٹی ہوئی تھی۔  
پڑھ آپ رہی ہیں آپ کو بہتر پتا ہو گا آپ بتائے ہر بات پہ ڈیڈی کو بیچ میں مت لایا کریں۔ معصومہ سر پہ ہاتھ  
مارتی بولی تو عباد کا قہقہہ چھوٹ گیا جب کی سوہا کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

# Posted On Kitab Nagri

سہی کہتے ہیں بیٹیاں باپ کی ہوتی ہے اب اگر تمہاری آواز آئی نہ تو میں تمہیں کل اسکول چھوڑ آؤں گی۔ سوہانے اپنی طرف سے سنگین دھمکی سے نوازہ۔

یہ تو بہت اچھی بات ہوگی پر میرا یونیفارم نہیں کتابیں نہیں پینسلز نہیں شوز نہیں ایسے کیسے اسکول چلی جاؤں گی اور بیگ بھی تو نہیں۔ معصومہ تیز آواز میں بولی۔

عباد آپ سنبھالیں اس کو۔ سوہانے رونے والے انداز میں عباد سے کہا تو اُس کو بھی سوہا کی حالت پہ رحم آگیا۔  
تم ادھر آؤ میں تمہیں ایک کہانی سُناتا ہوں۔ عباد نے معصومہ کو اپنے قریب کیے کہا  
سنائیں۔ معصومہ جھٹ سے بولی

ایک تھاراجہ ایک تھی رانی  
عباد نے بس اتنا ہی کہا تھا جب معصومہ دوبارہ بول پڑی۔  
دونوں مر گئے ختم کہانی اب دوسری سنائیں۔

-ۛۛۛۛۛ

سواہو سونے کی کوشش میں تھی اپنی بیٹی کی گوہر افشانی پہ ہنس پڑی دوسری طرف عباد بھی مسکرا پڑا۔



ایک سال بعد!

معصومہ ادھر چپ چاپ بیٹھو تم۔ زویا نے یہاں وہاں کمرے میں چکر لگاتی معصومہ سے کہا یہ بڑا مشکل کام ہے دوسرا میرے لائق کوئی کام ہے تو بتائے۔ معصومہ نے اپنی دو چوٹیوں کو لہراتے کہا آج تینوں کا اسکول جانے کا پہلا دن تھا جس کی تیاری زویا نے کروائی تھی اپنے بچوں کو تو اُس نے تیار کر لیا تھا مگر ایک



## Posted On Kitab Nagri

معصومہ تھی جو اُس کے ہاتھ نہیں آرہی تھی سوہا کے پانچ سال مکمل ہو گئے تھے آج اُس کو ہسپتال جلدی جانا پڑ گیا اور کچھ ہی وقت میں اُس کی بیٹی معصومہ نے زویا کا دماغ خراب کر کے رکھ دیا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

نہیں ایک یہ کردو تمہارا مجھ پہ احسان ہو گا۔ زویا اُس کے شوز کی لیس بند کرتی بولی  
اسکول کب جانا ہے۔ عماد نے متجسس ہو کر پوچھا

## Posted On Kitab Nagri

جب جانا ہو گا ساتھ لیں چلے گے تو پتا چل جائے گا۔ معصومہ نے جواب کھٹاک سے دیا۔  
چار سال کی ہو اور ظاہر بھی یہی کرو اسکول میں اگر کچھ ایسا ویسا کیا یا کسی بھی ٹیچر کی شکایت آئی تو اچھا نہیں ہو گا۔ زویا نے اُس کو خبردار کیا۔

ظاہر کیسے کروں آپ بتادے می نے تو کبھی نہیں بتایا۔ معصومہ ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھتی پر سوچ لہجے میں بولی تو زویا نے اپنا سر پکڑ لیا۔



جی تو آپ کو کونسا مرض ہے۔ سوہانے سامنے والے مریض سے پوچھا  
ڈاکٹر آپ ہیں تو آپ کو پتا ہو گا نہ اچھے سے چیک اپ کریں۔ چالیس سالہ عورت نے منہ بنا کر کہا  
جی مجھے پتا ہے ڈاکٹر میں ہوں پر مریض تو آپ ہیں نہ اگر آپ یہاں آئی ہیں تو خود میں کیا محسوس کیا جو آپ کو  
ہسپتال آنے کی ضرورت پڑی۔ سوہانے تحمل کا مظاہرہ کیا۔

اگر مجھے محسوس ہو جاتا تو میں اسٹور سے دوائی نہ لے لیتی یہاں کیوں آئی۔ چالیس سالہ عورت نے دوبارہ سے کہا  
دیکھے میں نے آپ کا چیک اپ کیا ہے آپ ٹھیک ٹھاک ہیں کوئی بیماری آپ کو لاحق نہیں یہ میں نے گزرے ماہ  
بھی آپ کو بتایا تھا آپ کے ٹیسٹ بھی لیے تھے اُن کی رپورٹ بھی پوزیٹو تھی اب آپ بتائے میں کیا روز روز  
آپ کا چیک اپ کروں مجھے کیا اور کوئی کام نہیں۔ سوہاب تنگ آتی بولی

آپ ڈاکٹر ہیں کیا ایسے بات کرتے ہیں مریضوں سے آپ کو ڈاکٹر بنایا کس نے ہیں ضرور رشوت لیکر بنی ہو گی۔ وہ  
عورت بھڑک اُٹھی سوہا تو تپ پڑی اُس کی پانچ سالہ محنت کو رشوت کا نام جو دیا گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

او اماں جی خدا کے واسطے میرا دماغ نہ خراب کریں چنگی بھلی ہو آپ اگر آپ کو بیمار ہونے کا شوق ہیں تو بتادے  
میں کوئی ایکسپائر دو الکھ دیتی ہوں صبح شام رات کھالیا کر یئے گا۔ سوہا کے منہ میں جو آیا بول دیا۔  
توبہ توبہ کیسے کیسے لوگ ہیں۔ عورت جھٹکے سے کھڑی ہوتی بولی  
جی آپ کو دیکھ کر اندازہ ہو گیا ایسے لوگ ہیں آپ۔ سوہا بھی اُس کی انداز میں بولی۔



تمہارا نام کیا ہے۔ وہ تینوں اپنی کلاس میں تھے جب باری باری بچے آتے اور ایک سوال پوچھتے جس کا جواب بس  
معصومہ دے رہی تھی۔

ایک کا نام عماد

دوسری کا عبیر

اور میرا نام معصومہ ہے پر مجھے معصوم مت سمجھنا۔

معصومہ نے بڑی نرمی سے جواب دیا۔

اے تمہارا نام کیا ہے۔

ایک اور بچہ پھر اُن کی سیٹ پہ آیا معصومہ کو غصہ آیا اب کی پر کنٹرول کیا۔

ایک کا نام عماد

دوسری کا عبیر

اور میرا نام معصومہ ہے پر مجھے معصوم مت سمجھنا۔

تم کس کلاس میں پڑھتی ہو۔ بچے نے دوسرا سوال پوچھا

## Posted On Kitab Nagri

بہن میں کس کلاس میں بیٹھی تمہیں نظر آرہی ہوں۔ معصومہ نے گھور کر کہا  
تم تینوں نیو ہونا م کیا ہے۔ ایک اور بچوں کا جھر مٹ اُن کے سر پہ کھڑا ہوا تو بے چاری معصومہ کا صبر جواب  
دے گیا وہ اُٹھی اور ڈیسک پہ چڑھ پڑی۔

عمومار کر دینا۔ معصومہ کھڑی ہوتی عماد سے بولی جس نے فرمانبرداری کا مظاہرہ کیے معصومہ کی بیگ سے مار کر  
نکال کر پکڑا یا معصومہ کا جہاں تک ہاتھ بورڈ پہ پہنچ پایا اُس نے وہاں تک پہنچا کر لکھا۔

ایک کا نام عماد

دوسری کا عبیر

اور میرا نام معصومہ ہے پر مجھے معصوم مت سمجھنا۔

معصومہ جیسے لکھ کر فارغ ہوئی کلاس میں ٹیچر داخل ہوئی۔

یہ کیا ہو ریا ہے یہاں؟ انہوں نے آتے ہی پوچھا اور ساتھ میں ایک سخت نظر ڈیسک پہ کھڑی معصومہ پہ ڈالی۔  
ٹیچر ایک گھنٹے سے باری باری آتے سب نام پوچھ رہے تھے اور میں بتا بتا کر تھک چکی تھی تبھی یہاں سامنے لکھ لیا  
اب جو پوچھے گا اُس کو سامنے دیکھنے کا کہوں گی۔ معصومہ نے اپنا کارنامہ بتایا۔



آپ صبر کر لیتی میں نے سب سے آپ کا تعارف کروالینا تھا۔ کلاس ٹیچر نے کچھ نرمی سے کہا

یہ صبر کر لیتے آپ نے ویسے ہی ہمارا تعارف کروالینا تھا۔ معصومہ ڈیسک سے نیچے اُترتی بولی۔

نام کیا ہے آپ کا۔ اب کی ٹیچر نے بھی وہی غلطی کر دی۔ جس پہ معصومہ نے اُن کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو  
آپ سے اس سوال کی امید نہیں تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

میرا نام معصومہ عباد ہے میں آج سے چار سال پہلے ہسپتال میں پیدا ہوئی آج اسکول میں میرا پہلا دن ہے۔ معصومہ نے ادب سے پورا تعارف بتایا۔

ہیں آپ چار سال کی تو اتنی بڑا جُملا کیسا لکھ لیا آپ نے ابھی تو آپ کی عمر مشق کاپی لکھنے کی ہے۔ ٹیچر نے بورڈ کی جانب اشارہ کر کے پوچھا جہاں ٹیڑھی لائنز میں اُس نے اپنا نام لکھا تھا ساتھ میں اُن دونوں کا بھی۔

اپنا نام مجھے آتا ہے اپنے کزنز کا بھی اور یہ جملاروز میں اپنے ڈیڈی سے سیکھتی ہوں میرے پاس ایک رجسٹر ہے جس میں بس یہ ایک لائن لکھی ہے آپ کو دیکھاؤ۔ معصومہ نے جواب دے کر پوچھا

نہیں رہنے دے آپ اپنی سیٹ پہ جا کر بیٹھے۔ ٹیچر نے کہا تو وہ ایک نظر بورڈ پہ ڈال کر اپنی سیٹ پہ آئی۔



اففف اللہ آج کافی تھکا دینے والا دن تھا۔ سوہا گھر واپس آئی تو سیدھا اپنے کمرے میں آتی صوفے پہ لیٹ گئی کچھ دیر گزر جانے کے بعد عباد بھی اندر آیا جس کے ساتھ معصومہ تھی۔

مجھے اُس اسکول نہیں جانا۔ معصومہ اپنا ہاتھ عباد سے چھڑواتی سوہا کے سر پہ کھڑی ہوتی بولی۔

پہلے تو بڑا اسکول اسکول کرتی اب کیا مسئلہ ہو گیا۔ سوہا بے زار شکل بنائے بولی

www.kitabnagri.com

جانے کیسے عجوبے تھے بار بار نام پوچھ رہے تھے۔ معصومہ اُس سے زیادہ بے زار شکل بنائے بولی۔

تو میری ننھی جان اسکول کافر سٹ ڈے تو اور فرسٹ ڈے پہ نام وغیرہ تو لوگ پوچھتے ہیں نہ پھر اُن کے درمیان دوستی بھی ہوتی ہے۔ سوہا اُس کے بھلے ہوئے گال چومتی بولی۔

ایک دفع بتایا پھر بھی کوئی دوسرا تیسرا آجاتا تنگ آکر میں نے بورڈ پہ اپنا عمارت کا اور عبیر کا نام لکھ لیا اور یہ بھی کے میرا نام معصومہ ہے پر مجھے معصوم مت سمجھنا یہ لکھنے کے بعد بھی ٹیچر بولتی ہے تمہارا نام کیا ہے۔ معصومہ فر فر



## Posted On Kitab Nagri

بولتی سوہا کو حیران کر گئی اُس نے حیران نظروں سے عباد کو دیکھا جو سنجیدہ تاثرات سے اپنے شوز کے تسمے کھول رہا تھا

یہ اتنا تم نے لکھا۔ سوہا کو یقین نہیں آیا  
اور نہیں تو۔ معصومہ نے زور سے سر کو جنبش دی۔

میں نے خالی اپنا نام سوہا دس سال کی عمر میں سیکھا تھا اور تم چار سال کی ہو کر یہ سب لکھ گئی مطلب ثبوت دے آئی کے تم عباد حنان کی بیٹی ہو۔ سوہا کی بے یقینی سے کہی گئی بات پہ عباد جو سنجیدہ تھا اُس کی ہنسی نکل گئی  
میری نہیں تمہاری بیٹی ہونے کا ثبوت دے آئی ہے پورا سال اس نے بس یہ لائن سیکھی ہے میرا نام معصومہ ہے  
پر مجھے معصوم مت سمجھنا جب کی نہ تو اُس کو نمبرز آتے ہیں دس سے آگے اور نہ اے ٹو ذی۔ عباد سر جھٹک کر  
بولا۔

تو اب اسکول جانا شروع کیا ہے تو آجائے گا سب آپ کو تو بہانا چاہیے اپنی استاد کی دیکھانے کا مجھے پڑھا کر آپ کا  
دل نہیں بھرا جواب معصومہ کو پڑھانا چاہتے ہیں۔ سوہا معصومہ کو سینے سے لگاتی تیز نظروں سے عباد کو گھورنے  
لگی۔

www.kitabnagri.com

تم ماں بیٹی کا معاملہ ہے میں کیا کہہ سکتا ہوں مجھے تو اس کی ٹیچر نے کال پہ کہا اپنی بیٹی کو سمجھائے بورڈ والی حرکت  
دوبارہ نہ کریں اگر یہ کریں تو باقی بچے بھی کرنے لگ جائے گے۔ عباد نے سنجیدگی سے جواب دیا۔  
ایک تو ان اسکول والوں کو پہلے مجھ سے مسئلہ تھا اب میری بیٹی سے ہو گیا ہے۔ سوہا نے کہا تو عباد نے تاسف سے  
اُس کو دیکھا جس نے اپنی غلطی کو ماننا سیکھا ہی نہیں تھا۔

مم بھوک لگی ہے۔ معصومہ اپنا سر اُس کے سینے سے ہٹاتی بولی۔

## Posted On Kitab Nagri

ہائے میری بچی بھوکی ہے ابھی میں کھانا لاتی ہوں۔ سوہا فکر مندی سے بولی۔  
تم خود ابھی آئی ہو پہلے فریش ہو جاؤ معصومہ کو بھی کرواؤ تب تک میں کھانے کا کسی ملازمہ سے کہتا ہوں۔ عباد  
سوہا کی بات سن کر بولا تو سوہا مسکراتی سر ہلانے لگی۔



تین سال بعد!

ہینڈ زاپ میں نے کیا کہاں تھا میرا ہوم ورک کرنے سے پہلے تم اپنی نوٹ بک کی طرف دیکھو گے بھی نہیں پھر  
اس گستاخی کی وجہ اب میں تمہارا سر بھون ڈالوں گی۔ سات سالہ معصومہ اپنی پانی والی پستول عماد کی کنپٹی پہ رکھ  
کر دھمکی آمیز لہجے میں بولی جس پہ دلجمعی سے ہوم ورک کرتے عماد کی آنکھیں خوف سے ایسے پھٹ گئی تھیں  
جیسے اصلی پستول اس کے سر پہ تانی گئی ہو  
سر تو گولی سے پھٹتا ہے پانی سے تھوڑی۔ عماد نے عقل سے کام لیا۔

میرے سامنے زبان چلانے کی سزا جانتے ہو اور دوسری بات یہ کسی ایرے غیرے کی نہیں معصومہ عباد کی  
پستول ہے جس سے کچھ بھی ہو سکتا ہے میں عباد حنان کی بیٹی بعد میں ہوں پہلے سوہا عباد کی بیٹی ہوں اس لیے مجھ  
سے ہوشیاری مت کرنا۔ معصومہ نے روعب سے کہا

پلیز تم اس کو پڑے کرو۔ عماد ڈر کر بولا

کیوں گولوں مولوں پھر بتاؤ کب کر رہے ہو میرا ہوم ورک۔ معصومہ آس پاس لاؤنج میں نظر گھماتی بولی  
میں کیوں کر کے دوں میرا اپنا بہت ہے اور تم اپنا کام خود کرو۔ عماد انکار کرتا بولا۔

## Posted On Kitab Nagri

میرا نام معصومہ ہے پر مجھے معصوم بلکل نہ سمجھنا اور گولوں مولوں اب تو تمہارا علاج مجھ پہ واجب ہے۔ معصومہ اتنا کہتی اُس کے بھرے ہوئے گال کو بہت زور سے کاٹا اُس کا اتنا کرنا تھا عماد بھاں بھان کرنا رونا شروع کر چکا تھا جس پہ معصومہ گڑبڑا گئی۔

عماد کیا ہوا۔ اُس کے کانوں میں زویا کی آواز پڑی تو جھٹ سے اپنی پانی والی پستول سے چند بوندے اپنے آنکھوں میں ڈال کر عماد سے زیادہ تیز آواز میں رونے لگی ان سب میں وہ پستول ٹیبل کے نیچے رکھنا نہیں بھولی تھی۔ معصومہ کے رونے کی آواز سن کر سوہا بھی لاؤنج کی طرف آگئی تھی اور معصومہ کا گیلہ چہرہ گیلی آنکھیں دیکھ کر فکر مند ہو گئی

معصومہ تمہیں کیا مسئلہ ہے کیوں مارا عماد کو۔ زویا عماد کو گود میں اٹھاتی معصومہ سے بولی  
می عماد نے مجھے ڈانٹا۔ معصومہ نے سوہا کو دیکھا تو جھٹ سے کہا

امی نہیں معصومہ نے مجھے کاٹا۔ عماد نے جلدی سے زویا کا دھیان اپنے گال پہ کروایا جس پہ زویا کا منہ کھل گیا۔ سوہا تمہاری بیٹی پاگل ہو گئی ہے اس کو پاگل خانے داخل کرواؤ۔ زویا کی بات سوہا کے سر پہ لگی اور تلو پہ بجھی۔ میری بیٹی کو دوبارہ ایسے ناموں سے پکارہ تو اچھا نہیں ہو گا میری بیٹی کے تو ابھی پانچ دانت باہر آئے ہیں۔ سوہا کی بات پہ معصومہ مصنوعی رونا بھول کر منہ کھول کر ہاتھ ڈال کر اپنے دانت چیک کرنے لگی۔

سوہا بجائے تم اس کو سمجھانے کے اُس کو بڑھاوا دے رہی ہو۔ زویا حیرت سے بولی  
تو کیا کر دیا ایسا یہی تو عمر ہوتی ہے لڑنے کی مزہ کرنے کی مستی مذاق کرنے کی اور تم اپنے بیٹے کے گال دیکھو کیسے سرخ اور بھرے ہوئے ہیں اپیل کی طرح معصومہ کو تو اپیل پسند ہیں بہت تبھی اُس کو اپیل سمجھ کر کاٹ لیا ہو گا۔ سوہا کی بات پہ معصومہ نے تائید میں سر ہلایا۔

## Posted On Kitab Nagri

سوها جو تمہاری بیٹی کرتی ہے میرے بیٹے کے ساتھ اُس کا جواب کون دے گا اِس کو تو گینگسٹر کی بیٹی ہونا چاہیے تھا۔ زویا نے معصومہ کو گھور کر سوہا سے کہا  
میرے ابا کسی گینگسٹر سے کم ہے۔ معصومہ بڑبڑائی تو سوہا نے اُس کو ٹھنی ماری۔

زویا اب تم بات کو بڑھا رہی ہو بچوں کا معاملہ ہے آپسی تم دور ہو۔ سوہا نے آرام سے مشورہ دیا  
اچھا تمہاری بیٹی میرے بیٹے پہ تشدد پہ تشدد کیے جائے اور میں سائیڈ پہ ہو جاؤ کیونکہ یہ ان بچوں کا معاملہ ہے۔ زویا طنزیہ انداز میں بولی تبھی داخلی دروازے سے اندر آتے عباد اور عمار نے لاؤنج سے آتی آواز سن کر  
تھکی سانس خارج کی کیونکہ تین سالوں میں اب روزانہ کا معمول ہو گیا تھا بچے لڑتے اُس کے بعد بجائے زویا اور  
سوہا اُن کو سمجھانے کے خود لڑنا شروع کر دیتی تھی۔

کیا ہو رہا ہے یہاں۔ عباد لاؤنج میں آتا سخت لہجے میں بولا

ڈیڈی گولوں مولوں نے مجھے اتنا مارا اتنا مارا اتنا امارہ کے میں اب کیا بتاؤں۔ معصومہ معصوم شکل بنائے کھینچ  
کھینچ کے لفظ ادا کرتی عباد سے بولی

جھوٹی ہے عمار نے ایسے کچھ نہیں کیا۔ زویا فورن سے میدان میں اُتری

خبردار زویا جو میری معصوم بیٹی کو جھوٹا کہا تو کونسا تم یہاں تھی جو ایسا بول رہی ہو۔ سوہا فورن سے زویا کو جواب  
دیتی بولی

تم دونوں تو آپس میں لڑنا بند کرو ہم لوگ تمہیں سنبھالیں یا بچوں کو۔ عمار بے زاری سے بولا

عمار یہ دیکھو اس نے کیسے عمار کا گال گاٹا ہے۔ زویا گود میں عمار کو اٹھاتی عمار سے بولی

## Posted On Kitab Nagri

تمہارا بیٹا کونسا نازک کلی ہے جو تم راہی کا پہاڑ بنا رہی ہو ویسے بھی عماد تو رونے میں لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ سوہا کی بات پہ معصومہ کھی کھی کرنے لگی جس پہ عباد نے ایک گھوری سے اُس کو نوازہ دوسری طرف عماد نے اپنا اُپری ہونٹ باہر نکال لیا تھا۔

گولوں مولوں عرف روندو۔ معصومہ کی بات پہ زویا نے تیز نظروں سے اُس کو گھورا جواب میں معصومہ نے سائل پاس کی۔



کون اپنے کزن کو ایسا کہتا ہے نام تو میں نے اس لیے اُس کا معصومہ رکھا تھا کیونکہ نام انسان کی شخصیت پہ اثر کرتا ہے پر یہاں تو اُلٹا ہی اثر ہوا ہے۔ عباد سخت جھنجھلاہٹ سے بولا

آپ مجھے جو کہتے ہیں میں سن لیتی ہوں پر خبردار جو میری معصوم بیٹی کو کچھ بھی کہا تو۔ سوہا عباد کو وارن کرتی بولی۔ میں ایسا کیا کہتا ہوں جو تم سن لیتی ہوں اور اُس کو معصوم مت کہو سوچ رہا ہوں اُس کا نام اب گنڈی رکھ لیتے ہیں ساری خصوصیات تو وہی ہے۔ عباد جل کے بولا

عباد اب آپ میری معصومہ کے ساتھ نا انصافی کر رہے ہیں۔ سوہا کے اندر ایک ماں کا جوش جاگا اچھا اور وہ جو ہر ایک کے ساتھ لڑتی رہتی ہے اُس کے بارے میں کیا خیال ہے۔ عباد اپنی گود میں رکھا کشن اُچھالتا فل لڑنے والے انداز میں بولا۔

ڈیڈ خبردار جو آپ نے میری مٹی کو حراس کیا میں آپ کو شوٹ کر دوں گی۔ معصومہ دھڑام سے کمرے میں اینٹر ہوتی اپنی پانی والی پستول دور سے عباد پہ تان کر بولی



## Posted On Kitab Nagri

ہائے میری جان میری بچی ایک تم ہو بس جس کو میری پرواہ ہے۔ سوہا خوشی سے چور معصومہ کے ساتھ لگ کر بولی

ڈونٹ داری مئی زمانہ خلاف ہے تو کیا ہوا معصومہ آپ کے ساتھ ہے۔ معصومہ ناک سکور کر بولی  
جی جی ایک آپ نمونی کی کمی تھی بس یہ دن دیکھنا رہ گیا تھا کہ میری بیٹی مجھ پہ پستول تان لے گی۔ عباد جل کے بولا

کیا ہو گیا ہے بچی ہے اور کونسا اصل پستول تانی ہے جو آپ ایسے بول رہے ہیں۔ سوہانے گھور کر عباد سے کہا جس کی تائید میں معصومہ نے اپنی شکل معصوم بنالی عباد نے دل ہی دل میں توبہ کی۔  
تم عماد سے کیوں لڑی۔ عباد مطلب کی بات پہ آیا۔

میں کہاں اُس گولوں مولوں سے لڑی وہ خود لڑا۔ معصومہ جھٹ سے بولی  
ڈونٹ کال ہم گولوں مولوں کزن ہے وہ تمہارا۔ عباد نے روعب سے کہا  
جو آپ کا حکم ڈیڈ حضور نہیں کہتی پر اُس گولوں مولوں نے کہا۔ معصومہ کے دوبارہ گولوں مولوں کہنے پہ عباد نے اپنا سر پکڑ لیا تھا وہی سوہا ہنس ہنس کے لوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی اُن دونوں کے برعکس معصومہ اپنی چھوٹی سی گردن اکڑا کر کھڑی ہو گئی تھی۔



گولوں مولوں تمہاری وجہ سے میرے مئی ڈیڈی لڑے۔ شام کے وقت معصومہ پھر عماد کے سر پہ کھڑی ہوئی جو باہر لان میں بیٹھا ہوا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

تمہارے مئی ڈیڈی کو لڑنے کے لیے کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہوتی انہوں نے تو شادی ہی لڑنے کے لیے کی تھی۔ عماد منہ کے زاویے بگاڑتا بولا تو معصومہ نے اپنی پانی والی پستول لوڈ کیے عماد کے سارے کپڑے گیلے کر دیے

یہ کیا کر دیا میں ابھی نہا کر آیا تھا۔ عماد اپنی حالت دیکھ کر اُس پہ چیخا۔  
معصومہ سے پنگناٹ چانگا اب اگر مئی ڈیڈی کے بارے میں کچھ اول فول کہا تو پھر حشر سوچنا اپنا۔ معصومہ نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

تم بُری ہو۔ عماد نے نروٹھے پن سے کہا  
اچھی ہو کر کونسا میں نے ایوارڈ حاصل کرنا ہے ہی ہی ہی۔ اپنی بات پہ خود ہی اُس نے قہقہہ لگایا۔

عماد یہ پکڑوا اپنا اپیل جوس۔ رات کے وقت سب ڈنر کر رہے تھے جب زویا عماد کی جوس کا گلاس پکڑاتی بولی گلاس  
عماد نے تو نہیں پر معصومہ نے پکڑ لیا  
شکریہ خالہ عرف چچی اس کی مجھے ضرورت ہے گولوں مولوں کو نہیں۔ معصومہ جوس کا گھونٹ بھرتی بولی زویا  
نے ناگواری سے اُس کو دیکھا عماد کی نظریں اپنے جوس پہ تھی جو معصومہ کی حراس میں تھا  
یہ عماد کا تھا۔ زویا نے دانت پیس کر کہا

اُس کو ضرورت نہیں جوس پلا پلا کر بے چارے کو اپنا سرخ اپیل بنا ڈالا ہے اب ہمارہ بھی کچھ حق ہے۔ معصومہ  
سارا جوس ختم کیے بولی

اسلام علیکم

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

**Kitab Nagri**

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

معصومہ تمہیں جو کچھ چاہیے مجھے بتادو۔ سوہانے محبت سے کہا

تمہاری بیٹی کو تو بس میرے بیٹے کی چیزیں چاہیے۔ زویا طنزیہ بولی

زویا بیٹا غصہ کیوں ہو رہی ہونچے کرتے ہیں ایسا۔ صغریٰ بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا

تم یہ پیو۔ سوہا عماد کی اُتری شکل دیکھ کر سیلیش کا گلاس پکڑاتے کہا معصومہ نے دیکھا تو اُس نے اپنے ہونٹوں پہ

زبان پھیری جب کی اس بار عماد عقل کا استعمال کرتا ایک گھونٹ میں سارا گلاس خالی کر چکا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

مئی مجھے بھی سیلیش پینا۔ معصومہ نے فرمائش انداز میں کہا  
اپیل جو س پی لیا نہ وہ کافی ہے کل سیلیش پینا اب تمہارے سونے کا وقت ہے۔ سوہا اپنے ہاتھ نیپکن سے صاف  
کرتی بولی

میرا پیٹ نہیں بھرا۔ معصومہ احتجاجاً بولی

پیٹ بھر گیا ہے نیت نہیں بھری وہ الگ بات ہے۔ سوہا کرسی سے اٹھتی اُس کی جانب آئی۔  
عبیر تم کیوں نہیں کھا رہی کچھ۔ عباد نے اپنی سائیڈ پہ عبیر کو خاموش دیکھا تو نرمی سے بولا  
میرا دل نہیں یہ سب کھانے کو۔ عبیر منہ کے زاویے بگاڑتی بولی

اچھا پھر میری بیٹی نے کیا کھانا ہے۔ عباد مسکرا کر اُس کو اٹھا کر اپنی گود میں بیٹھایا  
اِس محترمہ نے پیزا کھانا ہے عمر دیکھے اور فرمائشیں پیٹ خراب کرنے کا شوق چڑھا ہے اِس کو۔ زویا تنے تاثرات  
سے بولی تو عبیر اُداس ہوئی

اگر عبیر کو پیزا کھانا ہے تو میں لیکر جاؤں گا اپنی ڈول کو پیزا ہاٹ۔ عباد اُس کی شکل دیکھ کر محبت سے گال چوم کر  
بولا جس پہ عبیر کا چہرہ چمک اُٹھا۔

www.kitabnagri.com

عباد پلیر اِس کو بگاڑومت اور پیزا اِس سے ڈانچسٹ بھی نہیں ہوتا۔ زویا عباد کو روکتی بولی  
زویا عباد اور معصومہ کے برعکس عبیر کبھی کبھار کسی چیز کی فرمائش کرتی ہے تمہارا فرض ہے عبیر کی فرمائش کو  
پورا کرنا اگر تم ایسے ٹوکتی رہی تو عبیر کبھی کبھار جو فرمائش کرتی ہے وہ بھی نہیں کرے گی۔ عباد سنجیدگی سے بولا  
تو زویا خاموش رہی۔

## Posted On Kitab Nagri

عمار میں عبیر کو لیکر جا رہا ہوں باہر آؤٹنگ بھی ہو جائے گی عبیر کی اور فکر نہیں کرنا عبیر پیزا زیادہ نہیں بس تھوڑا کھائے گی۔ عباد کھانے سے فارغ ہوتا عمار سے بولا  
اوکے بھائی۔ عمار مسکرا کر بس یہی بولا۔

چلو تمہارے سونے کا وقت ہو گیا ہے۔ سب اپنے اپنے کمرے کی طرف گئے تو زویا عمار سے بولی  
مجھے بھی پیزا کھانا۔ عمار کی بات پہ زویا نے خشمگین نظروں سے اُس کو گھورا  
کل کھا لینا بھی نہیں۔ زویا جان چھڑانے والے انداز میں بولی تو عمار کا منہ بن گیا۔

یہ رہا تمہارا پیزا۔ عباد ٹیبل کے پاس آتا عبیر سے بولا جس کا چہرہ روشن ہو گیا تھا خوشی سے عباد اُس کو مسکراتا دیکھ  
کر خود بھی چیئر پہ بیٹھ گیا۔

عباد۔

عباد جو موبائیل میں مصروف تھا جانی پہچانی آواز پہ اپنا سر اٹھایا تو مناہل کو کھڑا پایا۔  
مناہل تم یہاں واٹ آ لونگ ٹائم۔ عباد کھڑا ہوتا اُس سے ملتا بولا  
www.kitabnagri.com

ہاں یار بس شادی کے کچھ سال پہلے جرمی جانا پڑا جنید کے ساتھ پھر واپس آئی تو چار سال بعد پھر وہاں جانا پڑا ابھی  
ہم کچھ دن پہلے پاکستان آئے ہیں۔ مناہل نے بتایا تو عباد کی نظر اب اُس کے ساتھ کھڑے لڑکے پہ پڑی جو عمر  
میں چودہ پندرہ سال کے بیچ تھا اور اُس کی نظریں پیزا کھاتی عبیر پہ تھی۔

یہ۔ عباد نے لڑکے کی جانب اشارہ کیے مناہل سے بولا  
تبریز جنید ہے یہ۔ مناہل چیئر پہ بیٹھتی مسکرا کر بولی



## Posted On Kitab Nagri

اچھا۔ عباد کو حیرت ہوئی۔

دراصل میں جنید کی سیکنڈ وائف ہوں اور یہ اُس کی فرسٹ وائف کا بیٹا ہے تبریز کا دوبارہ اسکول میں ایڈمیشن کروایا ہے تو بس اسکول کی چیزیں لینے کے لیے مارکیٹ آنا پڑا سامان لیتے لیتے وقت کا پتا نہیں چلا اور رات ہو گئی۔ مناہل اُس کی آنکھوں میں الجھن دیکھتی خود ہی بتانے لگی۔

نائیس کافی سنجیدہ معلوم ہوتا ہے۔ عباد نے دور کی کوڈی اچھالی اُس کی بات پہ تبریز نے اپنی نظریں عبیر سے ہٹا کر عباد کو دیکھا۔

میرا نام تبریز ہے زیادہ بات میں اس لیے نہیں کرتا کیونکہ میں نہیں چاہتا کوئی میرے ساتھ فرینک ہو۔ تبریز سنجیدگی سے بولا اُس کی بات پہ مناہل خاموش رہی جب کی عباد مسکرا دیا یہ کیوٹ بچی تمہاری ہے؟ مناہل عبیر کو دیکھتی پوچھنے لگی۔

آہاں ایسا ہی سمجھ لو عمار کی بیٹی اور میری بھتیجی ہے معصومہ کی طرح عزیز ہے۔ عباد نے عبیر پہ نظر ڈال کر مسکرا کر جواب دیا

اچھا تمہاری بیٹی کا نام معصومہ ہے۔ مناہل نے کہا تو عباد نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

ٹھیک سے کھاؤ سارا فیس گندہ کر دیا اپنا۔ تبریز کی اچانک بات آواز سن کر مناہل اور عباد نے عبیر کو دیکھا جس کے گالوں اور ناک پہ پیزالگا ہوا تھا اور اب کیوٹ سی شکل بنائے باری باری سب کو دیکھ رہی تھی۔

شی ازویری کیوٹ۔ تبریز نے مناہل سے کہا تو مناہل حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی جس نے پہلی بار کسی کی تعریف کی تھی اور پہلی بار خود سے اُس کو مخاطب کیا تھا یہ بات مناہل کے لیے ناقابل قبول تھی



## Posted On Kitab Nagri

ممی یہ لوگ رات کو سوتے کیوں ہیں۔ سوہا معصومہ کے اُپر چادر ڈالنے لگی تو معصومہ نے سوال داغا۔ تاکہ جو تمہاری طرح بے چین ہوتے ہیں دوسروں کو بے سکون کرتے ہیں اُن کو بھی سکون آجائے۔ سوہانے جل کے جواب دیا

بیڈ ممی میں کیسے آپ کو ڈیفینڈ کرتی ہوں ڈیڈی کے سامنے اور آپ مجھے ایسے جواب دے رہی ہیں اِس ناٹ فیئر۔ معصومہ نے معصوم شکل بنا کر کہا تو سوہا کو دُکھ ہوا۔

میری جان میں تو مذاق کر رہی تھی رات کو انسان اِس لیے سوتے ہیں کیونکہ سارا دن وہ سب کام کرتے ہیں محنت مزدوری کرتے ہیں اِس لیے اللہ نے ایک وقت رات کا دیا تاکہ وہ سب آرام کر سکے۔ سوہا خود بھی دوسری سائیڈ پہ لیٹ کر جواب دینے لگی۔

اور ہم بچوں کے لیے بھی جو سارا دن مغز استعمال کرتے ہیں پڑھتے ہیں رائٹ۔ معصومہ نے کہا تو سوہا ہنسی۔ جی بلکل آپ اتنا پڑھتی ہو سارا دن تھک جاتی ہو گی نہ۔ سوہا اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولی اور نہیں تو کیا باقی بچیوں کو بھی میں سمجھاتی ہوں۔ معصومہ فخریہ لہجے میں بولی او میرا بچہ۔ سوہا مسکرا کر اُس کا ماتھا چومنے لگی۔

آپ کے شوہر کہاں ہیں ابھی تک نہیں آئے۔ معصومہ کو نیند نہیں آئی تو عباد کا پوچھا میرا شوہر تمہارا باپ بھی ہے شاید باہر ہو۔ سوہانے جواب دیا

تو ہم اندر کیا کر رہے ہیں ہمیں بھی باہر ہونا چاہیے۔ معصومہ نے جھٹ سے کہا عباد آتا ہو گا اور تم سو جاؤ کل اسکول بھی جانا ہے۔ سوہانے گھور کر کہا

## Posted On Kitab Nagri

نہیں نہیں آرہی۔ معصومہ نے وجہ بتائی  
آنکھیں بند کروں گی تو آجائے گی۔ سوہانے حل بتایا۔



تبریز آپ ریڈی ہو اسکول کے لیے۔ مناہل تبریز کے کمرے میں آتی پوچھنے لگی۔  
ہم۔ تبریز اپنا اسکول بیگ کندھے پہ ڈالتا بس یہی بولا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted On Kitab Nagri

اچھا فرسٹ ہے تمہارا کوئی لڑائی وغیرہ مت کرنا۔ مناہل نے اُس کو سمجھانا چاہا۔  
آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں میں ہر وقت لڑتا رہتا ہوں۔ تبریز اُس کی بات کا اپنا مطلب اخذ کرتا بولا  
میرا یہ مطلب نہیں تبریز ہمیشہ نیگیٹو مت سوچا کرو میں نے اِس لیے کہا کیونکہ پہلے ہی جنید کو تمہاری اسکولز سے  
شکایات موصول ہوتی رہی ہے وہ تمہیں بورڈنگ اسکول میں بھیجنا چاہتا ہے ابھی تو میں نے اُس کو سمجھالیا ہے پر  
تم بھی کچھ احتیاط سے رہو لڑائی جھگڑوں میں کچھ نہیں رکھا ابھی تم چھوٹے ہو اِس لیے اپنی اسٹڈی پہ فوکس  
کرو۔ مناہل نے سنجیدگی سے کہا  
میرا جودل کرے گا میں وہ کروں گا۔ تبریز سنجیدگی سے کہتا سائیڈ سے گزر گیا مناہل نے افسوس سے اُس کو جاتا  
دیکھا۔

تبریز بیگ کندھے پہ لٹکاتا دوسرے ہاتھ سے فون یوز کرتا اپنے دھیان سے جا رہا تھا جب ایک بچہ بھاگتا اُس سے  
ٹکرا گیا جس سے تبریز کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے گر پڑا  
اندھے ہو۔ تبریز فون کی ٹوٹی اسکرین دیکھ کر سامنے والے پہ چیخا۔  
عماد جو جلدی سے کلاس کی طرف جا رہا تھا تبھی غلطی سے سامنے والے سے ٹکڑا گیا تھا پر اُس کو خود پہ چیتا دیکھ کر  
وہ سہم گیا تھا  
سوری۔ عماد نے کہا

واٹ سوری تمہاری وجہ سے میرا اتنا نقصان ہوا۔ تبریز نے گھور کر اُس کو دیکھا جو عمر میں اُس سے چھوٹا تھا

## Posted On Kitab Nagri

میں آپ کا نقصان پورا کر دوں گا ڈیڈ سے بول کر۔ عماد نے آفر کی جس پہ تبریز کو مزید غصہ ہوا۔  
عبو۔ معصومہ نے ساتھ چلتی عبیر کو مخاطب کیا جو اپنے اسکول بیگ سے کچھ نکال رہی تھی۔  
جی۔ عبیر نے جواب دیا۔

وہ لمبو لڑکا ہمارے گولوں مولوں سے لڑ رہا ہے۔ معصومہ نے دور کھڑے عماد اور تبریز کی طرف اشارہ کیا تو عبیر  
نے بھی وہاں دیکھا

کیا پتا باتیں کر رہے ہو۔ عبیر نے اندازہ لگایا  
باتیں ایسے کرتا ہے کوئی گولوں مولوں کیسے نظریں جھکائے کھڑا ہے اور اُس لمبو کا چہرہ دیکھو۔ معصومہ نے ماہر  
جاسوس کی طرح دونوں پہ تبصرہ کیا۔

تو ہم لڑکیاں کیا کر سکتی ہیں وہ آپس میں معاملہ سلجھا دے گے نہ۔ عبیر نے کہا  
ایویں کچھ نہیں کر سکتے تم میرا بیگ پکڑو میں زرہ اس لمبو سے نیٹ لیتی ہوں اس کی ہمت کیسے ہوئی ہمارے گولوں  
مولوں سے لڑنے کی۔ معصومہ اپنا بیگ کندھوں سے اتارتی عبیر کو پکڑانے لگی  
تم نہیں جاؤ وہ دیکھو دوسرے لڑکے کے ساتھ اور بھی لڑکے کھڑے ہو گئے ہیں۔ عبیر نے اُس کو روکنا چاہا  
شرم کرو بھائی کی مدد تو نہیں کر رہی مجھے بھی روک رہی ہو۔ معصومہ عبیر کو شرم دلاتی خود اپنے یونیفارم کی  
آستینیں فولڈ کرنے لگی۔

اب تم مجھے لالچ دو گے۔ تبریز غصے سے کہتا اُس پہ ہاتھ اٹھانے والا تھا جب معصومہ کسی طوفان کی طرح دونوں  
کے بیچ حائل ہوئی۔

بچی تم ہٹو۔ تبریز نے معصومہ سے کہا جو اپنی آنکھوں کو کھول کر اُس کو دیکھ کم گھور زیادہ رہی تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

فرسٹ آف آل آے ایم معصومہ۔ بٹ یوڈونٹ

اپنا تعارف کسی اور سے کروا بھی سامنے سے ہٹو۔ تبریز اُس کی بات پہ بے زاری سے بولا

یہ تم کیا کر رہی ہو؟ عماد نے سرگوشی میں معصومہ سے پوچھا

تمہیں پروٹیکٹ کر رہی ہو۔ معصومہ نے راز درانہ انداز میں کہا

پروٹیکٹ لڑکیاں نہیں لڑکے کرتے ہیں۔ عماد نے معلومات دی۔

کیوں پروٹیکٹ کرنے کا ٹھیکا صرف تم لڑکوں نے لے رکھا ہے لڑکیاں بھی بہت اچھے سے پروٹیکٹ کر سکتی ہیں۔ معصومہ نے گھور کر کہا

اچھا

ہاں اب میں تمہیں پروٹیکٹ کر رہی ہو بڑے ہونے کے بعد تم مجھے پروٹیکٹ کرنا۔ معصومہ نے حکیمہ لہجے میں کہا

میں کیسے کروں گا۔ عماد نے معصومیت سے پوچھا

جیسے میں کر رہی ہو۔ معصومہ نے جیسے اُس کی عقل پہ ماتم کیا۔

تم کیسے کر رہی ہو؟ عماد نے نیا سوال داغا

ابھی میں تمہاری ڈال بن کر سامنے کھڑی ہوا یسے۔ معصومہ نے سمجھایا۔

تم دونوں کیا کھسر پھسر کر رہے ہو۔ تبریز نے دونوں کو گھورا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی گولوں مولوں سے لڑنے کی اور اُس پہ ہاتھ اٹھانے کی۔ معصومہ نے تیز آواز میں کہا

تمہیں میں کچھ نہیں کہہ رہا تو سر پہ مت ناچو ایک لڑکی ہو دوسرا بچی ہو اس لیے لحاظ کر رہا ہوں سبھی۔ تبریز نے

سخت لہجے میں کہا

## Posted On Kitab Nagri

نہیں سمجھی اب تم میری بات سمجھو گولوں مولوں سے معافی مانگوں۔ معصومہ نے آرام سے کہا  
معافی نہیں مانگوں گا اور کس چیز کی معافی تم ہٹو نہیں تم میں لحاظ نہیں کروں گا۔ تبریز نے تنے ہوئے تاثرات  
سے کہا

میں نے بھی کونسا ہاتھوں میں چوڑیاں پہن رکھی ہے تمہیں لحاظ کرنے کا کون کر رہا ہے۔ معصومہ اپنے چھوٹے  
ہاتھ اُس کے سامنے لہراتی بولی۔

میں تمہارا منہ توڑ دوں گا۔ تبریز نے دھمکی دی  
میں اُس سے پہلے تمہارے ہاتھ نہ توڑ دوں۔ معصومہ نے گھور کر کہا  
معصومہ میڈم اپنے آفس میں بولار ہی ہیں تمہیں اور تبریز تمہیں بھی۔ ایک سولہ سالہ لڑکا دونوں کو دیکھ کر بولا

آپ لوگوں نے کیوں اسکول گراؤنڈ میں تماشا لگایا ہوا تھا۔ میڈم دونوں کو گھورتی بولی جب کی عمارت پر نشان سا  
معصومہ کو دیکھ رہا تھا

اس اے ٹوڈی نے میرے کزن سے لڑائی کی۔ معصومہ کے غصے سے بھرے ہوئے تبریز کی جانب اشارہ کیا  
تبریز بیٹا کیا معصومہ سچ بول رہی ہے۔ میڈم نے تبریز سے پوچھا

اس کے کزن نے میرا منہ گانہ توڑ دیا۔ تبریز خونخوار نظروں سے کبھی معصومہ کو دیکھتا تو کبھی عمارت کو۔  
آپ اتنے بڑے ہیں اسکول کے رول ریگولیشن کا نہیں پتا کے فون اسکول میں لانا الاؤ نہیں۔ میڈم کے کچھ کہنے  
سے پہلے معصومہ نے طیز کرتی مسکراہٹ سے کہا

باندری تم چپ کرو۔ تبریز غصے سے چلایا

## Posted On Kitab Nagri

باندری ہوگی تمہاری بہن تم خود بند رہو۔ معصومہ دودو بولی

خاموش آپ میں تہمیز نہیں بڑوں کے سامنے کیسے رہا جاتا ہے۔ میڈم نے سخت لہجے میں کہا

سوری۔ معصومہ نے معصوم شکل بنائے کہا

تبریز آپ معصومہ سے سوری بولے اور معصومہ آپ تبریز سے سوری بولے۔ میڈم نے حکیمہ لہجے میں کہا

میں کیوں بولوں غلطی ان دونوں کی ہے۔ تبریز ہتھے سے اکھڑ گیا

یہ پہلے گولوں مولوں سے سوری بولے تو میں بھی بولوں گی۔ معصومہ نے اچھا بننے کی اداکاری کی۔

تبریز سے سوری ٹو عماد۔ میڈم نے وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھتے کہا

سوری۔ تبریز نے احسان کرنے والے انداز میں کہا تو میڈم نے معصومہ کی طرف نظریں مرکوز کی

میں چھوٹی اور لڑکی ہوں اگر تبریز جی سے سوری کروں گی تو اُن کو بُرا لگے گا وہ بچیوں کا لحاظ کرتے ہیں۔ معصومہ

آنکھیں پٹپٹا کر کہا تو تبریز نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھیج گيا جب کی میڈم نے تاسف سے سر کو جنبش دی



سوہا اپنے ساتھ معصومہ کو بیٹھائے بیٹھی تھی جب کی عباد سنجیدہ سا کبھی یہاں تو کبھی وہاں ٹہل رہا تھا۔

می۔ معصومہ نے سوہا سے کچھ کہنا چاہا پر سوہا کی ایک گھوری پہ چپ کر کے رہ گئی

معصومہ تمہیں کتنی بار کہا ہے فساد سے دور رہا کرو بس اپنی پڑھائی میں دھیان دیا کرو تمہیں میری بات سمجھ

کیوں نہیں آتی تم کیوں چاہتی ہو میں تم پہ سختی سے پیش آؤ۔ عباد کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی سخت ہو گیا تھا

ڈیڈی فساد کون۔ معصومہ کی سوئی بس ایک لفظ پہ اٹک گئی سوہا نے بامشکل اپنی ہنسی کو ضبط کیا

## Posted On Kitab Nagri

تمہارے اسکول سے کال آئی تھی روزانہ کا معمول ہے جب سے تمہارا اسکول میں ایڈمیشن ہوا ہر دن تمہاری کوئی نہ کوئی شکایت موصول ہوتی ہے لڑاکا نام سے بدنام ہو تم۔ عباد اُس کو غیر سنجیدہ دیکھ کر غصے سے بولا بدنام نہ ہو گے تو نام کیسے ہو گا۔ معصومہ کے کہے جملے پہ جہاں عباد کی آنکھیں حیرت سے پھیلی وہی سوہانے جھٹ سے اُس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر مزید بولنے سے باز رکھنے کی کوشش کی۔

یہ سب یہ سب تمہارا کیا تھرا ہے خود تو ڈرامے دیکھتی ہو ساتھ میں اس کو بھی بیٹھالیتی ہو۔ عباد حیرانگی سے باہر آتا سوہا سے بولا جو خود پہ لگے الزام پہ احتجاج بھی نہ کر پائی۔

نوڈیڈی یہ مُمی نے ڈرامے میں نہیں دیکھایا آپ کے سیل فون پہ کسی کا اسٹیٹس دیکھا تھا۔ معصومہ نے معصومہ شکل بنائے کہا۔

معصومہ یہ میری لاسٹ وارنگ ہے اب کی اگر تمہاری شکایات موصول ہوئی تو تمہارے سارے کھلونے میں اسٹوروم میں بھیجو ادوں گا اور اپنی نگرانی میں تمہیں بیٹھایا کروں گا۔ عباد کی بات پہ معصومہ کانہا دل تڑپ اٹھا ایسے کیسے آپ میری بیٹی کے سارے کھلونے اسٹوروم میں بھیجو ادے گے مفت میں نہیں لیے تھے میری حلال کمائی سے لی ہوئی چیزیں ہیں ساری آپ ہاتھ لگا کر تو دیکھائے۔ سوہا کب تک خاموش رہ سکتی تھی وہ بھی میدان میں اتر آئی اُس کی بات پہ عباد نے اپنی ایک آنسو روپڑ کی جیسے کہہ رہا ہو واقعی؟ جب کی اب سوہا کو جوش میں آتا دیکھ کر معصومہ کی انکی سانس بحال ہوئی تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

جنید ایک دفع اپنے فیصلے پہ نظر ثانی کرو تمہارا اکلوتا بیٹا ہے تبریز بد ذن ہو جائے گا تم سے۔ مناہل نے پریشانی سے جنید سے کہا جو ملازمہ سے تبریز کا سامان پیک کرنے کا کہہ رہا تھا۔

بد ذن ہوتا ہے ہونے دو نفرت کرتا ہے کرنے دو پر اُس کے مستقبل کے لیے یہی بہتر ہے کہ اُس کو بورڈنگ اسکول بھیجا جائے ورنہ یہاں سوائے مار دھاڑ کے کچھ نہیں کرے گا پہلے ہی دن جا کر اسکول میں لڑائی کر آیا پر نسل کی شکایت ملی اور تم نے اُس کا بیگ تیار کیا تھا نہ پھر اُس کے پاس سیل فون کیسے آیا۔ جنید غصے سے کہتا آخر میں اُس سے جواب طلب کرنے لگا۔

مجھے وہ نہیں پتا پر تمہارا فیصلہ سہی نہیں۔ مناہل دو ٹوک بولی

تبریز میرا بیٹا ہے تمہارا نہیں اُس کا فیصلہ میں کروں گا تم نہیں جب اپنی اولاد ہو تو اُس پہ حق جتنا۔ جنید کی بات سن کر مناہل کو بے حد تکلیف ہوئی اس لیے بنا کچھ بولے باہر جانے لگی جب دروازے کی طرف آئی تو اُس کو سامنے تبریز کھڑا نظر آیا جو سنجیدہ سا اُس کو دیکھ رہا تھا مناہل نم آنکھوں سے مسکراتی سائیڈ سے گزر گئی تبریز ایک نفرت بھری نظر اپنے باپ پہ ڈال کر مناہل کے پیچھے گیا جو لاؤنج میں بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔ آپ نے ڈیڈ سے شادی کیوں کی اُن کی نظر میں آپ کی کوئی عزت نہیں آپ اُن سے بہتر انسان ڈیزرو کرتی تھی۔ تبریز فاصلے پہ بیٹھتا سنجیدگی سے بولا

مجھے تمہارے باپ سے محبت ہے۔ مناہل بے بسی سے بولی

کیا اپنی عزت سے نہیں۔ تبریز نے اُس کی طرف رخ کیے کہا

مجھے تمہاری ہر بات منہ پہ کہنے والی عادت پسند ہے پر آج جانے کیوں بُری لگی۔ مناہل کو لگا جیسے تبریز نے اُس کا مذاق اڑایا ہو



## Posted On Kitab Nagri

میری بات کڑوی ہو شاید پر انسان کو سب سے آگے اپنی سیلف رسیکٹ کو رکھنا چاہیے۔ تبریز نے کندھے اُچکائے۔

جنید کو غلط مت سمجھنا وہ تمہارا بھلا چاہتا ہے تبھی تمہیں بورڈنگ اسکول بھیج رہا ہے۔ مناہل نے بات بدل کر کہا میرے باپ نے نہ میری ماں کا بھلا چاہا نہ میرا کبھی چاہے گا اور نہ آپ کا چاہتا ہے۔ تبریز کی بات پہ مناہل اُس کو دیکھتی رہ گئی جو بدگمانی کی حدود پار کر گیا تھا۔



سوہا مسکراتی ہوئی چلتی عباد کے پاس آئی جو ٹیس کی رینگ پہ ہاتھ جمائے کسی سے کال پہ بات کر رہا تھا سوہا بنا کچھ کہے اُس کی پشت سے سرٹکایا عباد نے حیرت سے سوہا کو دیکھا کال کٹ کر کے وہ سوہا کی طرف متوجہ ہوا۔ خیر ہے آج شوہر پہ کچھ زیادہ پیار نہیں آ رہا؟ عباد کہے بنا نہ رہ سکا جواب میں سوہا نے قہقہہ لگایا۔ کیا ہوا ہے۔ عباد نے کو مزید حیرت ہوئی سوہا کو پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے دیکھ کر کہا عباد وہ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سوہا اتنا کہتی پھر سے ہنسنے لگی۔ پہلے ہنس لو پھر بتا دینا تاکہ میں بھی ہنس لوں۔ عباد چڑ کر بولا تو سوہا نے ہنسی ضبط کی

'I'm expecting

سوہا اتنا کہتی عباد کے تاثرات جانچنے لگی

واٹ سیر سیلی۔ عباد حیرانی سے نکلتا گہری مسکراہٹ سے بولا تو سوہا نے سر جو زور سے جنبش دینے لگی۔

تمہیں کیسے پتا چلا۔ عباد نے بے تکہ سوال کیا

## Posted On Kitab Nagri

عباد آپ ہر بار یہ بات کیوں بھول جاتے ہیں آپ کی زوجہ محترمہ ایک قابلِ ڈاکٹر ہے۔ سوہانے منہ بسور کر کہا تو عباد نے لب دانتو تلے دبائے

,I'm so Happy

عباد سوہا کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے بھرتا بولا  
می ٹو۔ سوہا مسکرا کر کہتی اُس کے سینے سے لگی۔

سوہا۔

عباد اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کچھ دیر بعد مخاطب کیا  
ہمم۔ سوہانے بس اتنا کہا

اگر دوسرا بچہ بھی معصومہ جیسا ہوا تو؟ عباد کو جیسے فکر لاحق ہوئی پر سوہا جھٹ سے عباد سے دور ہوتی اپنے ہاتھ کمر پہ رکھ کر اُس کو گھورنے لگی۔

کیا مطلب آپ کا معصومہ جیسا ہوا تو میری معصومہ اتنی معصوم سی ہے اچھا ہے میرے پانچ دس بچے اُس کے جیسے ہو آپ کو تو خوش ہونا چاہیے پر ناجی خوش ہونا تو آپ نے سیکھا ہی نہیں۔ سوہا بنا سوچے سمجھے بولی جب کی عباد پانچ اور دس بچوں کو سوچنے لگا تو اُس کا گلا خشک ہوا۔

ایک معصومہ نہیں سنبھلتی دوسرا کیسے سنبھلے گا میں تو یہ سوچ رہا ہوں اگر معصومہ تم سے دو ہاتھ آگے ہیں تو اگر بے بی بوائے یا بے بی گرل ہو گا وہ تو معصومہ سے چار ہاتھ آگے ہو گا۔ عباد کی سوچ دور تک گئی۔

میری تو اب یہ دعا ہے ہماری اولاد اب آپ کو دن میں تارے اور رات کو سورج دیکھائے تو آپ کو لگ پتا جائے۔ سوہا ہاتھ آسمان کی جانب کیے بولی تو عباد نے آنکھیں گھمائی۔

## Posted On Kitab Nagri



چار سال بعد!

اے فار اپیل۔

گیارہ سالہ معصومہ نے بے زار شکل بنائے اپنے تین سالہ بھائی حماد کو پڑھانا سٹارٹ کیا جو کی سوہا کا حکم تھا۔  
اے پھار اپیل۔

تین سالہ حماد نے اپنی تو تلی زبان میں پڑھا  
اتنے بڑے ہو گئے ہو پر اپیل کہنا نہیں آتا اپیل نہیں اپیل۔ معصومہ نے بنایا وہاں دیکھے حماد کے سر پہ زور  
سے چپٹ لگائی جس سے حماد کی شکل رونے والی ہو گئی۔  
بی فار بِل۔ معصومہ اپنے منہ میں چوینگم ڈالتی بولی

بی پھار بُت ہوتا۔ حماد نے معصومہ کو پڑھایا  
اسکول میں جاتی ہوں یا تم۔ معصومہ گھور کر کہتی ایک اور چپٹ اُس کے ماتھے پہ لگائی۔  
سی فار چاکلیٹ۔ معصومہ نے کتاب بند کر کے پڑھانے کا سوچا

سی پھار کیت۔ حماد نے اپنی چلائی

بہت ہی بد تمیز ہو۔ معصومہ اپنے بالوں میں لگا ہیرِ بینڈ سہی کرتی بولی  
ڈی فار ڈیری ملک۔ معصومہ نے کہا تو حماد کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔

ڈی پھار دوگ۔ حماد تیز آواز میں بولا

## Posted On Kitab Nagri

میں نے سب آتا ہے تو میرا ٹائم کیوں ضائع کر رہے ہو۔ معصومہ اتنا کہتی پھر سے اُس کے ماتھے پہ چپت لگائی تو حماد کی بس ہوئی اور بھاں بھاں کرنا شروع کر چکا تھا جس سے معصومہ گڑبڑا گئی۔

ارے میرے پیارے راج دُلا رے بھائی میں تو مذاق کر رہی تھی۔ معصومہ نے سوہا کو آتا دیکھا تو جھٹ سے حماد کو گود میں اٹھائے خود سے لگائے پیار سے کہا

معصومہ حماد کیوں رو رہا ہے۔ سوہا نے فکر مندی سے کہا

نہیں مُمی ہم تو گیم کھیل رہے تھے آپ جا کر آرام کریں۔ معصومہ زبردستی مسکراہٹ سجا کر بولی اچھا مجھے عباد کو کال کرنی تھی تم حماد کو دودھ دے دینا۔ سوہا اتنا کہتی جانے لگی معصومہ اُس کے جانے کا یقین کرتی حماد کو پھٹک کر صوفے پہ اُچھالنے والے انداز میں بیٹھایا

پرے ہٹ ایک تو تمہاری وجہ سے مُمی اور ڈیڈی کی محبت میں بٹورہ ہو چکا ہے اور اب میں بھی تمہارے لاڈ تھوڑی نہ اٹھاؤں گی اچھی خاصی اکلوتی تھی پر تم آگئے۔ معصومہ حماد کو گھورتی بولی حماد اپنی آنکھیں کھول کر بس اُس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا

میرا فیورٹ ڈرامہ چلنے والا ہے میں جا رہی ہوں اگر تم نے مُمی کے سامنے رونے کا سیکشن شروع کیا تو قسم مجھے میرے نام کی ٹیرس سے اُلٹا لٹکا دینا ہے میں نے تمہیں۔ معصومہ تین سالہ حماد کا خون خشک کرتی نو دو گیارہ ہو گئی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Posted On Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/FbPg/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

ادھر دور یموٹ بڑے مزے کر لیے تم نے۔ معصومہ ٹیوی لاؤنج میں آتی عماد سے ریموٹ چھین کر بولی  
معصومہ ریموٹ واپس کرو میرا فیورٹ شو چلنے والا ہے۔ عماد اپنا چشمہ ٹھیک کرتا بولا  
تم کب سے شو میں آنے لگے۔ معصومہ مصنوعی حیرت سے بولی  
معصومہ

اب آواز نہ آئے مجھے۔ عماد نے کچھ کہنا چاہا پر معصومہ نے شان بے نیازی سے کہا



## Posted On Kitab Nagri

عماد بے زاری سے سامنے چلتا سی آے ڈی ڈرامہ دیکھنے لگا جس میں اب شوہر اپنی بیوی کو پیٹ رہا تھا۔ عماد نے معصومہ کو دیکھا پھر کہنے لگا۔

جب تمہاری شادی ہوگی نہ تمہارا شوہر بھی تمہیں ایسے مارا کرے گا کیونکہ تم بھی ہر ایک کو تنگ کرتی ہو۔ جتنی عمر ہے اتنی باتیں کروں۔ معصومہ نے تیز نظروں سے اُس کو دیکھا جس پہ عماد نے منہ بسورہ معصومہ عماد کی باتوں سوچتی پھر اُس سے بولی

تمہارا کہا سچ ہو بھی سکتا ہے اس لیے میں نے سارے خیالوں اور تمہاری بات سننے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں شادی تم سے کروں گی۔ معصومہ نے سکون سے عماد کو بے سکون کیا میں تم سے شادی نہیں کروں گا۔ عماد بدک کر پیچھا ہوا جیسے معصومہ ابھی اُس سے شادی کرنے والی ہو۔ تم سے پوچھ نہیں بتا رہی ہوں۔ معصومہ نے اپنے کندھوں سے بال جھٹک کر ایک اداسے کہا میں اُس سے پہلے مرنا پسند کروں گا۔ عماد کو سچ مچ فکر نے گھیرا فکرناٹ مجھ سے شادی تمہارے لیے کسی موت سے کم نہیں ہوگی۔ معصومہ کو اُس کی حالت مزہ دینے لگی۔



آپ پلیریز تبریز سے کہے اُس کا باپ اُس سے ملنے آیا ہے آپ کہتے کیوں نہیں اُسے چار سالوں سے ہم آتے ہیں اور بنا ملے چلے جاتے ہیں۔ جنید سخت لہجے میں تبریز کی ٹیچر سے بولا منابل خود پریشان کھڑی تھی جب کی اُس کی گود میں دو سالہ فرشتے تھی تین سالہ پہلے اللہ نے اُس کے یہاں خوشخبری کی نوید سنائی تھی۔

میں آپ کی بات سمجھ رہی ہوں پر تبریز کہتا ہے جب آپ اُس کو گھر لے جائے گے تب وہ ملے گا ورنہ نہیں۔ تبریز کی ٹیچر نے تحمل سے کہا چار سال پہلے تبریز کا داخلہ بورڈنگ اسکول میں کروایا تھا جنید نے تب سے وہ

## Posted On Kitab Nagri

ضد لیکر بیٹھانہ جب کی جنید اور مناہل چھوٹیوں میں اُس کو لینے آتے یا ملنے آتے تو وہ خود نہ آتا بس اپنا پیغام بھیجتا  
کے وہ نہیں ملنا چاہتا

آپ زبردستی اُس کو یہاں لیں آئے۔ جنید نے جیسے حل پیش کیا تو ٹیچر دل شاد نے مناہل کو دیکھا جو اُس کی  
نظروں کا مطلب سمجھتی

جنید سے بولی

ابھی ہم چلتے ہیں ایک دو سال اُس کو مزید رہنے دو پھر اپنے ساتھ لیں جائے گے۔  
میں ابھی ہی اُس کو یہاں سے گھر لیں جاؤں گا۔ جنید سنجیدگی سے بولتا مناہل کو حیران کر گیا۔



آپ کا نام تو معصومہ ہے پر معصوموں جیسی آپ میں ایک بات نہیں آخر آپ کے والدین نے کیا سوچ کر آپ کا  
نام معصومہ رکھا۔ ٹیچر رضوانہ نے گھور کر معصومہ سے کہا جو سر جھکا کر کھڑی تھی آج اُس نے اپنی کلاس فیلو کے  
بالوں میں چیونگم لگا دیا تھا وجہ یہ تھی کہ اُس نے معصومہ کی گری ہوئی بک اٹھا کر نہیں دی۔

میرے ڈیڈی کہتے ہیں نام انسان کی شخصیت پہ اثر کرتا ہے پر کچھ چیزوں کا اثر اُلٹا ہوتا ہے مثال کے طور پہ  
میں۔ معصومہ نے بڑے ادب سے جواب دیا۔ اُس کے جواب پہ کلاس میں ہنسی کی آواز گونجی جب کی کلاس ٹیچر  
نے خشمگین نظروں سے اُس کو گھورا۔

.....

اوکے جناب اب میں چلتا ہوں۔ عماد کا دوست فیصل اُس سے بغلگیر ہوتا بولا معصومہ کے چہرے پہ۔ شیطانی  
مسکراہٹ آئی تبھی وہ جب گاڑی میں بیٹھے تو کہا

## Posted On Kitab Nagri

لفظ جناب

ج۔۔۔ جاہل

ن۔۔ نااہل

ا۔ احمق

ب۔ بد مغز

تم مجھے گالیاں دے رہی ہو۔ عماد اپنی آنکھوں پہ ٹکا چشمہ درست کرتا اُس سے بولا  
لاحول والا قوۃ تمہیں شرم نہیں آتی ایک لڑکی پہ اتنا سنگین الزام لگاتے ہوئے۔ معصومہ نے مصنوعی افسوس  
سے کہا

دیکھو میں تمہیں کچھ نہیں کہتا اس کا مطلب یہ نہیں تم کچھ بھی بولنے لگ جاؤ گی۔ عماد نے انگلی اٹھا کر کہا  
دیکھو چشمہ تو زیادہ میرے سامنے زبان چلانے کی ضرورت نہیں میں نے بس جناب لفظ کا مطلب یاد کیا اگر تمہیں  
گالیاں لگ رہی ہیں تو میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ معصومہ اُس پہ غصہ کرتی بولی۔

میں تم سے بات ہی نہیں کروں گا۔ عماد منہ بھٹکا کر بولا  
میری بَلا سے۔ معصومہ اپنے بال جھٹک کر کہتی ونڈو سے باہر کے مناظر دیکھنے لگی۔



کچھ سال بعد!

معصومہ

معصومہ

## Posted On Kitab Nagri

اُٹھ جاؤ یونی جانے کا وقت ہو گیا ہے۔ سوہا معصومہ کے کمرے میں آتی کھڑکیوں سے پردے ہٹاتی ساتھ میں اُس کو آوازیں دینی لگی۔

تم سن بھی رہی ہو۔ سوہا چلتی ہوئی بیڈ کی جانب آکر بلینکٹ ہٹایا تو اُس کی تپ چڑھی کیونکہ بیڈ پہ تربیت سے تکیے رکھے گئے تھے۔

معصومہ

سوہا تیز آواز میں اُس کو آواز دیتی باہر جانے لگی جب ایک خیال کے تحت رک کر بیڈ کے نیچھے دیکھا پھر جھک کر دیکھا تو ٹھنڈی سانس بھری کیونکہ اُن کی لاڈلی پورا بیڈ چھوڑ کر بیڈ کے نیچھے خواب و خروش کے مزے لوٹ رہی تھی۔

معصومہ باہر آؤ۔ سوہا اُس کے ہاتھ کو ہلاتی بولی تو وہ تھوڑا سا کسمکسائی۔

کیا ہے امی بیڈ کے نیچے بھی سونے نہیں دے رہی۔ معصومہ بند آنکھوں سے بولی

ابھی کے ابھی باہر آؤ۔ سوہا نے گھورا تو معصومہ منہ بنا کر باہر آئی۔

یہ جگہ تھی سونے کی۔ سوہا نے استفسار کیا

www.kitabnagri.com

اور نہیں اتنی سکون کی نیند آتی ہے کبھی آپ بھی ٹرائے کرنا۔ معصومہ جمائی لیتی سوہا کو مشورہ دینے لگی۔

فٹافٹ تیار ہو کر باہر آؤ نیچھے عماد بے چارہ کب سے تمہارے انتظار میں کھڑا ہے۔ سوہا بلینکٹ کو تھ لگاتی بولی۔

تو اُسے کہے بیٹھ جائے مجھے یہ شیطانوں کی جلدی نہیں ہوتی میں تو آرام سے آرام سے تیار ہوتی ہوں اور پلیز آپ

اُس چشمٹو کو بے چارہ نہ کہے۔ معصومہ سوہا کو پیچھے سے گلے لگاتی بولی۔

## Posted On Kitab Nagri

باتوں میں وقت ضائع نہیں کرو جلدی سے واشٹروم میں جاؤ میں نے کپڑے ہینگ کر کے رکھے ہیں فریش ہو جاؤ تب تک میں تمہارا بیگ اور ناشتہ سیٹ کرتی ہوں۔ سوہا اُس کے ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتی اُس کو واشٹروم جانے کا اشارہ دینے لگی۔

اوکے امی لو یو امی یو رِدا بیسٹ امی۔ معصومہ سوہا کے گالوں میں پیار کرتی بولی۔

بہت بُری ہو کیسے جان بوجھ کر لیٹ کر رہی خود کو۔ سوہا اُس کی چلا کی کو سمجھتی واشٹروم کی طرف دھکیلنے لگی۔ ہاہا ہاہا شاگرد کو اُستاد ہی جانے۔ معصومہ قہقہہ لگا کر بولتی واشٹروم میں بند ہو گئی سوہا تاسف سے سر کو جنبش دیتی رائٹنگ ٹیبل سے اُس کی کتابیں سمیٹ کر یونی بیگ میں رکھنے لگی۔

معصومہ فریش ہوتی باہر آئی تو بیڈ پہ سب کچھ ترتیب سے نظر آیا بالوں کو تولیے سے رگڑتی وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی ہوئی

اوہو کہی یہ پمپل تو نہیں۔ معصومہ بغور اپنے چہرے کا جائزہ لیتی ٹھوڑی کے نیچھے غور کرنے لگی۔ ہونہہ ہوتا ہے تو ہو میری بلا سے ایک پمپل معصومہ عباد کی خوبصورتی کو مانند نہیں کر سکتا۔ معصومہ فخریہ انداز میں خود سے کہا

www.kitabnagri.com

اففف میرا بریک فاسٹ۔ معصومہ جلدی سے جوس کا گلاس انڈیلیٹی ڈریسر کی جانب آئی وہاں سے ہیسر برش اور لپ اسٹک اٹھا کر اپنے بیگ میں رکھ کر کندھے پہ ڈالا اور ناشتے کی ٹرے سے بریڈ ہاتھ میں لیتی بھاگنے والے انداز میں کمرے سے نکلی۔

پورچ میں آتی وہ یہاں وہاں دیکھنے لگی جیسے کسی کو تلاش کر رہی ہو وہ جو گاڑی میں بیٹھا کافی وقت سے اُس کا انتظار کر رہا تھا اُس کا انداز دیکھ کر تپ گیا



## Posted On Kitab Nagri

محترمہ کیا اب آپ گاڑی میں تشریف رکھے گی۔ عماد نے گاڑی کے شیشے نیچے کیے کہا  
ارے تم تو بیٹھے ہوئے ہو۔ معصومہ ونڈو کی جانب جھکی مصنوعی حیرت سے گویا ہوئی۔

جی بالکل مجھے آپ کی طرح وقت کی ناقدری کا شوق نہیں۔ عماد نے جواب دیا

شکریہ شکریہ اتنی تعریف کا امید ہے اب میرا دن اچھا گزرے گا۔ معصومہ سر کو خم دیتی بولی

فضول گوئی سے پرہیز کرو اور اندر آؤ ہماری آج امپورٹنٹ کلاس ہے۔ عماد اپنے گلاس ٹھیک کرتا بولا۔

ارے چھوڑو کلاس کو وہ تو روز ہوتی ہے امپورٹنٹ پر اتنا خوشگوار موسم ٹھنڈی ٹھنڈی روح کو تازگی بخشنے والی ہو  
کبھی کبھی ہوتی ہے تو کیوں نہ اس کا فائدہ اٹھایا جائے آج یونی کو مس کیا جائے۔ معصومہ شاعرانہ انداز میں بولی۔

گاڑی میں بیٹھو لیٹ ہو رہا ہے۔ جواب میں عماد نے ٹھوڑی پہ مٹھی جمائے اتنا کہا

بورنگ انسان۔ معصومہ اتنا کہتی گاڑی میں بیٹھی اپنا بیگ پیچھلی سیٹ پہ رکھتی اُن میں سے اپنی چیزیں نکالی عماد  
نے تاسف سے اُس کی گود میں ہیریز برش لپ اسٹک آئے لائیز کو دیکھا۔

تمہیں لیٹ نہیں ہو رہا۔ معصومہ خود پہ عماد کی نظریں محسوس کرتی ویو مرر اپنی طرف کرتی پوچھنے لگی۔

اگر تم وقت پہ سویا کرو اور اٹھ جایا کرو تو یہ سب تمہیں یہاں نہ کرنا پڑے۔ عماد نے اُس کو شرمندہ کرنا چاہا

ڈیز کیوٹ چشمہ ٹو کزن اس عجلت بھرے کام میں بھی اپنا مزہ ہے۔ معصومہ آرام سے جواب دیتی گیلے بالوں میں  
برش پھیرنے لگی۔ عماد سر جھٹک کر گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔

حماد

حماد

## Posted On Kitab Nagri

تم دونوں بہن بھائی کو خود اُٹھ کر تیار ہونا حرام ہے کیا۔ سوہا بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹے حماد کے سر پہ کھڑی ہوتی بولی۔

اوہو امی سونے دے نہ اکلوتا سپوت ہوں آپ کا۔ حماد کانوں پہ تکیہ رکھتا بولا  
اُٹھو شباش تیار ہو جاؤ میں نے ہو سپٹل بھی جانا ہے۔ سوہا اُس کے کان سے تکیہ ہٹاتی بولی  
سوٹ ہارٹ آپ اتنی ظالم کیوں ہے نانوں نے آپ کا نام سوہا کیوں رکھا انہوں چاہیے تھا آپ کا نام ظالم حسینہ  
رکھتی۔ حماد انگڑائی بھرتا خالص لوفرا نہ انداز میں بولا۔  
شرم کرو حماد پندرہ سال کے ہو اور اپنی گفتگو دیکھو اور ماں سے کیا کہا اپنے باپ کے سامنے کہو تو مانوں۔ سوہا نے  
گھور کر کہا۔

ارے میری پیاری امی جان میں تو مذاق کر رہا تھا آپ تو سیریس ہی ہو جاتی۔ حماد عباد کا نام سن کر لائن پہ آیا۔  
مذاق کا ایک وقت ہوتا ہے اگر میں یاد دلاؤ تو آج تمہارے اسکول میں زلٹ ڈے ہے۔ سوہا نے اُس کے کان  
کھینچ کر کہا

جی بلکل پھر میں کالج اسٹوڈنٹ بن جاؤں گا آپ کا نام روشن کروں گا۔ حماد فخریہ انداز میں بولا  
نام تو تب روشن کرو گے جب تیار ہو کر اسکول جاؤ گے۔ سوہا نے کہا

ویسے امی ایک راز کی بات بتائیں اسکول سے زیادہ تو ہمیں اپنے ابا حضور پڑھاتے ہیں پھر خوا مخواہ کا اسکول کا خرچہ  
کیوں اتنی سخت نگاہ ہمارے سخت اُستاد کی نہیں ہوتی جتنی آپ کے شوہر اور ہمارے ڈیڈی کی ہوتی۔ حماد سوہا کے  
کندھوں پہ بازوؤں جمائل کرتا راز دراز نہ انداز میں بولا

اگر تمہاری یہ گوہر افشانی عباد سن لیں نہ تو اُلٹا پیر پہ لٹکا دینا ہے۔ سوہا نے گھورا

## Posted On Kitab Nagri

شکر اللہ کا ہمارے گھر میں پیر نہیں۔ حماد باقاعدہ چہرے پہ ہاتھ پھیر کر کہا  
اچھا جی کہو تو گارڈن کی سیر کرواؤ۔ سوہانے مسکراہٹ ضبط کیے کہا  
نہیں نہیں اُس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حماد ہڑبڑا کر بولا  
سُدھر جاؤ تم۔ سوہانے چپٹ لگا کر کہا

سائیکل سٹ کہتی ہے اگر بگڑے ہوئے بیٹے کو سلجھانا مطلب سُدھرنا ہے تو اُس کی جلد از جلد کسی شریف  
معصوم سی لڑکی سے شادی کروادے۔ حماد شرمانے کی اداکاری کرتا بولا  
بڑا پتا ہے سائیکل سٹ کا تمہیں اور پہلے ٹھیک سے چلنا سیکھو اُس کے بعد شادی کے خواب دیکھنا۔ سوہانے تاسف  
سے کہا

بارہ سال کی عمر کے بعد لڑکا لڑکی بالغ ہو جاتے ہیں میں تو پھر بھی پندرہ سال کا خوبصورت نوجوان ہوں جس کو  
دیکھ کر لڑکیاں عیش عیش کر اُٹھتی ہیں اگر آپ یقین کریں تو۔ حماد اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ایک ادا سے بولا  
تم صرف باتیں کرو گے یا اسکول جانے کا ارادہ بھی کرو گے۔ سوہانے زار سی بولی  
ارادے انسان کو کمزور بناتے ہیں اس لیے میں سیدھا اسکول جاؤں گا۔ حماد اپنا عجیب و غریب فلسفہ جھاڑتا  
واشروم کی طرف بڑھا

اِن۔ آٹھویں عجوبوں کو میری اولاد ہونا تھا۔ سوہا بڑبڑاتی بیڈ شیٹ سہی کرنے لگی۔

یونی کے گیٹ کے پاس عماد نے گاڑی روکی تو معصومہ جیسے ہی باہر جانے لگی عماد نے کہا

## Posted On Kitab Nagri

یہ مفکر پہننے کے لیے ہوتا ہے۔ عماد نے اُس کی بیگ سے جہانگتے مفکر کو باہر نکال کر اُس کی طرف بڑھایا معصومہ ریڈ شارٹ فراق کے ساتھ جینز پہنے ہوئی تھی بالوں میں ریڈ ہیئر بینڈ لگائے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔  
توبہ ہے۔ معصومہ اُس کے ہاتھ سے مفکر لیتی اسکارف کی طرح گلے میں پہنا اُس کے اتر جانے کے بعد عماد نے گاڑی سائیڈ میں پارک کی۔

عمو تم نے مجھے میں ایک چیز نوٹ کی۔ معصومہ تیز چلتے عماد کے ساتھ قدم ملائے کہا  
کونسی چیز۔ عماد نے پوچھا

یہی کے اس بار جو بھی ہماری کلاس میں ٹیسٹ ہوئے ہیں میں نے اچھے نمبرز لیے ہیں۔ معصومہ اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی پر جوش آواز میں بولی

ہم کیا ہے نوٹ۔ عمار غیر شعوری طور پہ اپنے اور اُس کے درمیان فاصلہ قائم کرتا بولا  
تمہیں پتا ہے ایسا انقلاب کیوں آرہا ہے۔ معصومہ اب اُس کی طرف چہرہ کیے اُلٹے قدم لیتی پوچھنے لگی۔  
تم بتاؤ۔ عماد آس پاس بیٹھے اسٹوڈنٹس پہ نظر ڈالے بولا وہ جانتا تھا جب تک اُن کا ڈپارٹمنٹ نہیں آجاتا معصومہ  
نے بولتے ہی رہنا ہے۔

www.kitabnagri.com

کچھ دن پہلے مجھ پہ انکشاف ہوا ہے کے ڈیڈی نے ہماری پیاری امی کو شادی کی منہ دیکھائی میں میڈیکل کالج کا فارم  
دیا تھا۔ معصومہ اتنا کہتی زور زور سے ہنسنے لگی عماد آبرو اُپر کیے نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا  
تمہیں نہیں پتا اے ایکسپلین یو۔ معصومہ نے ہنسی روک کر کہا

## Posted On Kitab Nagri

یونونہ امی پڑھائی سے الرجک تھی اور اُس کے باوجود سب چاہتے تھے وہ ڈاکٹر بنے جو کی ممی کے لیے ناممکن سا تھا  
پروڈی نے اُن کو ڈاکٹر بنا کر ہی دم لیا تب سے میں سوچ رہی ذرہ پڑھائی کو سنجیدہ لیا جائے ایسا نہ ہو میرا خصم بھی  
جو ہو مجھے کوئی کتاب منہ دیکھائی میں دے۔

میں شادی تم سے کروں گی۔

معصومہ کی بات سن کر عماد کے دماغ میں بھولی بھالی یاد تازہ ہوئی جس کو وہ نظر انداز کر گیا۔

ہائے یہ پڑھائی نہ

چٹاخ

ابھی معصومہ اپنی دونوں بانہیں پھیلا کر یہی بول کر جیسے ہی گول گول گھومنے لگی سامنے آتے لڑکے کو تھپڑ لگ  
گیا اُس کے ہاتھ سے جس سے سب اُن کی طرف متوجہ ہوئے لڑکا جب کی غصے سے معصومہ کو گھور رہا تھا جو لب  
دانت تلے دبائے اپنے قدم پیچھے لینے لگی جس سے اُس کی پشت عماد کے سینے سے لگی۔

ہاؤڈیر یو۔ لڑکا چیخ کر بولا

کیا ہاؤڈیر یو تم یونی میں نیو کمر ہو نہ۔ معصومہ اُس کے غصے کا اثر لیے بنا بولی عماد گہری سانس بھرتا ہاتھ میں پہنی  
گھڑی میں وقت دیکھنے لگا۔

ہاں تو۔ لڑکا کچھ نرم ہوا

تو بات ختم یہ ہمارے یونی والوں کا اسٹائل ہے ہر نیو کمر کو تھپڑ مار کر اُس کا ویلکم کرتے ہیں۔ معصومہ نے معصوم

شکل بنائے کہا جس سے آس پاس کھڑے اسٹوڈنٹس نے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا

ایسا ویلکم۔ لڑکا بے یقین ہوا



## Posted On Kitab Nagri

بلکل یہ یونیک اسٹائل ہے۔ معصومہ نے فرضی کالر اکڑائے  
چلو تم۔ عماد اُس کی کلائی مضبوطی سے پکڑتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا ایک کلاس چھوڑے دوسرے کلاس میں لے گیا  
جب کی وہ لڑکا ابھی بھی شک میں تھا  
سرفراز لڑکی تھی بڑی کمال کی۔ جس کے چہرے پہ تھپڑ پڑا اُس کا ساتھی کمینگی سے بولا  
او مسٹر جس کو تم کمال بول رہے ہو نہ اُس کا نام معصومہ ہے پر اُس کو معصوم ہرگز مت سمجھنا ایک منٹ میں نانی  
یاد کروادیتی ہے۔ وہاں جمع ہوئی بھیڑ میں سے ایک لڑکا اُس کے خیالات جان کر وارن کرنے لگا۔  
چلو تم چھوڑو انہیں۔ سرفراز اپنے ساتھی سے کہتا واک آؤٹ کر گیا۔  
کلاس میں آکر عماد اپنی جگہ پہ بیٹھا تو معصومہ اپنی دوست اجوہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔  
کبھی وقت پہ بھی آیا کرو۔ اجوہ اُس سے ملتی بولی  
وقت پہ کیسے آتے ہیں میں تو ہمیشہ گاڑی سے آتی جاتی ہوں۔ معصومہ نے آنکھیں پٹیٹا کر معصومیت کا کارڈ توڑا  
روز اپنی کزن کی وجہ سے لیٹ ہوئے ہو گے۔ فیصل عماد کی جانب دیکھتا شرارت سے بولا  
ہمم۔ عماد نے ہنکارہ بھرا  
تمہارا کزن ویسے بہت ہینڈ سم ہیں سنجیدہ خوبصورت چہرہ اُپر سے آنکھوں پہ لگے گلاس سے تو اور کمال لگتا  
ہے۔ اجوہ دلچسپ نظروں سے عماد کی طرف دیکھ کر بولی  
او ہیلو اپنی یہ آوارہ نظریں عمو سے دور رکھو سمجھ آئی۔ معصومہ نے اجوہ کا چہرہ اپنی طرف کیے گھور کر وارن کیا  
جس پہ اجوہ نے منہ بسورہ

## Posted On Kitab Nagri

آنسٹلی بات کروں گا تمہاری کزن خوبصورت ہے بس تھوڑی عام لڑکیوں کی طرح خاموش طبیعت ہوتی۔ فیصل ٹیڑھی نظروں سے عماد کو دیکھتا بولا

میم آنے والی ہے تو اپنا فوکس معصومہ کے بجائے اپنی پڑھائی پہ کرو۔ عماد مٹھیاں بھیجنے کر سرد لہجے میں بولا۔  
کیا یار میں نے بس اپنے دل کی بات کہی تم دوست ہو میری اور کتنا اچھا ہو جائے اگر عماد کا دل مجھ پہ آجائے۔ اجوہ دوبارہ سے بولی

عماد کا دل سرکاری ادارہ نہیں جو ہر ایک کو اُس پہ بیٹھالیں۔ معصومہ نے ٹھیک ٹھاک سُنا ڈالا۔

پڑھائی پہ فوکس کروں گا پر اب  
فیصل نے جیسے بولنا شروع کیا عماد نے جس نظروں سے اُس کو دیکھا فیصل میں مزید ہمت نہیں ہوئی کچھ بولنے کی  
اس لیے فیصل کی بات سچ میں رہ گئی



کس کے کہنے پہ تم نے فائل فراز کو دی۔ سامنے کھڑا شخص لڑکے کے منہ پہ در پہ در گئے برساتا سرد ترین لہجے بولا  
تبریز چھوڑ آج کے لیے اتنا ڈوز کافی ہے۔ اپنے دوست کی آواز پہ تبریز نے اپنی نیلی آنکھوں سے اُس کو گھورا جو  
اب کندھے اُچکا گیا تھا

تمہارا اپنا ہاتھ زخمی ہو گیا ہے۔ اُس کے دوست نے کہا تو تبریز کی نظر اپنے ہاتھ پہ پڑی جہاں خون رس رہا تھا پر وہ  
نظر انداز کر گیا۔

کالج کے باہر کیا تماشا لگایا ہوا ہے مار پٹائی کا شوق اپنے گھر جا کر پورا کرو۔ زویا جو آج عبیر کا میڈیکل کالج میں  
ایڈمیشن کروانے آئی تھی وہاں کچھ لڑکوں کو لڑتا دیکھا تو ناگوار لہجے میں کہا

## Posted On Kitab Nagri

تبریز جو اپنے ہاتھ پہ رومال باندھ رہا تھا طنزیہ بھری آواز پہ سامنے کھڑی خاتون کو دیکھا  
آپ فری ہیں جو ہمیں لیکچر دینے آگئی۔ تبریز بد لحاظی سے گویا ہوا۔  
شرم آنی چاہیے اپنی ماں کی عمر سے ایسے بات کرتے ہوئے۔ زویا تپ کے بولی  
آپ کے پاس ہیں تو دے دیں مجھے خود سے کرنی ہوتی تو کب کا نہ کر چکا ہوتا۔ تبریز نے سنجیدگی سے کہا جب کی وہ  
لڑکا اپنی جان بچاتا بھاگ چکا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

لکھی پڑھی جاہل جنزیشن۔ زویا ایک نفرت بھری نظر تبریز پہ ڈال کر اپنی گاڑی کی طرف آئی کیونکہ اُس کو عبیر آتی نظر آئی جب کی تبریز کے چہرے پہ طنزیہ سے بھرپور مسکراہٹ نے احاطہ کیا اوکے کل ملتے ہیں تبریز کا دوست اُس کے بغلگیر ہوتا بولا تو تبریز نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

وہ جیسے ہی اپنی بانیک پہ بیٹھا اُس کو ایک لڑکی چادر میں نظر آئی تبریز نے سر سری سا اُس کو دیکھا پر جب وہ گاڑی میں بیٹھ کر دروازہ بند کیا تو اُس کی آدھی چادر دروازے سے باہر پھس چکی تھی تبریز پہلے جانے کا سوچتا رہا پھر اپنی بانیک سے اترتا اُس گاڑی کی طرف آیا اُس سے پہلے ڈرائیور گاڑی سٹارٹ کرتا تبریز پیچھلی سیٹ کی طرف کے ونڈو کا شیشے کو نوک کیا۔

عبیر جو ابھی کالج سے آتی گاڑی میں بیٹھی تھی شیشہ ناک ہوا تو اُس نے ایک نظر زویا پہ ڈالی جس کا دھیان سیل فون پہ تھا عبیر نے شیشہ نیچے کیا تھا تو سامنے لڑکے کا چہرہ نظر آیا جس کے خوبصورت چہرے پہ اکتاہٹ بھرے تاثرات تھے اُس کو دیکھ کر عبیر چند پل کے لیے نگاہ ہٹانا جیسے بھول چکی تھی۔

اوپن داڈور۔ تبریز عبیر کے سامنے اپنا بھاری ہاتھ لہراتا سنجیدگی سے بولا جس سے عبیر جیسے خواب سے جاگی۔ جی۔ عبیر کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی تبھی پوچھ بیٹھی۔

اے سیڈ اوپن داڈور۔ تبریز نے اپنی بات دوبارہ سے کہی تو وہ کشمش میں مبتلا ہوئی اُس نے پاس بیٹھی زویا کو دیکھا جس کا دھیان ابھی اپنے سیل فون پہ تھا۔ عبیر اللہ کا نام لیتی دروازہ کو کھولا تو تبریز نے اُس کی چادر کا سہرا پکڑ کر اندر کیا۔

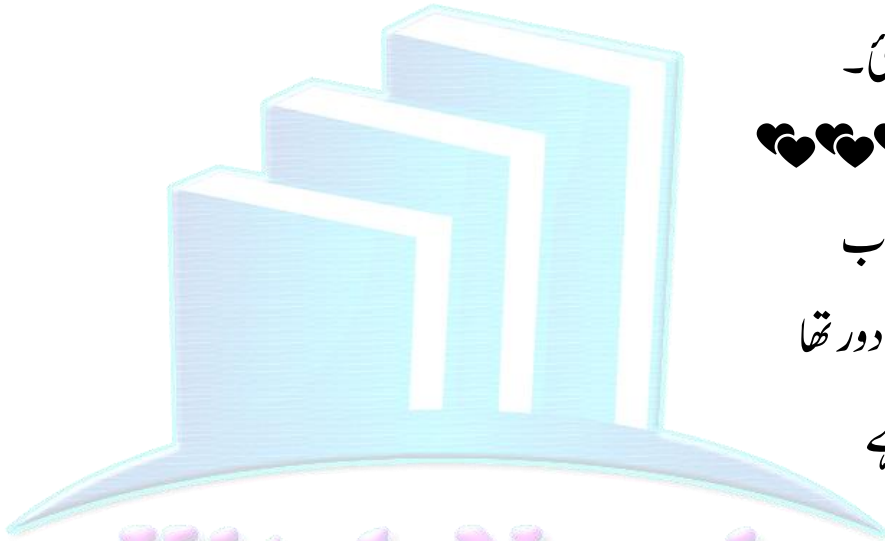
## Posted On Kitab Nagri

دوبارہ خیال سے بیٹھیے گا۔ تبریز اتنا کہتا اپنے راستے چل دیا زویا جو اپنے فون پہ ای میلز چیک کر رہی تھی جانی پہچانی آواز پہ سر اٹھایا تبریز پہ نظر پڑتے ہی اُس کو کچھ دیر پہلے والا واقع یاد آیا تو غصہ عود آیا۔ کیا کہہ رہا تھا۔ زویا نے تیز نظروں سے عبیر کو گھورا

کچھ نہیں بس میری چادر دروازے پہ اٹک گئی تھی وہی بتانے آیا تھا۔ عبیر نے آہستہ آواز میں کہا اگر چادر سنبھالنی آتی نہیں تو پہنتی کیوں ہو۔ زویا نے تبریز کا غصہ عبیر بے چاری پہ اُتارا اب کی عبیر بنا جواب دیئے اپنا چہرہ نیچے کر گئی۔



کل دیکھ کر چھپتے تھے اب دیکھتے ہیں چھپ کر وہ دور تھا بچپن کا یہ دور جوانی ہے



عماد کا دوست فیصل شریر نظروں سے اُس کو دیکھتا گانا گنگنا نے لگا عماد جس کی نظریں یونی کے گراؤنڈ میں اپنی دوستوں کے سے ہنستی مسکراتی معصومہ پہ تھی فیصل کی آواز پہ اپنی نظروں کا زاویہ بدلا ایسا کچھ نہیں فضول بولنے سے پرہیز کرو۔ عماد اپنا چشمہ ٹھیک کرتا بولا میں نے تو کچھ نہیں کہا میں تو بس گانا گارہا تھا تم جانے کیا سمجھ رہے ہو۔ فیصل کندھے اُچکا کر بولا عماد اُس کی چلا کی پہ تیج و تاب کھاتا رہ گیا۔

تمہارا ہر کام فضولیات میں سے ہیں اور کچھ نہیں۔ عماد نے گھور کر اُس سے کہا



## Posted On Kitab Nagri

بس یار کیا کرو اس بات سے کبھی غرور نہیں کیا۔ فیصل دانتوں کی نمائش کرتا بولا۔

ہماری لاسٹ کلاس نہیں ہوگی تو میں چلتا ہوں۔ عماد ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ وقت دیکھتا بولا

تمہاری مرضی ورنہ میرا موڈ آج آؤٹنگ کا تھا۔ فیصل نے اُس کو اٹھتا دیکھا تو کہا

معصومہ کو ڈراپ کر دوں گھر پھر ملتے ہیں۔ عماد کچھ سوچ کر بولا

اُس کو بھی لیں چلتے ہیں ایسا کرتے ہیں سارا گروپ اکٹھا چلتے ہیں مزا آئے گا۔ فیصل نے مشورہ دیتے کہا

میں معصومہ کو ڈراپ کر کے آتا ہوں۔ عماد اپنی بات پہ زور دیتا بولا تو فیصل بس اُس کو دیکھتا رہ گیا جو سرے سے

اُس کی بات کو نظر انداز کر گیا تھا۔

معصومہ چلو۔ عماد لڑکیوں کے جھرمٹ میں بیٹھی معصومہ سے بولا

ہینڈ سم کبھی ہم کو بھی مخاطب کر لیا کرو۔ اُن کی کلاس فیلو آسیہ نے کہا تو سب مسکراتی نظروں سے عماد کو دیکھنے

لگی جس کی نظریں معصومہ پہ تھی۔

تمہاری بہن تم سے بات کر رہی ہے جواب تو دو۔ معصومہ گراؤنڈ کی گھاس سے اُٹھ کر کھڑی ہوتی ہاتھ جھاڑ کر

عماد سے بولی

www.kitabnagri.com

ہمیں کوئی شوق نہیں اتنے ہینڈ سم بوائے کی بہن بننے کا۔ آسیہ کو معصومہ کی بات پسند نہیں آئی تو کہا

پر عماد کو بہت شوق ہے بہن بنانے کا۔ معصومہ نے دانتوں کی نمائش کرتی بولی عماد تاسف بھری نظروں سے

معصومہ کی چلتی زبان دیکھ رہا تھا۔

تم اب کیوں کھڑے ہو چلو یا اپنی بہنوں کو رکشا بندھن پہنانا ہے۔ معصومہ اُن کو جواب دیتی عماد کو گھور کر بولی۔

میں تو انتظار کر رہا ہوں کب تم اور میری بہنوں بناؤ گی۔ عماد طنز بولا

## Posted On Kitab Nagri

اتنی بہنوں کا کیا کرو گے اب چلو۔ معصومہ اُس کی مضبوط کلائی پکڑتی بولی تو عماد سر جھٹکتا اُس کے ساتھ چلنے لگا۔



ٹیسٹ پاس کرنے کی مبارک ہو اور یہ منہ میٹھا کرو۔ زویا اور عبیر گھر آئی تو سوہا عبیر کے منہ کے پاس گلاب جامن کرتی مسکرا کر بولی۔

شکریہ چچی جان۔ عبیر مسکرا کر بولی

تم بیٹھو اور آج اپنی پسند بتانا کیا کھاؤں گی کیونکہ اب تم نے اپنی صحت کا خیال رکھنا ہے میڈیکل اتنا آسان نہیں۔ سوہانے شرارت سے عبیر کو دیکھ کر بولی جس پہ عبیر ہنس پڑی

مشکل ہو یا آسان میری بیٹی کر دے گی اور تم یہاں بیٹھنے کے بجائے اپنے کمرے میں فریش ہونے کے لیے جاؤ۔ زویا سوہا سے کہتی عبیر سے بولی جس کا مسکراتا چہرہ بُجھ چکا تھا۔

اتنی سختی سے بات مت کیا کرو لڑکی ذات ہے تمہاری بیٹی ہے اُس کا ہی کچھ خیال کر لو ہماری ماں نے تو کبھی ہم سے ایسے بات نہ کی۔ عبیر کے جانے کے بعد سوہا زویا کو ٹوکتی بولی

لڑکی ذات ہے تبھی سختی سے پیش آتی ہوں تم کیا چاہتی ہو آزادی دے کر اُس کو معصومہ جیسا بناؤ۔ زویا نے طنزیہ کہا

میری بیٹی کے بارے میں کچھ غلط مت کہنا زویا ورنہ میں کوئی لحاظ نہیں کروں گی اور تمہاری معلومات کے لیے بتانا چاہوں گی ہم نے اپنی بیٹی کو آزادی نہیں اعتماد دیا ہے جو تم نے عبیر کو نہیں دیا تبھی ہر وقت ڈری سہی سی رہتی ہے اپنے گھر میں بھی کپڑے تک تمہاری پسند کے مطابق پہنتی ہے کیا کھانا ہے کیا پینا کب ہے کب پینا ہے سب کچھ وہ اب بائیس سال کی ہے کوئی پانچ یا سات سال کی نہیں زویا جو تم نے اُس پہ اتنی پابندیاں کی ہوئی

## Posted On Kitab Nagri

ہیں اُس کو تم نے خود سے دور کر دیا ہے ایک ماں کا فرض ہوتا ہے اپنی بیٹی کو یہ اعتماد دلانا کہ جب بھی اُس کو تنہائی محسوس ہو کوئی بات اگر وہ کسی سے کرنا چاہتی ہو پر کہہ نہیں پار ہی ہو تو اپنی ماں سے کہے یہ سوچ کر ڈرے نہیں میری ماں کیا کہے گی تب وہ ماں بیٹی کا رشتہ سائیڈ پہ کر کے یہ سوچے میں اپنی سہیلی سے اپنے دل کی بات کر رہی ہے اپنا ہر مسئلہ اپنی ہر بات اپنی ماں سے بنا جھجک کر کریں۔ سوہانے پہلے سخت پھر آرام سے زویا سے کہا۔ سوہا کی ساری بات پہ زویا خاموش نظروں سے اُس کو دیکھتی رہی پھر بنا کچھ کہے اٹھ کر چلی گئی سوہانے افسوس سے اُس کی پشت کو دیکھا

اسلام علیکم مسلمانوں۔ معصومہ عماد کے ساتھ آتی بلند آواز میں سلام کرنے لگی۔  
وعلیکم اسلام۔ سوہانے مسکرا کر جواب دیا۔

ارے عماد تم کہاں جا رہے ہو۔ زویا نے سیڑھیوں کے ریلنگ پہ ہاتھ رکھے عماد سے پوچھا جواب واپس جا رہا تھا۔  
فرینڈ کے ساتھ پلان ہے۔ عماد نے جواب دیا

اچھا پہلے بہن کو مبارکباد دو۔ زویا نے کہا  
عبیر آگئی کالج سے؟ عماد نے مسکرا کر پوچھا  
www.kitabnagri.com

ہاں اور اپنے کمرے میں ہیں۔ زویا جواب دیتی زینے عبور کر گئی۔

میں بھی ذرہ اپنی انوسینٹ ڈیزیز کزن کو مبارک دے آؤ۔ معصومہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

مبارک ہو آخر تمہارا خواب پورا ہونے جا رہا ہے۔ عماد نے مسکرا کر عبیر کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا

میری مبارک بھی قبول کر لوں آخر تم نے معرکہ مار لیا۔ معصومہ زور سے عبیر کو گلے لگاتی بولی

شکریہ اب نیکسٹ ماہ کلاس شروع ہیں اُس کے لیے نروس ہوں۔ عبیر نے کہا

## Posted On Kitab Nagri

تم قابل اسٹوڈنٹ ہو اس لیے پریشان مت ہوا کرو اگر کچھ سمجھ نہ آئے تو ڈیڈی یا تمہارا چشما ٹو بھائی ہے نہ ویسے تو تمہارے ابا حضور اور حاتم بھی ایک ڈاکٹر ہیں۔ معصومہ اُس کو کندھا مارتی شرارت سے گویا ہوئی جس عماد سر جھٹک کر مسکرا دیا

وہ تو ہے۔ عبیر مسکرا کر اُس کی بات سے اتفاق کرنے لگی۔

ویسے آج حماد کا بھی رزلٹ ڈے ہے۔ معصومہ کو اچانک یاد آیا

اے ون ہی آئے گا تمہاری طرح نالائق اسٹوڈنٹ نہیں وہ۔ عماد نے اُس کو چڑایا کوئی موقع ہاتھ سے ناجانے دے نہ۔ معصومہ نے گھورتے کہا

تم دونوں لڑنا تو بند کرو بچپن سے آپ دونوں کی لڑائی ختم ہونے کو نہیں آتی۔ عبیر نے مسکرا کر دونوں کو دیکھ کر کہا

وہ تو اب شاید میری شادی کے بعد ہو جب میں پیادیس چلی جاؤں تو۔ معصومہ نے ڈرمائی انداز میں کہا عماد کے

تاثرات معصومہ کی بات پہ یکدم بدلے تھے  
میں لیٹ ہو رہا تھا تو چلتا ہوں رات کو ملتے ہیں ڈنر پہ۔ عماد سنجیدگی سے کہتا کمرے سے باہر گیا۔



بھائی۔

تبریز سیر ھیوں کی طرف بڑھتا اپنے کمرے میں جانے کا ارادہ رکھتا تھا جب چودہ سالہ فرشتے کی آواز پہ پلٹا جو اپنے دونوں ہاتھ کمرے پہ ٹکائے اُس کو گھور رہی تھی تبریز پہلے تو نا سمجھی سے اُس کا انداز دیکھنے لگا پر کچھ یاد آتے اُس نے کان کی لو کھجائی

## Posted On Kitab Nagri

کل کا دن تمہارا آج میں سچ میں بھول گیا تھا۔ تبریز اُس کی طرف قدم بڑھاتا نرمی سے بولا  
ناٹ فیئر بھائی آپ نے پرومس کیا تھا آج کے دن ہم شاپنگ پہ جائے آپ مجھے میری پسند کے مطابق ہر چیز لیکر  
دے گے ہم ساتھ مووی دیکھے گے کوکنگ کریں گے خوب سارا انجوائے کریں گے پر آج آپ تو غائب تھے صبح  
سے۔ فرشتے اپنے چھوٹے ہاتھ ہلاتی تبریز کو یاد کروانے لگی۔

سوری نہ کل پکا جو تم کہوں گی ویسا ہو گا۔ تبریز اُس کے بالوں کی پونی کھینچتا بولا تو فرشتے کی نظر اُس کے زخمی ہاتھ  
پہ پڑی جس پہ تبریز نے رومال باندھا ہوا تھا  
یہ آپ میں سلمان خان کی روح کیوں گھس جاتی ہے۔ فرشتے تبریز کا ہاتھ تھامتی فکر مندی اور کچھ روعب سے  
بولی تو تبریز مسکرا دیا  
ہلکی چوٹ ہے۔ تبریز نے کہا

ہلکی یا گہری چوٹ چوٹ ہوتی ہے آپ رُکے میں فرسٹ ایڈ بوکس لاتی ہوں۔ فرشتے نے پریشانی سے کہا  
اُس کی ضرورت نہیں۔ تبریز نے انکار کیا  
آپ سے پوچھا نہیں چپ چاپ بیٹھے میں آتی ہوں۔ فرشتے نے روعب سے صوفے کی جانب اشارہ کیے کہا تو  
تبریز نے سیلینڈر کرنے والے انداز میں ہاتھوں کو اُپر کیا اور صوفے پہ براجمان ہوا فرشتے بھی مسکراتی فرسٹ  
ایڈ بوکس لینے کے لیے گئی تبریز اپنی زندگی میں اگر کسی سے نرمی سے بات کرتا تھا تو وہ تھی فرشتے جس کے  
سامنے وہ مختلف ہوتا تھا جس کے لاڈ اُٹھانے سے اُس کو سکون ملتا تھا فرشتے میں تبریز کی جان تھی بورڈنگ اسکول  
واپس آنے کے بعد وہ یہاں رہنا نہیں چاہتا تھا پر جب تین سالہ فرشتے کے نے اُس کو بھائی کر کے پکارا تھا تب  
تبریز نے اپنا فیصلہ بدل دیا تھا اپنی بہن فرشتے کے لیے۔



## Posted On Kitab Nagri

منابل کو جو لگتا تھا تبریز اُس کی اولاد سے سوتیلے بھائی جیسا سلوک کرے گا پر اب دونوں میں پیار دیکھتی اُس کو جتنی حیرانی ہوتی اُس سے دُگنی خوشی ہوتی کیونکہ فرشتے کے لیے تبریز سکے سے زیادہ عزیز تھا تبریز نے کبھی کوئی فرق نہیں کیا تھا جس سے اب منابل مطمئن تھی۔



واہ تم نے فرسٹ پوزیشن لی۔ سوہاماد کارزلٹ کارڈ دیکھتی خوش ہوتی بولی حماد گردن اکڑا کر بیٹھ گیا تھا تبھی وہاں عماد معصومہ عبیر والے بھی آگئے تھے۔

اتنے شوخ مت بنو۔ معصومہ اُس کے ساتھ بیٹھتی بولی

کیوں آپ کو اپنا رزلٹ کارڈ یاد آگیا تھا کیسے سی گریڈ لیا تھا۔ حماد حساب بے باک کیا امی دیکھ لیں بڑی بہن سے کیسے بات کر رہا ہے۔ معصومہ حماد کو گھورتی سوہا سے بولی۔

حماد تنگ مت کرو میری معصوم بیٹی کو۔ سوہا رزلٹ کارڈ عماد کو دیتی حماد سے بولی واقع آپو بہت معصوم ہے اُن کو تو یہ بھی نہیں پتا پاکستان کا نیشنل اینیمیل کون ہے۔ حماد عماد کے کندھے پہ سر رکھتا معصومہ کو چڑانے لگا عماد کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ آگئی تھی۔

پتا ہے مجھے تم میرے اُستاد مت بنو۔ معصومہ تیز آواز میں بولی

اچھا تو پھر بتائے نام۔ حماد چیلنج کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

بتاتی ہوں صبر کرو۔ معصومہ اپنے چہرے پہ سوہا کی نظریں محسوس کرتی ہڑبڑا کر بولی

## Posted On Kitab Nagri

جی جی ایک نام تو بتانا ہے اُس میں سوچنا کیا آپ بتادے ہم میں صبر کا سسٹم نہیں۔ حماد نے چھیڑنے والے انداز میں کہا

تمہیں خود نہیں پتا تبھی مجھ سے پوچھا پر اُستاد کے ساتھ اُستادگی نہیں چلے گی اس لیے میں نہیں بتانے والی۔ معصومہ نے مزے سے کہا عماد اُس کی چلا کی پہ عیش عیش کر اٹھا

آپ تو شادی کے بعد ہماری ناک کٹوا دے گی خیر میں آپ کو بتا دیتا ہوں مارخور جانور ہے۔ حماد نے افسوس سے کہا

پتا تھا مجھے میں بس تمہارا امتحان لیں رہی تھی۔ معصومہ اُٹھ کر جانے لگی۔

ویسے آپ کو مادری زبان کا تو پتا ہے نہ۔ حماد کی بات پہ معصومہ تب اُٹھی

جی پتا ہے اُردو ہے۔ معصومہ جھلا کر بولی

ارے واہ اتنی اہم معلومات تمہیں کہاں سے ملی۔ عماد کی کہی طنزیہ والی بات نے جلے پہ نمک کا کام کیا تھا تبھی

معصومہ دونوں پہ نظر ڈالتی واک آؤٹ کر گئی۔

آپونے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا۔ حماد کو معصومہ کا خاموشی سے جانا ہضم نہیں ہو رہا تھا

پتا نہیں۔ عماد نے کندھے اُچکائے

وہ ناراض ہو گئی ہے۔ عبیر نے آہستہ آواز میں کہا

آپو ناراض نہیں ہوتی۔ حماد نے اُس کی بات رد کی۔

کمرے میں آکر معصومہ نے زور سے دروازہ بند کیا

## Posted On Kitab Nagri

جانے کیا سمجھتا ہے خود کو اللہ نے تھوڑا دماغ کیا دے دیا جب دیکھو تب زلیل کرتا رہتا ہے اب نہیں کرنی میں نے اُس سے بات بد تمیز کہیں کا۔ معصومہ بیڈ پہ بیٹھتی پاؤں جھلاتی تصویر میں عماد کو سنانے لگی۔  
کزن ہوں اُس کی مگر نہیں ذرہ جو احساس ہو۔ معصومہ کے آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی جس کو اُس نے پیچھے دھکیلا۔

عماد تم نے ایم بی اے کیوں چنا میڈیکل چنتے تو عبیر کے ساتھ کالج جاتے۔ زویا عماد کے کمرے میں آتی بولی جو اپنے شوز کی لیس کھول رہا تھا

امی آپ ڈیڈ چچی یہ سب ہیں نہ اب عبیر بھی ہو جائے گی ویسے بھی میرا اور معصومہ کا انٹرسٹ ایم بی اے میں تھا۔ عماد نے نرمی سے کہا

اُس کا کسی شعبے میں انٹرسٹ نہیں یہ بس تمہارے آس پاس منڈلانے کے بہانے ہیں۔ زویا نفرت سے بولی عماد کے ہاتھ ایک پل کو ساکت ہوئے تھے۔

امی میرا ارادہ آپ کو ہرٹ کرنے کا نہیں مگر مجھے آپ کی نفرت سمجھ نہیں آتی خالہ سوہا سے آپ کو کیا پر خاش ہے جو آپ اُن کی اولاد سے بھی کھینچی کھینچی سی رہتی ہے وہ تو سویٹ سی ہے رہی بات معصومہ کی تو اُس کی سوچ ایسی بالکل نہیں آپ اُس کو غلط مت سمجھا کریں۔ عماد سنجیدگی سے بولی

تم اُس کی حمایت بول رہے ہو۔ زویا کو جیسے یقین نہیں ہوا

خالہ ذاد اور چچا ذاد ہے میری اگر حمایت میں بول دیا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ عماد شرٹ کے کف کھولتا بولا  
معصومہ سے دور رہا کرو۔ زویا نے سنجیدگی سے کہا

## Posted On Kitab Nagri

کتنی بری بات ہے امی سوری میں ایسا نہیں کر سکتا۔ عماد انکار کرتا بولا

عماد

امی آپ اور خالہ کے درمیان اگر کوئی مسئلہ ہے تو آپ دونوں مل کر اُس کو سوٹ آؤٹ کریں پر ہمیں بچ میں مت گھسیٹے۔ زویا کچھ کہنے والی تھی جب عماد اُس کو کندھوں سے تھامتازمی سے بولا تمہیں اپنی ماں غلط لگتی ہے۔ زویا کو بُری لگی عماد کی بات۔

آپ کا معصومہ کو غلط سمجھنا بُرا لگتا ہے۔ عماد نے صاف گوئی سے کہا اُس کو پسند نہ کرنے کی وجہ ہے اُس کا نان سیریس ہونا ہے۔ زویا نے وضاحت دی جس کو سن کر عماد مسکرایا امی وہ جو لوگ ظاہری طور پہ غیر سنجیدہ ہوتے ہیں وہ اندر سے اتنے ہی حساس ہوتے ہیں معصومہ بھلے عجیب حرکتیں کرتی ہے پر اُس کو پتا ہے کونسی بات کہاں کرنی ہے کب سنجیدہ ہونا ہے کس کے ساتھ ہونا ہے۔ عماد آہستہ آہستہ زویا سے بولنے لگا

مجھے جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا تم میرے ہاتھ سے نکل گئے جیسے سالوں پہلے زویا اتنا کہتی چُپ ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

سالوں پہلے کیا؟ عماد اُس کو خاموش دیکھ کر پوچھنے لگا کچھ نہیں ڈر کا وقت ہو رہا ہے نیچے آجانا۔ زویا اپنی بات کہہ کر چلی گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

ڈائینگ ہال میں اس وقت سب ڈنر پہ موجود تھے عماد معصومہ کو دیکھ رہا تھا جو ابھی اُس کو نظر انداز کیے ہوئی تھی وہ ہمیشہ اُس کے ساتھ والی چیئر پہ بیٹھا کرتی تھی بچپن سے جو چیز عماد لینے کی کرتا اُس سے پہلے معصومہ اچک لیتی پر آج ایسا پہلی بار ہوا تھا جو معصومہ اُس کے بجائے حماد کے ساتھ بیٹھی تھی۔

عبیر تمہاری ٹیسٹ کا مجھے پتا چلا مبارک ہو تمہارے بہت۔ عباد نے مسکرا کر عبیر سے کہا شکریہ بڑے ابو۔ عبیر مسکرا کر وہ عباد کو بڑے ابو کہا کرتی تھی چچا کے بجائے جس سے عباد کو بھی خوشی ہوتی۔ ڈیڈ میں نے منگل کے دن گھر میں فنکشن کرنے کا سوچا ہے۔ عباد نے حنان صاحب کو مخاطب کیے کہا جس پہ سب کی نظریں عباد پہ ٹک گئی عماد کی نظریں معصومہ پہ تھی جب کی معصومہ بڑے رغبت سے کھانا کھا رہی تھی جیسے پہلی مرتبہ ملا ہو۔

فنکشن کیوں؟ حنان صاحب نے جاننا چاہا

آپ لوگ بھول گئے ہیں کیا کچھ دنوں بعد عماد اور عبیر کی سالگرہ ہے دوسرا یہ کے عبیر کے ٹیسٹ پاس کرنے کی خوشی میں کتنا روس تھی وہ اب جب ماشا اللہ سے پاس کر لیا ہے تو سیلبریشن بنتی ہے۔ عباد نے مسکرا کر سب کو بتایا جس پہ عبیر کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی۔

یہ سب تمہیں سوچنا چاہیے تھا۔ زویا تیکھے لہجے میں عمار کے کان کے پاس بولی جس کو عمار نے نظر انداز کیا مجھے واقع بہت خوشی ہوئی جب ٹیسٹ پاس کرنے کا پتا چلا تو۔ عبیر نے چمکتے کہا

بیٹا تمہاری خالہ سے زیادہ نہیں ہوئی ہوگی وہ تو اینٹری ٹیسٹ پاس کرنے کا سن کر خوشی کے مارے بے ہوش ہی ہو گئی تھی۔ عباد سوہا کو چھیڑنے والے انداز میں بولا سب کے سامنے عباد کی بات سن کر سوہانے اُس کو گھورا جو آج بھی اُس بات پہ مذاق اڑایا کرتا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

صغریٰ بیگم کو جب کی زبردست قسم کا غوطہ لگا تھا

عباد بُری بات کیوں تنگ کرتے ہو میری بیٹی کو۔ صغریٰ بیگم نے مصنوعی غصے سے کہا

ان کی عادت ہے چچی جان جب تک مجھ سے لڑتے نہیں کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ سوہامنہ کے زاویے بگاڑ کر بولی۔ شروع ہو گیا ان کا میلو ڈرامہ۔ زویانا گواری سے بولی جو اس بار عمار کے ساتھ پاس بیٹھے حماد نے بھی سن لیا تھا اُس نے معصومہ کے کان میں سرگوشی کی جواب میں معصومہ نے بھی کی عماد حیرت سے اُن کی کاروائی ملاحظہ فرما رہا تھا۔

خالہ عرف چچی جان کبھی آپ بھی اس میلو ڈرامے میں شامل ہو جایا کریں۔ حماد نے کہا تو زویانا نے تیکھے چتون سے اُس کو گھورا جواب میں حماد نے دانتوں کی نمائش کرنا لازمی سمجھا آخر کو معصومہ کا بھائی تھا۔ میں نے غلط کیا کہا کیا تم بے ہوش نہیں ہو گئی تھی۔ عباد نے معصومہ شکل بنائی جس کو دیکھ کر سوہانہ لا حول پڑھا معصومہ پانی کا گلاس تو پاس کرنا۔ عماد کو مزید معصومہ کی خاموشی برداشت نہیں ہوئی تو کہا جس پہ معصومہ کے بجائے حماد نے گلاس پاس کیا ساتھ میں آہستہ سرگوشی بھی کی۔ بھیفو فلحال آپو کا میٹر گرم ہے اُس سے ایسی چیزیں لینے سے گریز کریں ایسا نہ ہو ہاتھ میں دینے کے بجائے سر پہ مار دے۔ حماد کی بات پہ عماد نے اُس کو گھورا

تمہارے ہمارے معاملے میں مت بولوں۔ عماد نے وارن کیا

میں تو بولوں گا آخر کو اس معاملے میں میری اکلوتی بہن ہے۔ حماد نے ناک چڑھائے بولا

دونوں ایک سے بڑھ کر ہیں۔ عماد بڑبڑایا

## Posted On Kitab Nagri

عمار تم لسٹ تیار کر لینے جس کو بلوانا ہے تمہاری طرف زویا تم بھی جب کی میں اور سوہا ایک ساتھ بنادے گے۔  
عباد نے پہلے عمار پھر زویا سے کہا

جی بھائی۔ عمار نے مسکرا کر کہا جب کی زویا نے محض سر ہلایا

ڈیڈی میں نے بھی اپنے دوستوں کو انوائٹ کرنا ہے آخر کو میرا بھائی نے بھی میٹرک کی رزلٹ میں اے ون گریڈ لیا ہے۔ معصومہ نے جھٹ سے کہا

جی میرا بچہ جس کو چاہو بلا لو منع تھوڑی ہے۔ عباد نے مسکرا کر جواب دیا۔

اففف پھر تو میری لسٹ سب سے زیادہ لمبی ہونی ہے۔ معصومہ خوش ہوتی بولی

اُس لسٹ میں میرے فرینڈز کو بھی ایڈ کر لیجئے گا۔ حماد نے میسنی شکل بنائے کہا

کر لوں گی فقیروں جیسی شکل تو مت بناؤ۔ معصومہ نے گھورتے کہا

عبیر تم بھی بنالینا۔ عباد نے مسکرا کر عبیر سے کہا جس کی نظر بے ساختہ زویا پہ پڑی تھی کیونکہ زویا نے کبھی اُس کو

زیادہ دوستیں بنانے نہیں دی تھی اُس کی بس ایک دوست تھی شائلہ جو اب دوسرے شہر شفٹ ہو گئی تھی جس

سے دونوں کا رابطہ فون تک محدود ہو گیا تھا اُس کے چہرے پہ چھائی مایوسی سوہا اور معصومہ نے بغور دیکھی تھی۔

میرے فرینڈز اور عبیر کے ایک ہی ہیں اس لیے میری لسٹ ہم تینوں کی ہوگی۔ معصومہ نے پر جوش ہو کر کہا

اُس کی ضرورت نہیں عبیر خود کر لیں گی۔ زویا خاموش نہیں رہ پائی۔

بچوں کا معاملہ ہے خود دیکھ لیں گے تم میرے لیے چائے لیکر آؤ۔ عمار تنبیہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

جس پہ زویا بنا کسی پہ نظر ڈالیں اُٹھ کر چلی گئی۔

اففف میں تو سلا دلانا بھول گئی۔ سوہا سر پہ ہاتھ مار کر بولی

# Posted On Kitab Nagri

آپ بیٹھے میں لاتی ہوں۔ معصومہ منہ میں ایک ہاتھ سے نوالہ ڈالتی دوسرے ہاتھ سے سوہا کو بیٹھنے کا بولنے لگی۔ ہمیشہ توڑنا نہیں جوڑنا سیکھیں کیونکہ توڑنے والوں کی حویلیاں بھی ویران رہ جاتی ہے اور جوڑنے والوں کی قبریں بھی آباد رہتی ہیں۔ معصومہ سلاد کی پلیٹ اٹھاتی ساتھ میں بولنے لگی ملازماؤ کے سامنے معصومہ کی بات پہ زویا کو غصہ آیا تبھی اُس کی طرف پلٹی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp\_0335 7500595

٢

## Posted On Kitab Nagri

ایسا میں نہیں بانو قدوسیہ کہتی تھی اور مجھے میری کیوٹ امی نے بچپن سے سیکھایا ہے کیسے رشتوں کو جوڑنا چاہیے تبھی ایسی باتیں بتاتی تھی بچپن میں پریوں کی کہانیوں کے بجائے مجھے سبق آموز کہانیاں سنائی تھی تاکہ بڑی ہو کر مجھے پرنس اور پرنسز کی یاد نہیں بلکہ وہ باتیں یاد آئے جس کو یاد کیے میں کبھی کہیں موڑ پہ بھٹک نہ جاؤں۔ معصومہ زویا کو اپنی طرف آتا دیکھا تو پہلے شرارت پھر سنجیدگی سے کہہ کچن سے باہر چلی گئی۔

جیسی ماں ویسی اولاد۔ زویا نخوت سے بڑ بڑائی

معصومہ اُس کی بڑ بڑاہٹ سن لی تھی تبھی رُکی اور اُس کی طرف آ کر بولی واقع جیسی ماں ہوتی ہے اولاد بھی ویسی ہوتی ہے پر شکر آپ کی اولاد آپ پہ نہیں گئی ورنہ یہ پر سکون گھر تو مچھی مار کیٹ بن جاتا اور اگلی بار کچھ اور آہستہ آواز میں بڑ بڑائیے گا کیونکہ میرے کان خر خوش سے میل کھاتے ہیں۔ معصومہ ڈرامائی انداز میں بولتی لبوں کو دانتوں میں دبائے رُکی نہیں تھی زویا کی آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ معصومہ کو جلا کر بھسم کر ڈالتی



آپ نے بہت اچھا سوچا عبیر کو دیکھا کتنی خوش ہو گئی تھی آپ کی بات پہ۔ عباد سونے کے لیے لیٹنے لگا تو سوہانے مسکرا کر کہا

ہم میں نے دیکھا اُس کا دل کرتا ہے پر وہ اپنی بات شیر نہیں کرتی زویا نے اُس کو دبا کر رکھا ہے عمار نے بھی دھیان نہیں دیا عمار تو لڑکا تھا پر عبیر کو خاص توجہ دینی چاہیے تھی۔ عباد سنجیدگی سے بولا بس ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ سوہانے کندھے اُچکائے۔

## Posted On Kitab Nagri

معصومہ سے کہنا وہ بھی کچھ پڑھائی کو سیریس لیں ماشا اللہ سے حماد بھی فوکس کرتا ہے شرارت اپنی جگہ پر تعلیمی رکارڈ اچھا ہے اُس کا۔ عباد کو معصومہ کا خیال آیا تو کہا

میری معصومہ اور کتنا دماغ لگائے جتنا اُس کے پاس ہے اتنا لگاتی ہے رہی بات حماد کی تھی آپ ہی تو کہتے ہیں نام انسان کی شخصیت پہ اثر کرتا ہے تو آپ نے حماد کا نام اپنے نام سے میچ رکھا تبھی آپ پہ گیا ہے۔ سوہانے منہ بسور کر کہا

اچھا رہنے دو سو جاؤ میں خود بات کر لوں گا۔ عباد اپنی طرف کی لائیٹ آف کرتا بولا۔

معصومہ پاپ کارن کھاتی ساتھ میں ڈرامہ دیکھ رہی تھی جب دروازے پہ ناک ہوا اُس نے وقت دیکھا تو رات کے گیارہ ہو رہے تھے۔

اس وقت کون ہو گا۔ معصومہ بڑبڑاتی دروازے کے پاس آئی دروازہ کھولا تو سامنے عماد کو دیکھ کر منہ بنایا

کیا ہے۔ پھاڑ کھانے والا انداز

تم ناراض ہو۔ عماد اُس کی جانب دیکھ کر بولا جو نائٹ ڈریس میں ملبوس تھی

ہوں تو۔ معصومہ نے کہا

تو ناراضگی ختم کر لوں۔ عماد نے مسکرا کر کہا

پھر مجھے کیا ملے گا۔ معصومہ اپنے مطلب کی بات پہ آئی۔

جو تم کہوں گی۔ عماد نے جھٹ سے کہا

واقع۔ معصومہ پر جوش آواز میں بولی



## Posted On Kitab Nagri

ہاں۔ عماد اُس کا چمکتا چہرہ دیکھ کر مسکرایا

اچھا کل جو ہمیں اسائنمنٹ ملا تھا وہ مجھے بنا کر دینا پھر ہم یونی کے بعد لانگ ڈرائیو پہ چلے گئے اُس کے بعد شاپنگ کرنے ٹھیک ہے۔ معصومہ ایک کے بعد ایک فرمائش کیے بولی عماد کی نرمی پل بھر میں اُڑن چھو ہوئی اتنا بھی میں نے کچھ نہیں کیا جو تم نے فرمائشوں کا پٹارہ کھول دیا ہے۔ عماد نے گھورا ہے تو کیا ناراض تو میں ہوں نہ میں معصومہ عباد ہوں کوئی عام نہیں اس لیے تمہیں میری ہر بات ماننی ہوگی۔ معصومہ روعب سے بولی۔

اوکے فائن۔ عماد نے جان چھڑائی جب کی معصومہ خوش ہو گئی



عبیر کا آج کالج میں پہلا دن تھا وہ بُری طرح سے کنفیوز تھی ابھی وہ اپنے ڈپارٹمنٹ میں جاتی جب لڑکوں کا ایک گروپ اُس کے سامنے آیا عبیر نے سبھی نظروں سے اُن کو دیکھ کر پھر آس پاس دیکھا جہاں ہر کوئی خود میں مگن تھا عبیر نے اپنی پہنی ہوئی چادر پہ گرفت مضبوط کی اور سائیڈ سے گزرنے لگا چاہا جب وہ پھر سے اُس کے سامنے آکھرے ہوئے۔

ہیلو میں شجاع آپ کا سینئر ہوں جو نیئر۔ ایک لڑکا اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھائے شرارت بھرے لہجے میں بولا مجھے کیوں بتا رہے ہیں آپ۔ عبیر نے ہمت کر کے پوچھا

کیونکہ جو نیئر کو سینئر سے بنا کر رکھنی چاہیے آخر کو انہوں نے ہی کام آنا ہے دوسرے نے جواب دے کر اپنے قدم اُس کی طرف بڑھائے عبیر اُلٹے قدم لیتی پیچھے کی طرف جانے لگی

## Posted On Kitab Nagri

دیکھے آپ مجھے تنگ مت کرے ورنہ

عبیر اتنا کہتی چپ ہو گئی کیونکہ اُس کی اتنی سی بات پہ اُن لوگوں کا قہقہہ گونج اُٹھا تھا

مس ڈبو آپ کو نہیں پتا کالج میں نیو کمر کی رینگ کی جاتی ہے۔ شجاع نے مصنوعی حیرت سے پوچھا

عبیر جو اپنے قدم پیچھے کی طور لیں رہی تھی اپنی پشت کسی پہ لگتی محسوس ہوئی تو سٹیٹا کر سائیڈ پہ ہو کر دیکھا جہاں

اسکائے کلر کی شرٹ کے کف بازوؤں تک فولڈ کیے بالوں کو پف کی اسٹائل سے سیٹ کیے کھڑا شخص لڑکوں کو

وارن کرتی نظروں سے دیکھ رہا تھا عبیر نے لڑکے کو دیکھا تو اُس کو کل والا واقع یاد آیا جس پہ اُن غور سے اُس

لڑکے کو دیکھا جس کے چہرے کی گوری رنگت پہ سرخی چھائی ہوئی تھی۔

اپنے ڈپارٹمنٹ میں جاؤ اگر میرا ایکسہ نکال دیا ہو تو۔ تبریز ان لڑکوں کے جانے کے بعد عبیر کی طرف آکر

طرز یہ لہجے میں بولا عبیر کو اپنی حرکت پہ شرمندگی محسوس ہوئی

میں بھول گئی ہو۔ عبیر نے منمننا کر بتایا تبریز جو سیٹی کی دُھن بجاتا جا رہا تھا اُس کی آواز پہ پلٹ کر اُس کو دیکھا جو

کالی چادر میں چھپی نظریں جھکائے کھڑی ہوئی تھی۔

اپنا ڈپارٹمنٹ یا اُس کا نام؟ تبریز نے پوچھا

www.kitabnagri.com

نام کیسے بھول سکتی ہوں وہ یاد ہے بس کالج بڑا ہے تو ڈپارٹمنٹ کا راستہ بھول چکی ہوں۔ عبیر نے جلدی سے بتایا

بڑی بات ہے اپنا ڈپارٹمنٹ نہیں اُس کا نام تو یاد ہے۔ تبریز بڑبڑایا۔

آؤ میں لیں چلتا ہوں۔ تبریز نے آفر کی

آپ بس بتادے چلی میں خود جاؤں گی۔ عبیر نے کہا

## Posted On Kitab Nagri

راستے میں پھر کوئی مل جائے گا اور پھر تم راستہ بھول جاؤں گی پھر ہر بار میں تو نہیں ملوں گا ایسا نہ ہو کے اس بار اپنے گھر اور خود کا نام ہی نہ بھول جاؤ۔ تبریز کی بات پہ عبیر خفت کا شکار ہوئی تبھی بناچوں چراں کیے اُس کے ہمقدم ہوئی۔

تمہیں دیکھ کر ایسا نہیں لگتا میڈیکل کی اسٹوڈنٹ ہوں بلکہ یہ فیل ہو رہا ہے جیسے تم اسلامی درس یا میلاد پہ آئی ہو۔ تبریز اُس کے ساتھ چلتا اُس کی پہنی ہوئی چادر پہ چوٹ کیے بولا

ضروری تو نہیں انسان بس میلاد یا اسلامی درس پہ چادر لیں۔ عبیر کو تبریز کی بات بُری لگی تبھی کہا ہو یا نہ ہو مجھے کیا۔ تبریز نے شانے اُچکائے پھر رک گیا تو عبیر نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا آگیا تمہارا ڈپارٹمنٹ۔ تبریز جواب دے کر چلا گیا عبیر کی نظروں نے دور تک اُس کی پشت کو دیکھا پھر سر جھٹک کر کلاس کی جانب آئی۔

تمہیں تبریز چھوڑ کر گیا ہے۔ عبیر جیسے ہی کلاس میں داخل ہوئی دو لڑکیاں اُس کے دائیں بائیں کھڑی ہوتی متحسّس ہوتی پوچھنے لگی۔

کون تبریز۔ عبیر نا سمجھی سے اُن انجان لڑکیوں دیکھ کر پوچھنے لگی۔  
ارے وہی اسکالے شرٹ سیکس پیک مضبوط بازوؤں سُسرتی جسم والا۔ لڑکی نے آنکھ وٹک کیے کہا تو عبیر بے چاری خوا مخواہ سرخ ہو گئی لڑکی کا لہجہ اتنا بے باک اور تفصیلی جو تھا۔

جی انہوں نے میری مدد کی۔ عبیر نے آہستہ آواہ میں بتایا  
ل کی ہو ورنہ ہمیں تو دیکھتا تک نہیں امیر باپ کا بگڑا اور خوبصورت نواب زادہ ہے۔ لڑکی نے جیسے افسوس کیا عبیر کو لگا جیسے وہ میڈیکل پڑھنے نہیں تبریز نامی شخص کے بارے میں جاننے آئی ہو۔

## Posted On Kitab Nagri

وہ اچھے انسان تھے۔ عبیر حمایت بولی

تمہاری مدد جو کی ورنہ بہت منہ پھٹ قسم کا بندہ ہے ہے تو سینئر ہمارے کالج کا پر لڑائی کرنا اُس کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ دوسری لڑکی نے ٹکڑا دیا اب جو اُس نے کہا عبیر متفق ہوئی



ماشاء اللہ اس بار آپ نے اچھی کارکردگی دی ہے کلاس میں۔ بزنس ڈپارٹمنٹ کی ٹیچر نے معصومہ کے اسائنمنٹ پہ فل مارکس دے کر کہا

شکریہ۔ معصومہ باچھیں پھیلائے بولی

وجہ پہلے تو آپ نے اتنا سیریس نہیں لیا تھا پڑھائی کو پھر؟ ڈپارٹمنٹ کی ٹیچر واقع ایمپریس ہوئی تھی معصومہ کا اسائنمنٹ دیکھ کر جو عماد نے بنا کر معصومہ کو دیا تھا معصومہ کو تو یہ بھی نہیں تھا پتا پہلی پیرا گراف میں لکھا کیا ہے اور کس بارے میں ہے کیونکہ اُس نے کھولنا تک گوارہ نہیں کیا تھا۔

جی بس اللہ کا کرم ہے میں کیا اپنی تعریف کروں اللہ نے مجھے اتنے شاندار دماغ سے نوازا ہے بس میں نے پہچانا نہیں۔ معصومہ نے بات کی شروعات تقریر سے کرنا چاہی عماد تو اُس کے سفید جھوٹ پہ دل ہی دل میں داد دیئے بنانہ رہ سکا جو اُس کی رات جگے محنت کو اپنے شاندار دماغ کا نام دے رہی تھی۔

جی پھر کیسے پہچانا۔ ٹیچر مطلب کی بات پہ آنا چاہی

جی بتاتی ہوں تھوڑا صبر کریں۔ معصومہ نے اپنی بات شروع کی۔

اصل میں میری جو امی ہے وہ جب میری عمر کی تھی تو پڑھائی سے سخت الرجک تھی اور میرے جو ڈیڈی ہے وہ بہت سیریس تھے پڑھائی کے معاملے وہ چاہتے تھے میری امی بھی لیس اور وہ میڈیکل کریں پر میری ماں کے

## Posted On Kitab Nagri

لیے یہ سب بہت کھٹن تھا۔ معصومہ نے بڑی سنجیدہ شکل بنانے بتایا۔ ٹیچر نے اُس وقت کو کو صاحب معصومہ سے سوال کرنے کا سوچا کلاس کے باقی اسٹوڈنٹس چہرہ جھکا کر اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے لگے عماد کو بس یہ ڈر تھا کہ وہ سارا کچھ نہ بتادے۔

پر میرے ڈیڈی بھی اپنے نام کے ایک تھے ارادوں کے مضبوط انہوں نے میری امی کو منہ دیکھائی میں میڈیکل کالج کا فارم دیا بطور گفٹ کے طور پہ دیا جب مجھے یہ بات پتا چلی میں بہت حیران ہوئی مطلب بندہ منہ دیکھائی میں کوئی گولڈن کی چیز یا رومانٹک سا کوئی گفٹ دیتا ہے تبھی میں نے خود سے عزم کر لیا تھا میں اپنی اسٹڈی پہ فوکس کروں گی اگر نہیں کروں گی تو کل کو میرا شوہر بھی کسی کالج کا فارم ہاتھ میں پکڑائے گا۔ معصومہ بات کے احتتام پہ کون کو ہاتھ لگانے لگی جہاں ٹیچر کی آنکھوں میں ستار کے بجائے تاسف آیا تھا وہی پوری کلاس میں قہقہہ کی آوازیں گونج اُٹھی تھی عماد نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔

بات کرنے وقت یہ دیکھ لیا کریں کیا کہہ رہی ہیں اور کس سے کر رہی ہیں۔ ٹیچر نے خشمگین لہجے میں کہا تو معصومہ نے منہ بسورہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ذرا جو بات کرنے کا سلیقہ ہو جو آتا ہے بس بولتی چلی جاتی ہوں یہ تک نہیں سوچتی لوگ کیا سوچے گے بس جو منہ میں آتا ہے بنا بریک بولتی چلی جاتی ہو۔ عماد کلاس ختم ہونے کے بعد معصومہ کو سنانے میں مگن تھا جو کان لپیٹے اُس کے ساتھ چل رہی تھی۔

پہلے شاپنگ مال چلتے ہیں اُس کے بعد لونگ ڈرائیون پہ۔ معصومہ گاڑی میں بیٹھتی عماد سے بولی جو اُس کی بات پہ تپ اٹھا تھا میں نے بھی کچھ کہا تھا وہ تو سنا نہیں تم نے۔ عماد نے اُس کو گھورا۔



## Posted On Kitab Nagri

تو کیا غلط کہا بس اپنے خیالات بتائے تمہیں تو موقع چاہیے ہوتا ہے مجھے باتیں سنانے کا۔ معصومہ گاڑی کا ڈور لاک کرتی بولی

کام ہی ایسے ہوتے ہیں تمہارے بندہ سنائے بنانہ رہ پائے۔ عماد انگنیشن میں چابی گھماتا بولا پر معصومہ نے نظر انداز کرنا لازمی سمجھا۔



عبیر کی کلاس ختم ہو گئی تھی باہر اُس کو لینے ڈرائیور بھی آگیا تھا پر ستم یہ تھا کہ وہ کالج سے باہر جانے کا راستہ بھول گئی تھی اُس کو یاد نہیں آ رہا تھا کس طرف جانا ہے کس طرف گیٹ ہو گا کسی سے پوچھ کر وہ اپنا مذاق نہیں بنوانا چاہتی تھی تبھی سیڑھیوں کے پاس بیٹھ کر بار بار اپنی آنکھوں میں اُترتی نمی کو پیچھے دھکیلنے کی کوششوں میں تھی۔

تمہارا آج یہاں کا اسٹے ہے کیا؟ تبریز جو فرشتے کی کال پہ جلدی سے باہر جا رہا تھا سیڑھیوں کے عبیر کو دیکھا تو رک کر پوچھنے لگا چادر دیکھ کر وہ پہچان گیا تھا تبھی جانا چاہا عبیر نے نظریں اٹھا اُس شاندار شخص کو دیکھا پر اس بار اُس کو بتا کر اپنا مذاق نہیں اڑانا چاہتی تھی تبھی خاموش رہی۔

www.kitabnagri.com

کیا ہوا مجھے بتاؤ۔ تبریز نے نرمی سے اس بار پوچھا

وہ میں باہر جانے کا راستہ بھول چکی ہوں۔ عبیر کا اتنا کہنا تھا تبریز کا جاندار قہقہہ فضا میں گونجا عبیر کی آنکھیں لبالب آنسو سے بھر گئی تھی جس کو دیکھ کر تبریز نے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا۔

کیا چیز ہو یا رتم اتنی بھلکر ہو تو اینٹری ٹیسٹ کیسا یاد کیا پاس کیسے ہو گئی ہے تمہارے یہ پانچ سال کیسے گزرے گے۔ تبریز کو واقعہ تعجب ہوا تھا وہ اس بات بھول چکا تھا اُس کو کہی جانا بھی تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

کالج اتنا بڑا ہے (سوں) ایک جیسے راستے (سوں) ہیں نیو بندہ کنفیوز ہو جاتا ہے (سوں)۔ اس میں میرا کیا قصور۔  
عبیر اپنی آنکھیں صاف کرتی سوں سوں کرتی بتانے لگی تبریز ٹھوڑی پہ ہاتھ ڈکاتا دلچسپ نظروں سے اُس کو  
دیکھنے لگا۔

واقع تم بے قصور ہو قصور وار تو کالج تعمیر کرنے والے ہیں ان کو چاہیے تھا ہر ایک دیوار پہ لکھتے کے یہ راستہ کہاں  
جاتا ہے اور کہاں نہیں۔ تبریز نے بڑی سنجیدگی سے کہا

اور نہیں تو۔ عبیر بنا اُس کے لفظوں پہ غور کیے بولی تبریز کے چہرے پہ پھر سے مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔

چلیں میں چھوڑ دیتا ہوں باہر تک پر آپ اس باریاد کر لیں۔ تبریز کھڑا ہوتا ہوا بولا

شکریہ آپ کا۔ عبیر کی انکی سانس بحال ہوئی



عماد اور معصومہ شاپنگ مال آچکے تھے معصومہ باری باری سب ڈریسز چیک کر رہی تھی پر اُس کو کوئی خاص پسند  
نہیں آ رہا تھا جب کی عماد اُس کے پیچھے چل رہا تھا۔

عماد یہ کیسا ہے۔ معصومہ نے پنک کلر کا شارٹ سیلو لیس فراق اپنے ساتھ لگائے عماد سے پوچھا

بے کار۔ عماد نے بنا بازوں کے فراق دیکھا تو ناگواری سے کہا معصومہ نے ناک چڑھائی

اتنا اچھا تو ہے یہ دیکھو کام اتنا نفیس اور خوبصورت سا ہے۔ معصومہ نے منہ بنا کر کہا

وہ ڈریسز لو جو پورے ہو ایسے سیلو لیس ڈریسز کی اجازت میں نہیں دوں گا۔ عماد نے صاف لفظوں میں باور  
کروایا۔

اپنی بیوی کو تو گھر میں بھی عبا یا پہنانا ہے تمہیں۔ معصومہ ڈریس واپس جگہ پہ رکھتی بولی

## Posted On Kitab Nagri

عماد میری مدد کرو نہ کونسا ڈریس لوں فنکشن کے لحاظ سے۔ معصومہ کو کافی دیر تک کچھ سمجھ نہیں آیا تو عماد کا ہاتھ تھام کر بولی

میم پارٹی ڈریس اس کلیکشن میں موجود ہے لیٹسٹ۔ عماد کے کہنے سے پہلے سیلن گرل اس کی بات سن کر بولی۔ پہلے بتانا تھا کس حساب سے لینا ہے خوا مخواہ اتنا خوار کروایا۔ عماد اس کو گھور کر کہہ کر دوسری سمت لیں جانے لگا عماد کے ساتھ چلتے چلتے معصومہ کی نظر میل شاپ پہ ایک شرٹ پہ اٹک گئی جو نیلے رنگ کی تھی معصومہ کو وہ عماد کے لیے پسند آئی عماد کو سا لگرہ پہ دینے کا سوچتی اس نے اپنا ہاتھ عماد کے ہاتھ سے نکالا۔

کیا ہوا۔ عماد نے سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھا

تم میرے لیے کوئی پارٹی ڈریس پسند کرو تب تک میں ایک کام کر کے آتی ہوں۔ معصومہ نے بتایا

تم کہاں جا رہی ہوں ابھی یہی رہو میری پسند کیا پتا تمہیں اچھی نہ لگے۔ عماد نے سنجیدگی سے کہا

آجائے گی تم لو نہ بھی آئی تو چینج کروادے گے۔ معصومہ نے عجلت سے کہا اس کو ابھی شرٹ لینے کی بے چینی

تھی اس لیے میل شاپ کی طرف آئی اس نے جیسے ہی شرٹ پہ اپنا ہاتھ رکھا تھا اسی وقت کسی اور نے بھی رکھا

معصومہ کی نظر پہلے سفید رنگت والے ہاتھ کو دیکھا جس کی رگیں صاف نمایاں تھی جس سے ہاتھ کافی

خوبصورت لگ رہا تھا پھر نظریں بازوؤں پڑتے اس کے چہرے پہ پڑی جو اپنی نیلی آنکھوں سے اس کو گھور رہا تھا۔

کیا مسٹر کچا چبا جانے ہے کیا چھوڑو شرٹ کو۔ معصومہ نے ڈبل گھوری سے نوازتے شرٹ کو اپنی طرف کر کے کہا

مس اے ٹو ذی آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے یہ میل شرٹ ہے آپ گرلز شاپ پہ جائے۔ تبریز نے

بامشکل اپنے لہجے کو نارمل کیے کہا

## Posted On Kitab Nagri

پتا ہے تمہیں سے نہیں پوچھا میں نے اور ساری شاپ چھوڑ کر تمہیں یہی شرٹ نظر آئی کیا یہ فی ٹرک ہے خوبصورت لڑکی سے بات کرنے کا بہانا تلاش کرنے کی۔ معصومہ جیسے ساری بات کی تہہ تک پہنچ کر اب مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی تبریز آبرو اُپر کر کے اُس کو دیکھنے لگا جیسے معصومہ نے اُس کو کوئی جوک سنایا ہو۔

محترمہ اتنا خوشفہم ہونا بھی اچھی بات نہیں کبھی فرصت سے آئینے میں اپنی شکل دیکھنا کسی چڑیل سے مشابہت رکھتی ہے۔ تبریز نے حساب بے باک کیا  
تمہیز سے خود کیا ہو تم زکوٰۃ جن مونسٹر اور جو بھی ہے ہوتے سب ہو تم۔ اپنے لیے چڑیل کا نام کر معصومہ کے سر پہ لگی تلوو پہ بجھی

مجھے تمہارے منہ نہیں لگنا چپ چاپ ہاتھ ہٹاؤ شرٹ سے۔ تبریز نے وارن کرتی نظروں سے اُس کو گھور کر کہا  
تم جیسے مگر مجھ کے منہ لگنا چاہتا کون ہے اور یہ شرٹ پہلے میں نے دیکھی تھی ہاتھ بھی میں نے ڈالا تھا اس لیے یہ  
اب میری۔ معصومہ نے دونوں ہاتھ شرٹ پہ جمائے  
عماد ہاتھ میں شاپنگ بیگ لاتا حیرت سے معصومہ کو کسی لڑکے سے لڑتا دیکھنے لگا۔

کیا ہو رہا ہے یہاں اور تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ عماد دونوں کے پاس آتا معصومہ کو مخاطب کرنے لگا  
میں نے یہ شرٹ پسند کی تھی تمہارے لیے اب یہ ندیدوں کی طرح شرٹ مجھ سے لینا چاہتا ہے پر میں نہیں دوں  
گی۔ معصومہ تبریز کو گھورتی عماد کو جواب دینے لگی۔

لسن مس پٹاخہ اپنی لینگو تاج پہ دھیان دو۔ تبریز مٹھیاں بھینچ کر بولا  
نہیں کرتی میں دھیان تم اپنا راستہ نا پو۔ معصومہ لا پرواہی سے بولی

## Posted On Kitab Nagri

دیکھتا ہوں کیسے لیتی ہو تم شرٹ اب تو میں اس کو لیکر رہوں گا۔ تبریز نے چیلنج کیا  
کیا ایک شرٹ کے لیے لڑ رہے ہو چھوڑو اس کو ہم دوسری لینگے۔ عمار کوفت سے بولا  
نہیں نوئیو ر ایور یہ تو مطلب یہ۔ معصومہ بضد ہوئی۔

مجھے نہیں چاہیے یہ شرٹ۔ عماد نے تنبیہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا۔

کہا نہ یہ تو مطلب یہ دیکھتی ہوں کس ماں کا لال مجھے یہ شرٹ لینے سے روکتا ہے۔ معصومہ کی بات پہ تبریز کا ضبط  
ٹوٹا تھا اُس کا ہاتھ بے اختیار معصومہ کی طرف اٹھنے لگا تھا جس کو عماد نے بنا دیکھے بیچ میں روک لیا تھا معصومہ پہلے  
حیرت پھر گہری مسکراہٹ سے عماد کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

شرم آنی چاہیے آپ کو ایک شرٹ کے لیے لڑ کی ذات پہ ہاتھ اٹھانے والے تھے اس بار تو آپ نے یہ حرکت  
کرنی چاہی اگلی بار سوچیے گا بھی نہیں۔ عماد تبریز کی طرف پلٹتا ایک ایک لفظ پہ زور دیتا بولا معصومہ کا دل جھوم  
اٹھا تھا اُس کو اپنی خوشی کنٹرول نہیں ہو رہی تھی۔

یہ بات اس لڑکی کو سمجھاؤ اور تم نے آج تو میرا ہاتھ روک کیا اگلی بار کیا تو انجام کے ذمیدار خود ہو گے۔ تبریز اپنا  
ہاتھ جھٹکتا بولا

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو



## Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

یہ پکڑے شرٹ نہیں چاہیے ہمیں آپ کو مبارک ہو۔ عماد معصومہ کے ہاتھ سے شرٹ کو کھینچتا تبریز کے منہ پہ مار کر بولتے معصومہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر جانے لگا تبریز کی آنکھیں خون چھلکانے کی حد تک لال ہو گئی تھی اُس نے شرٹ کو دو ٹکڑے میں پھاڑ کر دندان تان اُن دونوں کے سامنے کھڑا ہوا۔

یہ دو ٹکے کی شرٹ تم دونوں ڈیزرو کرتے ہو۔ تبریز ایک شرٹ کا ایک حصہ عماد تو دوسرا معصومہ کی طرف پھینک کر بولا جہاں عماد کے چہرے پہ ناگواری آئی تھی وہی معصومہ کا غصہ عود آیا

اے ہیلو ای ٹو ڈی یہ وہی دو ٹکے کی شرٹ ہے جس کو لینے کے لیے تم مرے جا رہے تھے اس لیے پکڑو تم بہت سوٹ کرے گی تم پہ۔ معصومہ نے تیز آواز میں کہا

فرشتے جو سارے مال میں تبریز کو تلاش کر رہی تھی اُس کو اُپر والے فلور پہ دیکھا تو جھٹ سے وہاں آئی اور تعجب سے اُس کا لال انگارہ چہرہ دیکھ کر ساری بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

یہ مجھ پہ نہیں تمہارے بھائی پہ سوٹ کرے گی۔ تبریز طنزیہ مسکراہٹ سے بولا اُس کی بات پہ عماد نے بے ساختہ لا حول پڑھا معصومہ کا منہ حیرت سے پورا کھلا کا کھلا رہ گیا

بہت شوق ہے بھائی چارہ بنانے کا تو اپنے لیے بہن تلاش کرو اور یہ میرا کزن ہے دوبارہ میرا بھائی کہا تو منہ توڑ دوں گی میں۔ معصومہ تلملا کر بولی فرشتے اب مزے سے اُن کا لڑائی والا سین دیکھ رہی تھی جن کے لڑنے کا انداز پانچ چھ سال بچوں سے بھی بچکانہ تھا

تمہارے ساتھ بات کر کے اب میں اپنا ٹائم ویسٹ نہیں کروں گا۔ تبریز کی بات پہ معصومہ نے آنکھیں گھمائی جاتے ہوئے اپنی سوتن کو لیں جاؤ۔ معصومہ نے شرٹ اُس کی طرف پھینکی۔

یہ تمہاری ہوتی سوتی ہے خود سنبھالو۔ تبریز واپس شرٹ اُس کی طرف پھینک کر بولا عماد نے اپنا ماتھا پیٹ لیا فرشتے جب کی اب باقاعدہ قہقہہ لگا رہی تھی۔

مرے جارہے تھے اب لو تمہاری بلی جیسی آنکھوں سے میچ کھاتی ہے۔ معصوم نے اُس کی خوبصورت نیلی آنکھوں پہ ٹونٹ کیے کہا

اب اگر تم نے کوئی فضول گوئی کی نہ تو میں جان سے مارنے ہرگز گریز نہیں کروں گا۔ تبریز ہاتھ کی انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں بولا

کوئی لاوارث سمجھا ہوا ہے جو جان سے مار دو گے ہاتھ تو لگا کر دیکھاؤ پھر میں بتاتا ہوں موت ہوتی کیا ہے۔ عماد جو اب تک خاموش تھا سخت لہجے بولا

بھائی اب بس کر دیں اُس سے پہلے سیکوریٹی گارڈز آپ تینوں کو دھکے مار کر باہر نکالیں۔ فرشتے کا دل تو نہیں کر رہا تھا مداخلت کرنے کا پر لوگوں کی بھیڑ جمع ہوتی دیکھی تو بول پڑی۔

## Posted On Kitab Nagri

چلو معصومہ۔ عماد ایک اچٹنی نظر تبریز پہ ڈال کر معصومہ سے بولا جس کا بس نہیں چل رہا تھا مال میں ہی بھنگڑا  
ڈالنے لگ جاتی۔

بھائی آپ بھی چلیں۔ تبریز کی خون آشام نظریں اُن دونوں پہ محسوس کیے فرشتے تبریز کا بازو تھام کر بولی  
جس سے تبریز اس کا ہاتھ پکڑتا دوسری سمت چلا جاتے وقت فرشتے نے پلٹ کر اُن دونوں کی پشت کو ضرور دیکھا  
تھا۔

عماد معصومہ کو لیکر پورچ کی طرف آیا ہاتھوں میں پکڑا بیگ پھینکنے والے انداز میں پچھلی سیٹ پہ رکھا جب کی  
معصومہ اُس کے غصے سے بے نیاز مسکراتی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی  
اپنے دانت اندر کروور نہ اچھا نہیں ہو گا۔ عماد نے مسلسل اُس کو مسکراتا دیکھا تو گاڑی ڈرائیو کرتے سختی سے کہا  
ہا ہا ہا عماد بابو آج تو تم ہمارا سر قلم بھی کر دو تو یہ دانت اندر نہیں جائے گے۔ معصومہ تہقہقہ لگاتی مزے سے بولی  
مجھ سے بات مت کرو۔ عماد غصے سے بولا

میں تو کروں گی اور یار اچھا ہوا جو تم نے اُس کا ڈائی کلو کا ہاتھ بیچ میں روک لیا ورنہ تو میں دس دن بیڈ سے نہ اٹھ  
پاتی۔ معصومہ اُس کی طرف چہرہ کر کے بولی جب کی عماد کی گرفت اسٹمرنگ پہ مضبوط ہوئی  
مارتا تو اچھا تھا کچھ سکون تو ہوتا۔ عماد سر جھٹک کر بولا

ویسے یار تم نے جیسے مجھے پروٹیکٹ کیا جو ڈائلاگ مارے سچی میں تو عیش عیش کر اٹھی غش کھاتی گرنے بھی والی  
تھی پر خود کو سنبھال لیا تم نے تو آج ایس آر کے ایس کے اے کے سب کو پیچھے چھوڑ دیا ویری  
ایمپریسو۔ معصومہ ہاتھوں کو ہلا ہلا کر بولی

## Posted On Kitab Nagri

چپ رہ سکتی ہو۔ عماد ضبط سے بولا

لڑائی میری اُس لمبو پھٹان سے ہوئی ہے ایٹی ٹیوڈ تم دیکھا رہے ہو وہاں تو ایسے ساتھ دیا جیسے جانے کتنی محبت ہو  
مجھ سے اور اب بن گئے کھڑوس جلا۔ معصومہ کے منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی

بڑا پتا ہے کے وہ پھٹان ہو گا۔ عماد تو جل بھن پڑا

ارے نہیں یہ تو میں نے اُس کی رنگت دیکھ کر نام دیا ہے تمہیں بھی دیتی پر تم میرے خاندان کے لڑکے  
ہو۔ معصومہ دانتوں کی نمائش کرتی بولی

ویسے کمینے نے نہ خود شرٹ لی نہ مجھے لینے دی قیامت کے دن اُس کا گریبان میرے ہاتھ میں ہو گا۔ عماد کو جواب  
نہ دیتا پا کر معصومہ پھر بول پڑی

پھر شرٹ تمہاری سوئی اُس شرٹ پہ کیوں اٹکی پڑی ہے مجھے تو حیرت ہو رہی ہے سارے مال میں تمہیں ایک  
وہی شرٹ نظر آرہی تھی جو ایسا طوفان مچایا۔ عماد تپ کے بولا

وہی تو یہ بات تم اُس سے کہو جو مرے جا رہا تھا یہ خیال نہیں آیا معصومہ سی لڑکی ہے اُس کا دل کیا ہے دے دی  
جائے پر نہ جی شرٹ کو دو حصوں میں تقسیم کرے گا پر کسی کو دے گا نہیں۔ معصومہ جھلا کر بولی عماد کا دل کیا گاڑی  
کہی دے مارے

مجھے تو تمہارا بھائی لگانہ جگہ دیکھی نہ کچھ اور بس مرنے مارنے پہ اُتر آیا

اللہ نہ کریں میرا ایک بھائی کافی ہے دوسرے کی گنجائش نہیں نکلتی اگلی بار ملے گا تو میں اُس کو بتاؤں گی معصومہ  
عباد کیا چیز ہے۔ معصومہ عماد کی بات پہ کانوں کو ہاتھ لگانے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

خبر دراجو تم پھر کسی سے ایسے لڑنے بیٹھ گئی معصومہ میں بتا رہا ہوں ٹانگیں توڑ کر رکھ دوں گا اگر وہ بد مغز ملے بھی  
تو راستہ بدل دینا۔ عماد تیز آواز میں بولا

ہاں لا وارث ہیں نہ میری ٹانگیں جب دیکھو تب ہر کوئی بولتا ہے ٹانگیں توڑ دے گے میری جیسے میں وارث نہیں  
ہوں۔ معصومہ ناک چڑھا کر بولی

حرکتیں درست کر لوں اپنی تم پھر کسی کو کہنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ عماد نے مفت مشورہ دیا  
تم اب زیادہ باتیں نہیں کرو نہ مجھ پہ روعب جماؤ نام کیا معصومہ ہو گیا سب کو معصوم سمجھنے لگے۔ معصومہ منہ  
کھڑی کی طرف کیے بولی۔



تبریز گھر آتا سیدھا تیز قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا مناہل حیرت سے اُس کا انداز دیکھنے لگی۔  
پری کچھ ہوا ہے کیا تم دونوں جلدی آگئے وہ بھی خالی ہاتھ؟ مناہل فرشتے کو پیار سے پری کہا کرتی تھی۔

موم بس مال میں برو کی کسی کے ساتھ بحث ہو گئی۔ فرشتے نے کندھ اُچکا کر بولا

کیا تبریز نے وہاں بھی مار پیٹ کی۔ مناہل کو افسوس ہوا

www.kitabnagri.com

نہیں نہیں مارو غیرہ نہیں ہوئی بس زبانی ایک دوسرے کو ٹکر دے رہے تھے۔ فرشتے نے مسکرا کر بتایا

کس سے بحث اور کیوں؟ مناہل نے جاننا چاہا

زیادہ مجھے نہیں پتا پر شاید کسی شرٹ پہ جھگڑا ہوا پر دونوں طرف مقابل سخت تھا ایک سیر تھا تو دوسرا سوا

سیر۔ فرشتے کی بات پہ مناہل نے اُس کو گھورا

تمہارا بھائی کسی سے جھگڑا کر کے آیا ہے اور تم مسکرا کر بتا رہی ہو۔ مناہل نے خفگی سے کہا



## Posted On Kitab Nagri

موم لڑائی کیا کمندی کہے سچی بچوں کا انداز تھا بس ایک دوسرے کے بال پکڑنے کی کثر رہ گئی۔ فرشتے ہنس کے بولی

حیرت ہے ویسے شرٹ کی وجہ سے لڑائی ہوئی۔ مناہل کچھ حیران ہوئی  
ہمم شاید میں جب وہاں گئی تو برو کے ہاتھ پھٹی ہوئی شرٹ تھی جو ان دونوں کی طرف پھیک رہا تھا اور آپ کو پتا  
شاید وہ لوو برڈز تھے برو نے جیسے کہا یہ تمہارے بھائی پہ سوٹ کرے گی لڑکی کا جوش دیکھنے لائق تھا جب کی ایک  
کیوٹ سا لڑکا تھا آنکھوں پہ نظر کے گلاس پہنے ہوئے تھے اُس کی شکل پہ تو بارہ بچ گئے تھے۔ فرشتے کو اچانک  
یاد آیا تو اپنے ایک ہاتھ پہ تالی مار کر بولی

شرم کرو اتنی عمر میں پتا چلنے لگا ہے لوو برڈز کا مناہل نے اُس کو ڈپٹا تو فرشتے نے منہ بسورا



حماد ویڈیو گیم کھیل رہا تھا جب معصومہ اُس کے کمرے میں آئی۔

حماد پتا ہے آج کیا ہوا۔ معصومہ نے ریوٹ اُس کے ہاتھ سے لیکر کہا

کیا ہوا۔ حماد متجسس ہوا

www.kitabnagri.com

آج عماد نے نہ ایک لڑکے کو کھڑی کھڑی سنائی۔ معصومہ مزے سے بتانے لگی

نہ کریں عماد بھائی نے یا آپ نے کیونکہ ہمارے گھر میں تو بریک فیل زبان آپ کی ہے۔ حماد کی بات پہ معصومہ

نے دانت پیسے

اللہ نے ایک بھائی دیا وہ بھی کمینہ۔ معصومہ اُس کے ماتھے پہ چپت لگاتی بولی

## Posted On Kitab Nagri

یار آپونہ کریں بھائی بہنوں کے محافظ ہوتے ہیں چھوٹے ہو یا بڑے اس لیے میری قدر کریں۔ حماد نے فرضی کالر جھاڑ کر کہا

اچھا میرے محترم محافظ بھائی کبھی اپنی بہن کی طرف داری کر لیا کرو پر نہیں تمہارا سگا تو وہ چشمٹاؤ عماد ہے۔ معصومہ تاسف سے اُس کو دیکھ کر بولی

وقت آنے پہ کر لوں گا ٹینشن ناٹ آپ کا یہ بھائی تب آپ کے ساتھ ہو گا جب یہ زمانہ آپ کے خلاف ہو گا۔ حماد اٹھتا اداکاری کے تمام رکارڈ توڑ کر بولا

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے زمانہ میرے خلاف ہو گا۔ معصومہ نے آنکھوں کو چھوٹا کیے سوال داغا اوہو میری معصوم آپو وقت ایک سا تو نہیں رہتا نہ کب کہاں پلٹ جایا کچھ پتا نہیں چلتا۔ حماد اُس کے قریب بیٹھتا ہاتھوں کو اشارہ دیئے بتانے لگا۔

چھوٹے ہو چھوٹے بن کر رہو اور میری پوری بات سنو۔ معصومہ نے کوفت سے کہا آپ سنائیں گی تو سنوں گا نہ۔ حماد کے زبان میں کھجلی ہوئی جیسا کہ عماد اور عبیر کی سالگرہ ہے نہ کچھ دن بعد تو میں نے سوچا عماد کے لیے گفٹ خرید لوں مجھے ایک نیلے رنگ کی شرٹ پسند آئی سوچا عماد کے لیے لوں پر اچانک سے لمبو لڑکا آگیا اُس کو بھی وہی شرٹ چاہیے تھی جو مجھے چاہیے تھی۔ معصومہ اتنا بتا کر خاموش ہوئی

اُس کے بعد کیا ہوا وہ آپ کی معصوم شکل دیکھ کر پھسل گیا اور کہا ہو گا یہ آپ لیں میں کوئی دوسری دیکھ لوں گا لیڈیز فرسٹ لڑکیوں کا احترام کرنا چاہیے اُن کی بات کو اول ترجیح دی جائے شرٹ کا کیا ہے آپ لیں یا میں ایک بات ہے۔ حماد نے اچھی خاصی تقریر کر ڈالی

## Posted On Kitab Nagri

مس اے ٹوڈی آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے یہ میل شرٹ ہے آپ گرلز شاپ پہ جائے۔

محترمہ اتنا خوشفہم ہونا بھی اچھی بات نہیں کبھی فرصت سے آئینے میں اپنی شکل دیکھنا کسی چڑیل سے مشابہت رکھتی ہے

حماد کی بات پہ معصومہ کے کانوں پہ تبریز کے جملے گونجے تو جھر جھری لی  
اتنا بھی کوئی نیک اشرافیہ نہیں تھا یہ اچھائی کا کیڑا تمہارے عماد بھائی کو ہوتا ہے ورنہ آج کل کے لڑکے بہت تیز  
ہے۔ معصومہ نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا

تو کیا اُن کو پتا چل گیا آپ بس نام کی معصومہ ہے دماغ آپ کا شیطانی ہے۔ حماد بے اختیاری میں بول کر زبان  
دانتوں تلے دبا گیا

تمہاری گدی سے زبان کھینچنی پکڑے گی۔ معصومہ اُس کا کان مڑوڑتی بولی

آہ آہ

فلحال کان تو چھوڑے۔ حماد چیختے بولا

چھوڑ دیا کیا کرو گے۔ معصومہ نے جیسے احسان کیا

## Posted On Kitab Nagri

سچی آپو میں کبھی کبھی سوچتا ہوں جس نام آپ کا معصومہ ہے پر اُس کا اثر اُلٹا پڑا ہے تو شکل پہ بھی پڑتا شکل بھی کسی چڑیل سے ملتی جلتی تو مزہ آجاتا۔ حماد اپنی بات کہتا گدھے کے سر کی طرح غائب ہو گیا معصومہ پہلے تو اُس کی بات کا مطلب نہیں سمجھی پر سمجھ آنے کے بعد اُس کے پیچھے لپکی

حماد کے بچے تیرا قتل تو آج مجھ پہ واجب ہوا



کیا کر رہی ہو۔ عمار عبیر کے کمرے میں آتا مسکرا کر پوچھنے لگا  
پریریٹیشن تیار کر رہی تھی۔ عبیر نے مسکرا کر جواب دیا

پڑھائی کیسی جارہی ہے کوئی مشکل ہو تو میرے پاس آجانا یا اپنے بڑے ابو کے پاس۔ عمار نرمی سے اُس کے سر پہ ہاتھ پھیر کر بولا

پڑھائی تو اچھی چل رہی ہے سب سے انٹرڈیوس ہوا اور فلحال تو کچھ مشکل نہیں لگ رہا۔ عبیر نے آرام سے جواب دیا۔

اچھی بات ہے پڑھائی پہ دھیان دیا کرو کوئی مسئلہ ہو تو مجھ سے شیئر کر لینا کسی سے ڈرنے کی ضروری نہیں۔ عمار نے نرمی سے کہا

شکریہ ڈیڈ۔ عبیر اُس کے سینے پہ سر رکھتی یہی بول پائی تبھی زویا کمرے میں داخل ہوئی

شکریہ کیوں؟ عمار ایک نظر زویا پہ ڈالتا پوچھنے لگا

آپ مصروفیت میں ہوتے ہوئے بھی میرے لیے وقت نکالتے تھے۔ عبیر شکوہ کرتی نظروں سے زویا کو دیکھتی بولی جس سے وہ پہلو بدل کے رہ گئی

## Posted On Kitab Nagri

اب شرمندہ تو مت کرو۔ عمار ہنس کے بولا  
تمہارے لیے دودھ لائی تھی سونے سے قبل پی لینا۔ زویا سائیڈ ٹیبل پہ دودھ کا گلاس لکھتی عبیر سے بولی  
جی پی لوں گی۔ عبیر نے جواب دیا



معصومہ تیار ہوتی باہر آئی تو ہمیشہ کی طرح عماد کو اپنا انتظار کرتا پایا  
چلیں۔ معصومہ گاڑی میں بیٹھ کر بولی  
ہمم۔ عماد بس اتنا بولا

عماد میں نے کچھ سونگنز سلیکٹ کیے ہیں تم ایک سونگ پہ میرے ساتھ کیل ڈانس کرنا۔ معصومہ پر جوش آواز  
میں بولی  
مجھے ڈانس نہیں آتا۔ عماد بے تاثر لہجے میں بولا

عماد پلیر ایسا تو مت کہو ورنہ میرا کیل ڈانس کرنے کا خواب بس خواب رہ جائے گا۔ معصومہ ڈرامائی انداز میں بولی  
کل والا پارٹی ڈریس پسند آیا جو میں نے تمہارے لیے لیا تھا۔ عماد نے بات بدلی  
ہاں دیکھا لونگ فراق تھا بادامی کلر کا بہت اچھا تھا تمہاری پسند کا جواب نہیں۔ معصومہ خوشی سے بولی

اب میرے لیے تم نے سلیکٹ کرنا ہے۔ عماد اُس کی طرف دیکھ کر بولا  
کیا مطلب تم نے اپنے لیے کچھ نہیں لیا۔ معصومہ کو حیرت ہوئی

نہیں کل تمہاری مہابارت والی لڑائی ختم ہوتی تو کچھ لیتے بھی۔ عماد طنزیہ بولا  
یہ ٹیپیکل ساس کی طرح بات پہ بات ٹونٹ مت مارا کرو۔ معصومہ نے بے زاری سے کہا



## Posted On Kitab Nagri

سیریلی ٹیپیکل ساس۔ عماد بو نچکار کے رہ گیا

اور نہیں تو میری دعا ہے میری جس سے شادی ہو اُس کی نہ تو کوئی ماں ہو نہ کوئی بہن ہو اکلوتا ہو نہیں تو خوا مخواہ روز نیا کٹا کھل جائے گا زندگی کا مزہ خراب ہو جائے گا ساس کہاں خوش رہنے دیتی ہے اپنی بہوؤ کو۔ معصومہ آنکھوں کو بڑا کیے بولی عماد کا موڈ بُری طرح خراب ہو گیا تھا تبھی بنا جواب دیئے گاڑی کی اسپید تیز کر لی



کیا آج بھی راستہ بھول گئی تم؟ تبریز عبیر کے پاس آتا بولا جو اکیلی گراؤنڈ پہ موجود تھی۔

نہیں کلاس کا وقت نہیں تھا میرا تو یہاں آگئی۔ عبیر ایک نظر اُس کو دیکھ کر بولی

تمہارا نام کیا ہے۔ تبریز نے سر سری لہجے میں پوچھا تو عبیر نے چونک کر سر اٹھا کر تبریز کو دیکھا جس کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

عبیر عمار۔ عبیر آہستہ سے اپنا نام بتایا  
عبیر نائیس نیم۔ تبریز اُس کا نام لیتا تو صیفی لہجے میں بولا تبھی کالج گراؤنڈ میں دو لڑکے بھاگتے ہوئے جارہے تھے  
اُن میں سے ایک کی ٹکڑ عبیر سے ہوئی اُس سے پہلے عبیر منہ کے بل گرتی تبریز نے بازوؤں سے پکڑ اُس کو گرنے  
سے بچا کر خون آشام نظروں سے دور جاتے اُن دونوں لڑکوں کی پشت کو دیکھا  
تم ٹھیک ہو۔ تبریز نے فاصلہ قائم کیے عبیر سے بولا جس کے چہرے پہ گھبراہٹ کے تاثرات تھے  
جی۔ عبیر سوکھے لبوں پہ زبان پھیر کر بولی  
تبریز ایک نظر اُس پہ ڈالتا چلا گیا  
www.kitabnagri.com

اپنے ڈپارٹمنٹ میں آتے تبریز کی تنقیدی نظریں پورے کلاس میں گھومنے لگی

فیاض

اکرم

## Posted On Kitab Nagri

زرہ کالج کی بیک سائیڈ پہ تو آنا۔ تبریز نے پچھلی سیٹ پہ دو لڑکوں کو دیکھ کر کہا جو ایک دوسرے کے ہاتھ پہ تالی مار کر ہنس رہے تھے پر تبریز کی بات پہ اُن کا رنگ فق ہوا یہ وہی تھے جن کی وجہ سے عبیر گرنے والی تھی۔

کیوں؟ دونوں میں سے ایک نے ہمت کر کے پوچھا

کیونکہ جواب اچھے سے دوں گا ایک دفع کالج کی بیک سائیڈ پہ آؤ تم دونوں۔ تبریز سرد نظروں سے دونوں کو گھورتا بولا

آتے ہیں۔ اُن کے گلے سے پھسی پھسی سی آواز نکلی

تم دونوں نے جان بوجھ کر اُس لڑکی کو دھکا دیا تھا نہ۔ تبریز اُن دونوں کے گرد چکر کاٹتا سرد ترین لہجے میں بولا  
ن نہیں ت تو۔ دونوں نے ایک آواز میں اٹک کر کہا تو تبریز نے ایک زوردار مکہ اُن کے چہرے پہ مارا جس سے  
اُن کو اپنے ناک کی ہڈی ٹوٹی محسوس ہوئی

جھوٹ بولنے کی سزا جانتے ہو پتا ہے نہ تبریز جنید کو جھوٹے لوگوں سے نفرت ہے۔ تبریز اکرام کو گدی سے  
پکڑتا غرانے والے انداز میں بولا فیاض کی ٹانگیں کانپنے لگی تھی۔

وہ لڑکی دبو قسم کی لگی تو ہم نے بس چھوٹا سا مذاق کرنا چاہا۔ فیاض نے سچ بول کر اپنی جان بچانی چاہی۔  
چٹاخ۔

تبریز نے ایک تھپڑ اُس کے چہرے پہ مارا

آئینہ تم دونوں مجھے اُس کے سائے کے پاس بھی نظر آئے تو کالج کی چھت سے اُلٹا لٹکا دوں گا۔ تبریز سفاک  
لہجے میں بولا تو دونوں نے جھر جھری لی پر کسی نے اب بولنے کی ہمت نہیں کی

## Posted On Kitab Nagri



کین آے سٹ ہیئر۔ معصومہ کلاس میں اپنی بیچ پہ بیٹھی تھی آج اُن کی کلاس نہیں تھی اب اُس کو پتا چلا تھا وہ باہر جانے کا ارادہ رکھتی تھی جب سرفراز اُس کے پاس کھڑا ہوتا مسکرا کر پوچھنے لگا

نہ یہ میرا یونی ہے نہ یہ میرا پرسنل ڈپارٹمنٹ کا کلاس ہے نہ میں یہ سیٹ اپنے گھر سے اٹھلائی ہوں اس لیے تم بیٹھ سکتے ہو۔ معصومہ نے گھما پھیرا کر کہا تو سرفراز بیٹھ گیا جہاں اجوہ بیٹھا کرتی تھی پر آج وہ نہیں آئی تھی عماد فیصل کے ساتھ اسامنٹ کے سلسلے میں لائبریری میں موجود تھا

آپ کی تعریف۔ کچھ توقع کے بعد سرفراز نے بات کا آغاز کیا

جتنی کرو اتنی کم ہے معصومہ عباد پیر کے ناخن سے لیکر سر کے بالوں تک سربا تعریف ہے۔ معصومہ اپنے بال جھٹک کر اداسے بولی تو سرفراز ستائش سے اُس کو دیکھنے لگا جس کی گندمی رنگت پہ اسکن کلر کا شارٹ فراق کے ساتھ بلیک پلاز وپہنے کھلے بالوں میں سیم بلیک کلر کا ہیئر بینڈ لگائے وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔

یہ تو ہے آپ واقع قابل تعریف ہیں۔ سرفراز اتفاق کرتا بولا تو معصومہ کی گردن فخریہ طور پہ اکڑ گئی عماد کلاس میں آیا تھا معصومہ کو کسی لڑکے سے بات کرتا پایا جس سے اُس کی رگیں غصے سے تن گئی۔

www.kitabnagri.com

یہ میری جگہ ہے آپ کہی اور جا کر بیٹھے۔ عماد دونوں کے سر پہ کھڑا ہوتا ضبط سے بولا عماد کے اچانک آنے پہ جہاں سرفراز چونک پڑا وہی معصومہ عماد کے میری جگہ کہنے پہ اُس کو گھورا جس کی نظریں سرفراز پہ ٹکی تھی جیسے کچا چبا جانے کا ارادہ ہو

سوری مجھے نہیں تھا پتا۔ سرفراز اپنی جگہ اٹھتا بولا

اب پتا چل گیا تو دور رہنا۔ عماد آہستہ مگر سخت لہجے میں بولا جس پہ سرفراز فقط گردن ہلا پایا

## Posted On Kitab Nagri

یہ جگہ کب سے تمہاری ہو گئی۔ عماد جیسے بیٹھا معصومہ اُس کی طرف چہرہ کیے پوچھنے لگی  
میری نہیں تھی تو کیا اُس کی تھی۔ عماد نے لفظ چبا چبا کر ادا کیا  
نہ تمہاری نہ اُس کی اجوہ کی ہے۔ معصومہ نے باور کروایا

تو وہ کیوں بیٹھا تھا تم کیوں انجان لڑکے سے بات کرنے میں محو تھی۔ عماد اپنی جلن کو چھپا نہیں پایا  
جلن کی بو آرہی ہے۔ معصومہ شرارت سے اُس کو دیکھ کر بولی جس پہ عماد نے چہرہ دوسری طرح کیا  
خوشفہمی کی دکان ہو تم۔ عماد اپنا چشمہ درست کرتا بولا

تمہارے انداز مجھے آجکل بدلے بدلے سے لگتے ہیں۔ معصومہ کندھے اُچکا کر بولی  
وہم تمہارا۔ عماد انکاری ہوا

ہو سکتا ہے اچھا یہ بتاؤ میں تمہیں کیسی لگتی ہو۔ معصومہ بات بدلتی بولی  
کیا مطلب کیسی لگتی ہو؟ عماد کو اُس کا سوال عجیب لگا

مطلب کیوٹ لگتی ہوں پیاری لگتی ہوں خوبصورت لگتی ہوں پرستان کی پری لگتی ہوں یا آسمان سے اُتری حور جو  
زمین پہ اپنا راستہ بھٹک گئی ہو۔  
www.kitabnagri.com

معصومہ نے جس انداز سے ایک ایک لفظ ادا کیا عماد کا دل کیا زور سے قہقہہ لگائے

آج یہ سوال کیسے پوچھ لیا خیر تو ہے۔ عماد اُس کی طرف چہرہ کیے بولا  
نہیں کبھی تم نے میری تعریف نہیں کی عید دن نہ کبھی میری سا لگرہ کے دن یا ہم کبھی اکھٹا شادیوں میں  
گئے۔ معصومہ کو سمجھ نہیں آیا اپنی بات کیسے عماد کو سمجھائے



## Posted On Kitab Nagri

میں تمہاری تعریف کیوں کروں گا معصومہ۔ عماد نے سوالیہ نظریں اُس کے چہرے پہ لٹکائی جہاں اب چہرے پہ  
سنجیدہ تاثرات تھے

ہاں یہ بھی ہے لڑکا اپنی کزن کی تعریف تھوڑی نہ کرتا ہے۔ معصومہ اپنا چہرہ دوسری طرف کرتی آہستہ آواز  
میں بولی  
بلکل۔ عماد اتفاق کرتا بولا

کلام کرتی ہیں اُس کی شرارتی آنکھیں  
وہ چپ چاپ سی بھی مگر بولتی ہے



کافی لونگ ٹائم بعد ہم اکھٹا ہوئے ہیں۔ عائشہ مسکراتی زویا سے بولی  
بس مصروفیت بڑھ گئی ہے۔ زویا گہری سانس لیتی بولی

تمہارے بچے کیسے ہیں عبیر اور عماد۔ عائشہ نے پوچھا

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے اللہ کا کرم ہے عماد ایم بی اے کے سیکنڈ ایئر میں ہے اور عبیر میڈیکل کے فرسٹ ایئر میں۔ زویا نے  
مسکرا کر بتایا

ماشا اللہ بچے تم پہ گئے ذہانت میں۔ عائشہ ستائش لہجے میں بولی تو زویا کے چہرے پہ مغرور مسکراہٹ نے احاطہ کیا  
شکر ہے ورنہ عماد بچپن جیسے بات بات پہ رونا ڈالتا تھا مجھے لگتا تھا بڑا ہو کر بھی نہ ایسا ہو جائے۔ زویا کی بات پہ عائشہ  
ہنس پڑی

## Posted On Kitab Nagri

مجھے یاد ہے اپنی کزن معصومہ کے روعب میں رہتا تھا نہ اب وہ کیسی پہلے جیسی ہے یا کچھ بدل گئی ہے۔ عائشہ نے معصومہ کا پوچھا تو زویا کے تاثرات یکدم بدلے اپنی ماں جیسی ہے۔ زویا نخوت سے بولی کیوٹ؟ عائشہ نے اندازہ لگایا

لڑکوں کو اپنے پیچھے کرنے میں ماں کی طرح ماہر ہے۔ زویا نے کہا تو عائشہ سنجیدہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی زویا اللہ سے ڈر کیوں تم اپنے رب کو ناراض کر رہی ہو اتنے سال گزر گئے عمر کے آخری حصے میں ہیں پر تمہارے اندر سے ابھی تک بغض نہیں نکلا۔ عائشہ افسوس بھری نظروں سے زویا کو دیکھنے لگی۔

عمار نے کبھی مجھے اتنا نہیں چاہا جتنا عباد سوہا کو آج تک چاہتا ہے اُس کی بات کو اہمیت دیتا ہے عمار شروعاتی کچھ سال ٹھیک رہا اُس کے بعد عمار کا رویہ مجھ سے لیا دیا ہو گیا اب میرا اپنا بیٹا میرے وجود کا حصہ اُس معصومہ کے آگے پیچھے گھومتا ہے جب معصومہ اُس کے آس پاس ہوتی ہے تو مجھے اُس کی آنکھوں میں وہی چمک نظر آتی ہے جو آج سے کئی سال پہلے سوہا کو دیکھ کر عباد کی آنکھوں میں آتی ہے۔ زویا نفرت سے گویا ہوئی

عباد سوہا کا شوہر ہے ظاہر وہ اپنی بیوی کی بات کو اہمیت دے گا بیوی بھی وہ جو من چاہی ہو عمار کا رویہ تمہارے ساتھ ٹھیک نہیں تو اُس میں سوہا یا اُس کے بچوں کا قصور نہیں اگر تمہارا بیٹا معصومہ کو چاہتا ہے تو اُس میں حرج کیا ہے آپس میں کزنز ہیں۔ عائشہ نے ہمیشہ کی طرح اُس کو سمجھانا چاہا

عمار آج بھی سوہا کو چاہتا ہے پر میں معصومہ کو کبھی عمار کا ہونے نہیں دوں گی عمار کی شادی وہی ہوگی جہاں میں چاہوں گی۔ زویا زہر خند لہجے میں بولتی عائشہ کو حیران کر گئی

## Posted On Kitab Nagri

توبہ ہے زویا تم عمار پہ شک کر رہی ہو اگر ایسا کچھ ہوتا تو وہ تم سے کبھی شادی نہیں کرتا عمار جانتا ہے سوہا اُس کے بڑے بھائی کی بیوی ہے۔ عائشہ کانوں کو ہاتھ لگاتی بولی اُس کو حقیقتاً زویا کی سوچ پہ تعجب ہوا تھا تو اُس کا رویہ ایسا کیوں ہے میرے ساتھ کیوں ہماری زندگی کے اتنے خوبصورت سال ضائع کر دیئے۔ زویا غصے سے پھنکاری

میری بات شاید تمہیں بُری لگے پر میں پھر بھی کہوں گی ہر مرد چاہتا ہے اُس کی زندگی میں آنے والی عورت رشتوں کو جوڑنے والی ہونیک دل سادہ طبیعت کی حامل ہو عمار نے بھی ایسا سوچا ہو گا وہ اپنی زندگی میں اتنا سنجیدہ کبھی نہیں تھا زویا جتنا وہ اب ہو گیا ہے اُس کی وجہ تم ہو تم نے اپنے بارے میں سوچا عمار سے وہ کام بچپن میں کروایا جس کا ملال شاید آج بھی اُس کے دل میں ہے جیسے سوہا انجان ہے تم نے اُس کے نکاح کے دن کیا کھیل کھیلا ویسے عباد بھی انجان ہے اُس کے اپنے بھائی نے کیسے ایک شرط جیتنے کی وجہ سے اُس کی خوشیاں داؤ پہ لگا دی عمار تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا پر تمہاری خود کشی کرنے والی حرکت نے اُس کو مجبور کیا تم سے شادی کرنے پہ وہ سمجھا تم بدل گئی ہو پر زویا تم نے اپنا دل سوہا کی طرف سے کبھی صاف نہیں کیا اور اب اُس کی اولاد بھی تمہیں زہر لگتی ہے ورنہ بھانجے بھانجیوں کی اہمیت کا تمہیں اندازہ نہیں خالہ کی تو اُن میں اپنی جان ہوتی ہے جیسے سوہا کی تمہارے بچوں میں جان ہوتی ہے۔ عائشہ کی باتوں پہ زویا کی زبان تالوں سے چپک گئی تھی۔

اسلام علیکم۔ اُن دونوں کے بیچ حائل ہوتی خاموشی کو مردانہ آواز نے توڑا زویا نے دیکھا تو عماد کی عمر کا خوش شکل نوجوان تھا جو مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

وعلیکم اسلام یہ تمہارا بیٹا ہے؟ زویا سلام کا جواب دیتی عائشہ سے بولی جو اُس کی حیرانگی پہ مسکرا رہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

جی آنٹی میں اعیان اپنی ماما کا بیٹا ہوں اور ایک چڑیل بہن کا بھائی بھی ہوں۔ اعیان عائشہ کے گرد حصار باندھتا شرارت سے گویا ہوا

ماشاء اللہ بہت پیارا ہے تمہارا بیٹا پر تمہاری بیٹی کہاں ہیں۔ زویا خوشی سے پوچھنے لگی خوشبو اپنی فرینڈ کی طرف گئی ہے اُس کی سالگرہ تھی۔ عائشہ نے اپنی بیٹی کا بتایا

سالگرہ سے یاد آیا میں یہاں خاص تمہیں انوائٹ کرنے آئی تھی کچھ دن بعد عماد اور عبیر کی برتھ ڈے ہے تم آنا اپنے بچوں کے ساتھ۔ زویا اپنے سر پہ ہاتھ مارتی پرس سے کارڈ نکالتی بولی کارڈ تو بہت پیارا ہے۔ اعیان کارڈ کو دیکھتا بولا

عباد نے اپنی پسند مطابق سب تیاریاں کی ہوئی تھی یہ بھی شاید اُس نے اپنی پسند کا ڈیزائن بنوایا ہو۔ زویا نے جواب دیا

بڑے بھائیوں کا یہ فائدہ ہوتا ہے وہ اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ اپنے چھوٹے بھائی کے بچوں کا بھی سوچتا ہے۔ عائشہ زویا کی بات پہ رشک بھرے لہجے میں بولی ہم یہ تو ہے عباد نے واقع بہت خیال کیا ہے عماد اور عبیر کا جس سے وہ عباد سے کافی کلوز ہو گئے ہیں۔ زویا نے سرد سانس خارج کیے کہا

مینو اچھا کیجئے گا میں تو آؤں گا۔ اعیان نے شوخ لہجے میں کہا بالکل کیوں نہیں۔ زویا خوشدلی سے بولی

اچھا میں چلتی ہوں تم اپنی بیٹی کی تصویر مجھے سینڈ کرنا بچپن میں ایک بار دیکھا تھا بس اُس کے بعد تم اپنے شوہر کے ساتھ دبئی چلی گئی تھی۔ زویا کھڑی ہو کر بولی

## Posted On Kitab Nagri

میں سینڈ کر دوں گی۔ عائشہ نے مسکرا کر کہا  
یاد سے کرنا اور تم سب نے آنا ہے۔ زویا نے ایک بار پھر کہا  
ڈونٹ وری آنٹی یہ کام آپ مجھے پہ چھوڑ دے۔ اریان نے سر کو خم دیتے کہا  
اچھا پھر تو مجھے رلیکس ہو جانا چاہیے۔ زویا اُس کی شرارت سمجھ کر بولی  
اکوئرس لیس۔ اریان نے کہا تو وہ ہنس پڑی



معصومہ نے گلابی کلر کاناٹ سوٹ پہنا ہوا تھا بالوں کو چوٹی میں قید کیے وہ نیند سے جھولتی عماد کے کمرے کے باہر  
کھڑی تھی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ عماد نے جیسے دروازہ کھولا تو معصومہ کو جمائی لیتا دیکھ کر حیران ہوا  
ضروری بات کرنی ہے۔ معصومہ نے معصوم شکل بنائی

یہ کونسا وقت ہے بات کرنے کا پہلے نہیں کہہ سکتی تھی یا صبح تک کا انتظار کر لیتی۔ عماد نے سخت لہجے میں کہا  
یار عماد کیوں تم ہر وقت مرچے چبائے بیٹھتے ہو تم تو خوش قسمت ہو جو میرے جیسی کزن ملی ہے ورنہ سارا  
پاکستان گھوم آؤ میرے جیسی دوسری ملے تو کہنا۔ معصومہ نے ناک بھلا کر کہا

صبح بات ہو گی ابھی جاؤ۔ عماد نے تھوڑا نرمی سے کہا

مجھے ابھی کرنی ہے اگر نہیں کی تو ساری رات کچھ نیند نہیں آئے گی اگر نیند نہیں آئے گی تو میں سر درد کا شکار  
ہو جاؤں گی۔ معصومہ عماد کو دور ہٹاتی خود ہی کمرے میں داخل ہوئی عماد تو اُس کی ڈھٹائی پہ صبر کے گھونٹ بھرتا  
رہ گیا



## Posted On Kitab Nagri

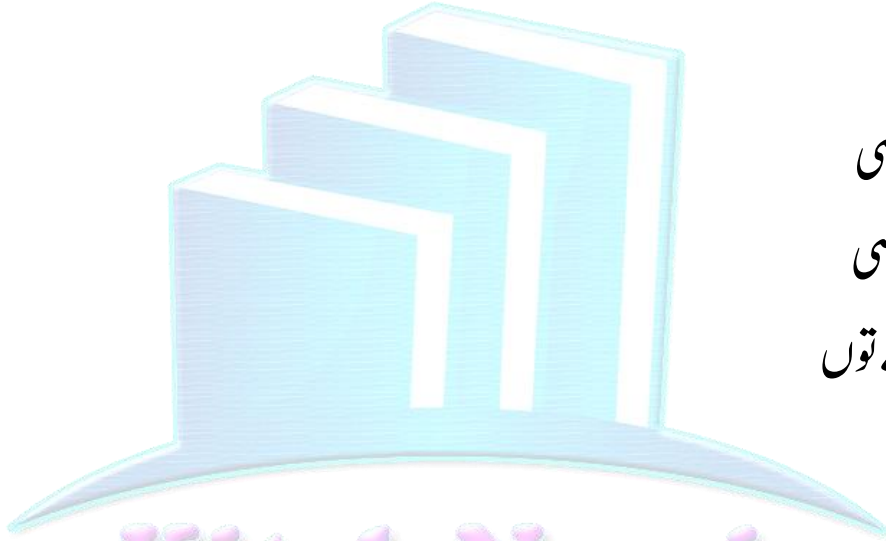
بولو۔ عماد نے کہا

ڈانس کرو گے نہ کپل؟ معصومہ کی بات سن کر عماد کیا دل کیا اپنا سر بار بار دیوار پہ مارے

یہ بات تمہیں بے چین کیے ہوئے تھی۔ عماد نے اُس کو گھورا

اور نہیں تو کیا میں نے سونگ سلیکٹ کر دیا ہے بس تمہاری ہاں کی دیر ہے۔ معصومہ نے فٹ سے جواب دیا

میرا پہلے بھی انکار تھا اب بھی انکار ہے۔ عماد دو ٹوک بولا



یہ کیسی تیری خود غرضی

سُنی نہ دل کی اک عرضی

میرے آنسوؤں نہ دیکھے توں

تیری مرضی

عماد کو اپنی بات نامتنادیکھ کر معصومہ اپنے نا آنے والے آنسو صاف کرتی گانے کی ٹانگیں توڑ مڑور کر گاتی عماد کو

دیکھنے لگی جو اُس کو بے زاری سے دیکھ رہا تھا۔

یہ کیا فضول گانا گایا۔ عماد نے کوفت سے کہا

میری مُمی حضور کے زمانے کا ہے اب خبردار جو تم نے میرے ساتھ کپل ڈانس کرنے سے انکار کیا میں بتا رہی ہو

دھاڑے مار مار کر روو گی۔ معصومہ نے اپنی طرف سے سنگین دھمکی دی

اچھا ٹھیک ہے اب تم جاؤ۔ عماد نے جان چھڑوانا چاہی

## Posted On Kitab Nagri

تم راضی ہو گئے۔ معصومہ اُچھل کر کھڑی ہوتی پوچھنے لگی

ہاں ہو گیا ہوں راضی اب کیا مسجد میں اعلان کروں یا اسٹیپ پیپر زپہ سائن کروں۔ عماد معصومہ کی ایک رٹ پہ جھنجھنلا سا گیا تھا

او کے شکری گڈ بائے ہیو اسویٹ ڈریمز۔ معصومہ خوش ہوتی بولتی جانے لگی پردروازے سے جیسے ہی باہر نکلی کڑے تیور لیے زویا کو دیکھ کر اُس نے پلٹ کر دیکھا جہاں عماد دروازہ بند کر چکا تھا۔

لیں معصومہ ہو جا تیار پاکستان کا مشہور طیارہ تجھ اُڑانے کے لیے تیار کھڑا ہے۔ زویا کو اپنی طرف آتا دیکھ کر معصومہ سرگوشی نما آواز میں خود سے بولی



کوئی شرم حیا ہے رات کے اس وقت عماد کے کمرے میں کیا کر رہی تھی۔ زویا نے تپ ہوئے لہجے میں پوچھا خالہ عرف چچی جان کہیں جانے کے لیے تو پیروں ہونا ضروری ہوتا ہے نہیں۔ معصومہ نے زویا کو مزید بتایا آئینہ میں تمہیں عماد کے آس پاس بھی نہ دیکھوں میرے بیٹے سے دور رہنا۔ زویا نے انگلی اٹھا کر وارن کیا معصومہ نے ایک نظر اُس کی انگلی کو دیکھا پھر اُس کے چہرے کو جہاں نفرت بھرے تاثرات صاف عیاں تھے عماد میرا کزن ہے میرے والد کے بھائی کا بیٹا اُس سے دور رہنے کے لیے مجھے کوئی کہہ نہیں سکتا اور نہ کر سکتا ہے اگر کسی نے ایسا کیا بھی تو معصومہ عباد کو اپنے راستے میں آتا کنکر دور ہٹانا اچھے سے آتا ہے۔ معصومہ نے مسکرا کر کہا تو زویا نے مٹھیاں جھینچی

اچھی تربیت کی ہے ما

## Posted On Kitab Nagri

میری ماں کے بارے میں ایک لفظ مت کہیے گا یا اُن کی تربیت ہی ہے جو میں خاموش ہوں کسی کو آپ کی گھٹیاں سوچ کا نہیں بتایا۔ معصومہ زویا کی بات بیچ میں ٹوکتی سنجیدگی سے بولی اُس کو کہاں برداشت تھا کوئی اُس کے ماں باپ یا بھائی کے بارے میں کچھ غلط کہے

تم کل پیدا ہوئی لڑکی مجھے دھمکار ہی ہو آج تک تمہاری ماں میں ہمت نہیں ہوئی جو مجھے کوئی جواب دے اور تمہیں آگ کیوں لگ رہی ہے کونسا میری بات غلط ہے۔ زویا نے تمسخرانہ نظروں سے معصومہ کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر کہا

وہ سوہا عباد تھی جو خاموش رہتی تھی آگے سے کوئی جواب نہیں دیتی تھی پر میں معصومہ عباد ہوں جس کو اپنے اُپر اُٹھتی انگلی کو توڑنا اور بولنے والوں کا منہ بند کروانا اچھے سے آتا ہے۔ معصومہ اپنی بات کر کے روکی نہیں تھی زویا نے خون آشام نظروں سے اُس کی پشت کو دیکھا تھا۔

آئینہ میں تمہیں عباد کے آس پاس بھی نہ دیکھوں میرے بیٹے سے دور رہنا۔

www.kitabnagri.com

معصومہ اپنے کمرے میں آئی تو کانوں پہ زویا کی آواز گونجنے لگی۔

جانے کیا مسئلہ ہے سب کو میں جیسے مرے جا رہی ہوں اُن کے شہزادے پتر کے لیے۔ معصومہ جل کے سوچنے لگی

## Posted On Kitab Nagri

اب تو میں نے عماد کے ساتھ چپک چپک کے رہ کر اپنی پیاری خالہ کو جلا کر خاک کرنا ہے ہر وقت میری ماں کا دل جلاتی رہتی ہیں اپنی باتوں سے اب بتاؤ گی میری ماں سے پنگناٹ چنگا۔ معصومہ دل میں عزم کرتی سونے کے لیے لیٹ گئی۔



تم لوگ آج یونی نہیں جا رہے؟ سوہانے ناشتہ کرتے عماد اور معصومہ سے پوچھا  
نہیں کوئی ضروری کلاس نہیں ہماری۔ معصومہ نے بریڈ کھاتے جواب دیا  
میں بھی نہیں جاؤں گا۔ حماد جو س پیتا اپنے ہاتھ کھڑے کیے بولا  
کیوں۔ سوہانے گھور کر پوچھا

ان قاتل نینوں سے ڈیڈ کو دیکھا کریں۔ حماد کی بات پہ معصومہ ہنسی تھی وہی عباد اور سوہانے حماد کو گھورا تھا  
میرا مطلب تھا نہ اس معصومہ سا میرا دل ہے آپ ایسے تو نہ دیکھے۔ حماد عباد کی نظریں خود پہ محسوس کرتا ہڑا کر  
بولا اُس کی پتلی ہوتی حالت پہ عماد نے تاسف سے سر جھٹکا  
فضول باتوں سے زیادہ اپنی پڑھائی پہ فوکس کرو۔ عباد نے سنجیدگی سے ٹوکا تو حماد نے اپنا سر پلیٹ کی طرف جھکا  
دیا

سوہا ٹیرس پہ کھڑی لان میں ہنسی مذاق کرتے اُن چاروں کو دیکھ رہی تھی جب زویا بھی اُس کے ساتھ کھڑی ہوئی  
کتنا فرق ہے عبیر اور معصومہ میں زویا کی بات پہ سوہا کا سکتہ ٹوٹا  
کیا مطلب؟ سوہا کو زویا کی بات سمجھ نہیں آئی

## Posted On Kitab Nagri

دیکھو کیا پتا مطلب سمجھ آجائے۔ زویا نے کہا تو سوہانے پہلے عبیر کو دیکھا جو آسمانی کلر کے پرنٹڈ سوٹ میں ملبوس تھی ساتھ میں ڈوپٹہ اچھے سے سر پہ لیا ہوا تھا اُس کے برعکس معصومہ بلیک فراق کے ساتھ وائٹ ٹائیٹ پاجامے میں تھی بال کھلے ہوئے تھے اور ہمیشہ کی طرح میچنگ ہئیر بینڈ ڈالا ہوا تھا ڈوپٹہ سرے سے وجود سے غائب تھا سوہا کو شرمندہ کا گہرا احساس جاگا اُس نے کبھی فورس نہیں کیا تھا معصومہ کو حجاب یا ڈوپٹے کے لیے وہ چاہتی تھی معصومہ کو خود چادر کا احساس ہو

میری سختی بلا وجہ نہیں ہے اپنے بچوں پہ کبھی بکھار بچوں کو نیک راہ لانے کے لیے ماں باپ کو سخت ہونا چاہیے اُس کے لیے مجھے جو سہی لگا میں نے کیا اور آئینہ بھی کروں گی کوئی کچھ بھی کہے اُس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میری اور تمہاری تربیت بول رہی ہے دونوں میں واضح فرق ہے میرے بچے اپنے حدود کو جانتے ہیں جب کی تمہارے بچے بد زبان منہ پھٹ ہیں معصومہ کو دی ہوئی چھوٹ کا نتیجہ یہ ہے کہ رات کو نوبے میرے بیٹے کے کمرے میں پائی جاتی ہے۔ زویا زہرا گل کر ٹیرس سے اُتر گئی تھی جب کی سوہا کا وجود زلزلوں کی زد میں آگیا تھا اُس کے کانوں میں بس یہی الفاظ گونج رہے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تمہارے بچے بد زبان منہ پھٹ ہیں

معصومہ کو دی ہوئی چھوٹ کا نتیجہ یہ ہے کہ رات کو نوبے میرے بیٹے کے کمرے میں پائی جاتی ہے۔  
سوہانے بے اختیار اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ دیا



## Posted On Kitab Nagri

عماد میں نے نہ عاطف اسلم کا سونگ سلیکٹ کیا ہے تمہیں واٹس ایپ پہ بھی سینڈ کیا ہے وہ سونگ یاد کر لینا تاکہ  
ڈانس کرنے وقت لپسنگ میں آسانی ہو۔ معصومہ نے موبائل میں مصروف عماد سے کہا  
میری مانے تو میرے ساتھ ڈانس کر لیں۔ حماد نے مسکین شکل بنائی۔

تمہارے ساتھ بھی کروں گی یہ فقیروں جیسی شکل کیوں بنا رہے ہو۔ معصومہ اُس کا گال کھینچ کر بولی حماد کا منہ  
فقیروں جیسی شکل سن کر دیکھنے لائق تھا

تیاری تم دونوں کی ایسی ہے جیسے گھر میں کسی کی شادی کا گرینڈ فنکشن ہو جب کی یہ تو بس سالگرہ کی پارٹی  
ہے۔ عبیر نے الجھن زدہ لہجے میں کہا

مائے ڈیئر انوسینٹ کزن شادی کا گرینڈ فنکشن تو واقع نہیں پر گرینڈ پارٹی تو ہے نہ اس لیے ہمیں اس پارٹی جی لینے  
دو۔ معصومہ عبیر کے کندھوں میں بازوؤں حائل کرتی مزے سے بولی

واہ کیا پیار ہے دو کزنوں میں کبھی یہ پیار اپنے معصوم سے چھوٹے سے بھائی سے بھی کر لیا کریں بے چارہ خوش  
ہو جائے گا۔ حماد سے برداشت نہیں ہو تو بول پڑا

او میرا بچہ جیلیس ہو رہا ہے۔ معصومہ عبیر کو چھوڑتی ہنستی ہوئی حماد کے پاس آتی اُس کا گال چومتی بولی

اب بس بھی کرو چپک ایسے رہے ہو ایک دوسرے سے جیسے جانے کتنے عرصے بعد ملے ہو۔ عماد تینوں کو گھورتا  
بولا تو اُن کا قہقہہ مشترک تھا

عبیر آپو آپ کا بھائی جیلیس ہو رہا ہے۔ حماد شرارت سے عماد کو دیکھتا عبیر سے بولا جو عماد کا سرخ چہرہ دیکھ کر  
مسکرا رہی تھی۔

تم چپ کرو۔ عماد نے اُس کو تگری گھوری سے نوازا

## Posted On Kitab Nagri

کیوں میرا بھائی چپ کریں اور میرے بھائی سے زرہ تھمیز سے۔ معصومہ فورن حماد کے دفاع میں بولی تو حماد کی باچھیں پھیل گئی

معصومہ جی آپ کو سوہابی بی بولار ہی ہیں۔ عماد اُس سے پہلے معصومہ کو کوئی جواب دیتا ملازمہ نے اُس تک پیغام پہنچایا

اچھا میں آتی ہوں۔ معصومہ نے جواب دیا تو وہ سر ہلاتی واپس چلی گئی  
حمویہ سب سونگڑا ٹکونڈ کر دینا پھر یو ایس پی میں کاپی کر دینا۔ معصومہ نے اپنا سیل اور ایک لیسٹ اُس کو دیکر کہا  
مم آپ نے یاد کیا۔ معصومہ سوہا کے کمرے میں آتی خوشگوار لہجے میں بولی  
کیا میں نے تمہاری یہ تربیت کی ہے جو تم رات کے وقت کسی غیر محرم کے کمرے میں جاؤ۔ سوہا نے سپاٹ لہجے  
میں کہا تو معصومہ اُس کا انداز دیکھ کر خود بھی سیریس ہو گئی ایسا پہلی بار ہوا تھا جو سوہا اُس سے محبت کے بجائے  
ایسے لہجے میں بات کر رہی تھی۔

کیا آپ کو کسی نے کچھ کہا ہے میرے بارے میں؟ معصومہ قیامت کے دن زویا سے حساب لینے کا سوچتی سوہا سے  
بولی

یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔ سوہا چیخی تو معصومہ ڈر کے کچھ دور ہوئی

مم۔ معصومہ کا لہجہ بھیگ گیا تھا

کیا مم معصومہ میں نے کبھی تم پہ روک ٹوک نہیں کی اُس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کے تم کچھ بھی کرتی پھیر واپس  
حدود بھول جاؤ۔ سوہا غصے سے اُس پہ پھنکاری

## Posted On Kitab Nagri

میں اپنی حدود نہیں بھولی آپ اپنی بہن کی باتوں پہ یقین کر کے میرے پہ چنچ رہی ہیں۔ معصومہ کو تکلیف ہوئی سوہا کے رویے سے

میری بہن تمہاری بھی کچھ لگتی ہے۔ سوہانے گھورتے کہا

کیا لگتی ہیں وہ میری میں کیا لگتی ہوں اُن کی۔ معصومہ نے اُلٹا اُس سے سوال داغا

معصومہ میں تمہیں بد تمیزی کی اجازت ہر گز نہیں دوں گی۔ سوہانے ٹوکا

میں کسی غیر مردِ نامحرم کے کمرے میں نہیں جاتی تھی عماد سے کچھ کام تھا تبھی گئی تھی۔ معصومہ نے صفائی پیش کی کزن نامحرم ہوتا ہے معصومہ عماد تمہارا محرم نہیں ہے نامحرم ہے اُس سے ایک حد تک رہا کرو محرم بس تمہارا باپ تمہارا بھائی ہے اُس کے بعد شوہر اور تمہارا اپنا بیٹا ہو گا ان چار مردوں کے علاوہ کوئی پانچواں مرد محرم نہیں ہوتا۔ سوہانے سنجیدگی سے کہا تو معصومہ کو چپ لگ گئی۔

کیا آپ کو میرے پہ یقین نہیں؟

بات یقین کی نہیں ہے مجھے تم پہ یقین ہے اور عماد پہ بھی پر سوچو کل زویا نے دیکھا اگر اُس کی جگہ عباد عمار یا چچی جان میں سے کوئی دیکھ لیتا تو کتنا غلط ہوتا پھر۔ سوہانے گہری سانس بھر کر کہا

ہر ایک کی سوچ آپ کی بہن کے جیسے نہیں ہوتی۔ معصومہ نے منہ بسورا

ادب سے بات کرو بڑی ہے وہ تم سے دور شتے ہیں تمہارے اُس کے ساتھ اگر کچھ سختی سے پیش آتی ہے تو اُس میں تمہاری بھلائی ہوگی اور تم اپنا سارا وارڈروب خالی کرو آج کے بعد تم پاجامے نہیں پہنوں گی۔ سوہا کی آخری بات سن کر معصومہ کو صدمہ لگ گیا

امی یار کیا ہو گیا ہے اب آپ کو میری ڈریسنگ پہ بھی مسئلہ ہو گیا۔ معصومہ جھنجھلا سی گئی

## Posted On Kitab Nagri

میری غلطی ہے مجھے خیال رکھنا چاہیے تھا تم بڑی ہو گئی ہو تمہارے کپڑوں کا ہر چیز کا مجھ خیال رکھنا چاہیے تھا اگر میں بچپن سے ہی تمہیں ڈوپٹے کی عادت ڈالتی تو آج مجھے کہنا نہیں پڑتا تمہیں خود سے عادت ہوتی۔ سوہا کا لہجہ شرمندہ سا ہو گیا

جو بھی پر میں ایسا نہیں کروں گی۔ معصومہ نے ہڈ دھرمی کا مظاہرہ کیا

میرا ہاتھ اٹھ جائے گا معصومہ۔ سوہا نے غصے سے کہا

آپ مار مار کر میرا کچھ مر بنا دے پر میں اپنی بات پہ ڈٹی رہوں گی آپ کیسی تیسرے کی وجہ سے مجھ پہ سختی نہیں کر سکتی۔ معصومہ بضد ہوئی۔ سوہا جو غصے کا مظاہرہ کر رہی تھی معصومہ کے کچھ مر لفظ پہ مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا

وہ تیسری تمہاری خالہ ہے مت بھولوں۔ سوہا نے یاد کروایا

ایسی ہوتی ہیں خالائیں اسے سے اچھا تھا نہ ہوتی مجھے تو شک ہوتا ہے وہ آپ کی سگی بہن ہیں بھی یا نہیں۔ معصومہ نے منہ کے زاویے بگاڑے۔

اُس سے پہلے میرا ہاتھ سچ میں اٹھ جائے تم میرے کمرے سے نکلو۔ سوہا کا سر دُکھنے لگا

کیوں نکلوں میں یا آپ کا کمرہ نہیں صرف میرے ڈیڈی کا بھی ہے اور اُن کی چیزوں پہ میرا برابر کا حق ہے۔ معصومہ صوفے پہ بیٹھتی رلیکس انداز میں بولی

تم ایسے نہیں مانوں گی۔ سوہا نے تنے تاثرات سے اُس کو دیکھا

میں جارہی ہوں پر یہ مت سمجھئیے گا میں آپ سے ڈر گئی کیونکہ معصومہ عباد کسی سے نہیں ڈرتی۔ سوہا کے سخت ہوتے تاثرات دیکھ کر معصومہ نے جانے میں ہی اپنی عافیت سمجھی

## Posted On Kitab Nagri

اچھا۔ سوہانے آبروریز کیے

میں جاتی ہوں کیا ہے۔ معصومہ اتنا کہتی جھٹ سے باہر نکلی پیچھے سوہا گرنے کے انداز میں بیڈ پہ بیٹھ گئی۔  
یا اللہ میری معصوم بیٹی کو عقل دے۔ سوہا اپنا سر ہاتھوں میں گرائے دعائیہ انداز میں بڑبڑائی اُس کو معصومہ کی فکر ہو گئی تھی۔

سوہا کے کمرے سے باہر آتے معصومہ منہ بنا کر حال میں ہی بیٹھ گئی تھی جب اُس کی نظر زویا پہ پڑی جو ہاتھ میں کافی کا کپ تھا مے شاید اپنے کمرے میں جانے کا ارادہ رکھے ہوئے تھی اُس کو دیکھ کر معصومہ کو شیطانی کیڑے نے کاٹا تبھی اُس کو دیکھ کر اپنے پیروں میں موجود سلیر کو اتارے بغیر صوفے پہ لیٹنے والے انداز میں بیٹھ گئی  
یہ کونسا تمہارا بیٹھنے کا طریقہ ہے شادی کے بعد اپنے سسرال میں بھی یہی حال رہے گا تمہارا۔ زویا اپنی عادت سے مجبور بولے بنانہ رہ پائی۔ تب تک عماد حماد عبیر بھی لان سے سیدھا اندر آ گئے تھے

نہیں خالہ عرف چچی جان میں نے سوچ لیا ہے میں اُس سے شادی کروں گی جس کا نہ تو کوئی ماں ہوگی نہ کوئی بہن خواہ مخواہ خوبصورت زندگی میں بنا پئے میں ویلن کارول پلے کرتی ہیں۔ معصومہ کے جواب پہ عبیر اور زویا کا منہ گھلا کا گھلا رہ گیا تھا جب کی عماد کے تاثرات سنجیدہ تھے اور کہی جائے بات حماد کی تو وہ اپنی بہن کی سوچ جان کر عیش عیش کر اٹھا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)



## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

واہ آپو کیا دماغ ہے آپ کا کتنا دور کا سوچتی ہیں آپ مجھے تو لگتا تھا شادی کے بعد آپ نے پہلی فرصت میں اپنی ساس کو باہر کرنا ہے گھر سے پر یہاں تو آپ نے اُس سے بھی آگے کا سوچ لیا کیا کہوں آپ کا تو کوئی جواب نہیں تھی لا جواب ہو۔ حماد اُس کے ساتھ جڑ کے بیٹھتا داد دینے لگا

تم جیسی بد لحاظ سے شادی کون کرے گا۔ زویا نفرت سے بولی

جس کو کرنی ہوگی وہ کر لے گا آپ خود کو میری فکر میں ہلکان مت کریں۔ معصومہ نے اُس کے برعکس سکون سے جواب دیا

امی آپ پلیز۔ زویا نے جیسے ہی کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا حماد اُس کے پاس آتا اشاروں سے منع کرنے لگا اُن دونوں پہ نظر ڈال کر معصومہ نے آنکھیں گھمائی

## Posted On Kitab Nagri

عبیر کمرے میں آنا تمہیں لیور سمجھنا تھا نہ۔ زویا ایک اچٹنی نظر معصومہ پہ ڈال کر عبیر سے بولی  
جی میں بکس لیکر آتی ہوں۔ عبیر جواب دے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔  
آپ روئی ہیں؟ سب کے جانے کے بعد حماد جا بختی نظروں سے اُس کی آنکھوں کو دیکھ کر بولا  
تمہیں اپنی بہن رونے والی لگتی ہے۔ معصومہ نے کہا

بنے مت بتائے۔ حماد نے زور دیا

مم نے ڈانٹا۔ معصومہ نے بتایا  
کیوں؟ حماد متجسس ہوا

کل میں عماد کے کمرے میں گئی تھی اس لیے۔ معصومہ سر جھٹک کر بولی  
وہ تو آپ بہت بار جاتی ہیں۔ حماد کو معصومہ کی بات سمجھ نہیں آئی۔

کل رات گئی تھی تو تمہاری پیاری خالہ کو پتا چل گیا اور اُس نے امی کو چغلی دی۔ معصومہ ہزار منہ کے زاویے بنا کر  
بولی

ایک بات بتائے کیا چچو کی بیوی واقع میں ہماری ماں کی بہن ہے؟ حماد آہستہ آواز میں پوچھنے لگا  
پتا نہیں یہ سوال تو میرے دماغ میں بھی آتا ہے۔ معصومہ نے کندھے اُچکائے

ویسے راز کی بات ہے چچو نے اپنی جوانی میں جانے کو نسا گناہ کیا تھا جو سزا کی صورت میں اُن کی شادی زویا خالہ سے  
ہوئی۔ حماد ہنس کے بولا تو معصومہ بھی اُس کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتی زور سے ہنسنے لگی جس کا ساتھ حماد نے بھرپور  
دیا۔



## Posted On Kitab Nagri

میں نے سوچ لیا ہے میں اُس سے شادی کروں گی جس کا نہ تو کوئی ماں ہو گی نہ کوئی بہن خواہ مخواہ خوبصورت زندگی میں بنا پئے میں ویلن کارول پلے کرتی ہیں۔

عماد اپنے کمرے میں آیا تو اُس کو کچھ دیر معصومہ کی کہی باتیں کانوں میں گونجنے لگی جس کو وہ نظر انداز کرنے کی کوشش کرتا وائس ایپ آن کرنے لگا پہلے اُس نے معصومہ کی چیٹ آن کی جس میں ایک آڈیو اور ویڈیو میں گانا سینڈ کیا گیا تھا آڈیو سونگ کے نیچے لکھا تھا لپسنگ اچھے سے کرنا جب کی ویڈیو سونگ کے کپشن میں تھا ہم نے سیم ٹو سیم ایسے ڈانس کرنا ہے۔ یہ میسج پڑھ کر عماد نے اپنے سیل فون کو گھورا جیسے سامنے معصومہ ہو پر ایک منٹ کے لیے ویڈیو آن کیا جس میں عاطف اسلم اور ہانیہ عامر کے کسی شو میں ڈانس اسٹیپ تھے۔ عماد دیکھ کر تاسف سے سر ہلانے لگا

خود تو پاگل ہے مجھے بھی کر دے گی۔ عماد فون بیڈ پہ پھینکنے والے انداز میں رکھتا خود واشر روم کی طرف بڑھا۔ دس منٹ بعد واپس آیا تو زویا کو اپنے کمرے میں ٹہلتا دیکھا

کوئی کام تھا آپ کو؟ عماد نے زویا سے پوچھا  
کل معصومہ تمہارے کمرے میں کیا کرنے آئی تھی۔ زویا نے کڑے تیور سے اُس کو گھورا

کچھ بھی نہیں۔ عماد اپنی حیرت پہ قابو پاتا بس یہی بول پایا ورنہ یہ سوال ضرور دل میں آیا کہ زویا کو کیسے پتا جھوٹ مت بولو میں نے خود اُس کو تمہارے کمرے سے نکلتا دیکھا تھا۔ زویا سخت لہجے میں بولی

اُس نے میرے کمرے میں میرا اسائنمنٹ رکھا تھا جو مجھے مل نہیں رہا تھا تبھی میں نے کہا تھا آکر مجھے وہاں سے لیکر دے۔ عماد نے صفائی سے جھوٹ بولا

تم اُس لڑکی کے لیے اپنی ماں سے جھوٹ بول رہے ہو۔ زویا نے افسوس کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

میں کیوں جھوٹ بولنے لگا آپ سے جو بات ہے وہ میں نے کی۔ عماد بیڈ سے اپنا سیل فون اٹھا کر چار جنگ پہ لگا کر بولا

دیکھو عماد تم میرے بیٹے ہو میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں اس لیے مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش مت کرو وہ بھی اُس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے۔ زویا نفرت زدہ لہجے میں بولی عماد زویا کی بات پہ ساکت ہوا تھا دو ٹکے کی لڑکی الفاظ اُس نے کیسے برداشت کیے تھے یہ وہ بس خود جانتا تھا۔

جس کو آپ حقیر زدہ الفاظوں میں استعمال کر رہی ہیں وہ آپ کی بہن کی بیٹی آپ کے شوہر کی بھتیجی اور اُس شخص کی بیٹی ہے جس نے مجھے اور عبیر کو وقت تب دیا جب آپ کو اور ڈیڈ کو ہمارے لیے وقت نہیں تھا۔ عماد سنجیدگی سے بولا تو زویا کی زبان کو قفل لگ گیا۔

ہمارا شعبہ ایسا تھا ہمیں کہی بھی کسی بھی وقت ایمر جنسی کے طور پہ جانا پڑ جاتا تھا۔ زویا نے وضاحت کی۔ خالہ کا بھی ہے پر انہوں نے وقت دیا اپنے بچوں کو چچا جان اپنی ٹف جاب اور دادا جان کا بزنس بھی دیکھتے تھے پھر بھی وہ کبھی اپنے بچوں سے غافل نہیں ہوئے میرا ارادہ آپ کو شرمندہ کرنے کا نہیں اور نہ مجھے یا عبیر کو آپ دونوں میں سے کسی کو شکایت ہے میں بس اس لیے بول رہا ہوں اپنی خود کی نفرت میں آپ اتنی آگے نہ بڑھے جو واپسی کا کوئی راستہ بھی نہ رہے دل ہم اگر دل میں کسی کے لیے حسد رکھتے ہیں تو اُس انسان کا کچھ نہیں جاتا پر اُس حسد سے اپنا دل ضرور جلتا ہے۔ زویا صدمے کی حالت میں عماد کو بولتا دیکھ رہی تھی اُس کو یقین نہیں آرہا تھا یہ سب اُس کا اپنا خود کا بیٹا اُس سے یہ بول رہا ہے اُس کو بغض رکھنے والا کہہ رہا ہے زویا کو عجیب احساس نے آ گھیرا۔



## Posted On Kitab Nagri

ڈیڈی آپ کی بیوی نے آج مجھے کھڑی کھڑی سنائی۔ معصومہ عباد کے سینے پہ سر رکھتی سوہا کی شکایت لگانے لگی۔ سوہا تمہاری شکایت آئی ہے۔ سوہا واشروم سے باہر آئی تو عباد نے مصنوعی روعب سے کہا آپ کے لاڈ پیار کا نتیجہ ہے جو یہ بگڑ گئی ہے۔ سوہا نے دونوں کو گھورا جس پہ عباد گڑبڑایا ڈیڈی وہ زمانہ گیا جب آپ کی ایک گھوری پہ سوہا عباد کا سانس خشک ہو جاتا تھا اب تو یہ آپ کا خون خشک کر دیتی ہے۔ معصومہ مسکراہٹ دبائے عباد سے بولی

بیٹا ہر شریف انسان اپنی بیوی سے ڈرتا ہے۔ عباد کی بات سن کر سوہا نے آنکھیں گھمائی آپ ڈر ہی نہ جائے مجھ سے بس میری بات آپ سن لیں اپنی بیٹی سے بولیں وہ عقل کے ناخن لیں بڑی ہو گئی ہے چھوٹی بچی نہیں جو بار بار اس کو ہم سمجھائے اپنی زبان پہ کنٹرول کریں پورے یونی میں کہتے ہیں معصومہ کی زبان بریک لیس ہے۔ سوہا سخت لہجے میں بولی

تم کیوں آج روایتی ماں بنی ہو کچھ ہوا ہے کیا؟ سوہا کا تپا انداز اور معصومہ کی لٹکی شکل دیکھ کر عباد سنجیدگی سے بولا تو اب سوہا کو واقع اپنا سانس خشک ہوتا محسوس ہوا کچھ خاص نہیں ڈیڈی بس میں کل کسی کام سے عباد کے کمرے میں گئی تھی یہ خبر مم کو جانے کس نے دی تب سے مجھ پہ غصہ کیے جا رہی تھی اور مجھے کمرے سے باہر جانے کا کہا یہ تو آپ کا بھی ہے اس لیے اپنی بیوی سے کہے دوبارہ مجھے ایسے نہ بولیں۔ معصومہ عباد کے گرد حصار باندھتی ناک پھلا کر سوہا کی شکایات لگانے لگی سوہا۔ عباد نے سوہا کو دیکھا جو اپنے ہاتھوں میں لوشن لگا رہی تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

معصومہ کی طرف داری مت کیجئے گا یہ کل رات عماد کے کمرے میں گئی کیوں گئی تھی صبح ہونے کا صبر کر لیتی۔ سوہانے کہا تو عباد نے سنجیدہ نظروں سے معصومہ کو دیکھا جو اب اپنے کانوں کو پکڑے سوری بول رہی تھی۔

اپنے کمرے میں جاؤ رات بہت ہو گئی ہے۔ عباد اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیتا محبت سے بولا  
آپ ناراض تو نہیں۔ معصومہ نے کنفرم کرنا چاہا

نہیں پر آگے سے خیال رکھنا عماد بھلے تمہارا کزن ہے پر رات کو یادن کو بھی تم اکیلے اُس کے کمرے میں نہیں جاؤں گی اگر کوئی بات کرنی ہو تو اُس کو باہر آنے کا کہہ دیا کرو۔ عباد نے نرمی سے اُس کے بال سنوار کر کہا تو معصومہ نے جھٹ سے سر اثبات میں ہلایا سوہا معصومہ کو انداز دیکھ کر نفی میں سر ہلانے لگی جو اپنے باپ کے سامنے فرمانبرداری کا پیکر بنی ہوئی تھی۔

یہ بول دے اپنی ڈریسنگ چینج کریں بناؤ پٹے نایہ اب باہر جائے گی نہ کالج۔ سوہا کے نئے حکم پہ معصومہ روہانسی ہو گئی جب کی عباد نے کندھے اُچکائے  
ڈیڈی۔ معصومہ نے عباد کی سپورٹ چاہی

تمہاری ماں سہی بول رہی ہے ایک لڑکی تب خوبصورت لگتی ہے جب اُس کے سر پہ چادر ہو۔ عباد نے مسکرا کر کہا تو معصومہ نے گہری سانس ہوا میں خارج کی  
گڈنائٹ۔ معصومہ آہستہ آواز میں کہہ کر کمرے سے چلی گئی۔  
اعتماد دینے کے چکر میں بگر گئی ہے۔ سوہا پریشانی بولی

## Posted On Kitab Nagri

کیا کر دیا ہے اُس نے ایسا آج کیوں تم اُس کے پیچھے پڑ گئی ہو ورنہ تو مجھ سے لڑتی ہو میں تمہاری بیٹی سے کچھ نہ کہوں۔ عباد نے سنجیدگی سے پوچھا

عبیر کو دیکھا ہے آپ نے معصومہ سے چند ماہ بڑی ہے بس پر کتنی سمجھدار ہے وہ پہننے اوڑھنے کا سلیقہ ہے اُس میں پر معصومہ اب تک اپنے بچپن میں ہے۔ سوہانے جواب دیا

ہر انسان کی اپنی نیچر ہوتی ہے سوہا تم بھی ایسے ہی تھی اب کچھ سنجیدہ ہوئی ہو اگر معصومہ بچپن میں ہیں تو سہی ہے اپنے ماں باپ کے گھر میں ہے اپنی زندگی اپنی مرضی سے گزار رہی ہے شادی کے بعد تو ویسے ہی ہر لڑکی ذمیدار ہو جاتی ہے پھر خود کے لیے کہاں جیتی ہے۔ عباد نے اُس کو پر سکون کرنا چاہا

اگر یہاں ایسی ہے تو سسرال جا کر بھی تو اُس نے یہی سب کرنا ہے نہ۔ سوہا کی فکر کم نہ ہوئی میری بیٹی کیوں کہی اور جائے گی۔ عباد نے اُس کو گھورا

تو کیا ساری زندگی بیٹھا کر رکھے گے اُس کو۔ سوہانے ڈبل گھوری سے نوازہ

میں نے ایسے بھی نہیں کہا میں نے معصومہ کے لیے عباد کا سوچا ہے وہ اُس کو جس طرح توجہ اور محبت دے سکتا ہے ویسی کوئی اور نہیں دے گا اچھا ہے اپنی نظروں کے سامنے ہوگی۔ عباد کی بات پہ سوہا حیران نظروں سے

عباد کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پہ موجود سکون قابل دید تھا

آپ پلیز یہ بات کسی اور سے مت کرنا عباد اور معصومہ کبھی نہیں۔ سوہانے نفی میں سر ہلا کر کہا

کیا مطلب نہیں کیوں نہیں۔ عباد کو سوہا کی بات پسند نہیں آئی

کیوں آپ کو نہیں پتا زویا کا وہ معصومہ کو ناپسند کرتی ہے وہ کبھی اُس کو قبول نہیں کرے گی اور میں ہر گز نہیں چاہوں گی کوئی میری بیٹی سے نفرت سے پیش آئے۔

## Posted On Kitab Nagri

زویا بدل جائے گی عمار کی بھی یہ خواہش ہے۔ عباد نے گہری سانس لی اُس کی بات پہ سوہا طنزیہ ہنسی سیریلی عباد آپ کو لگتا ہے زویا بدلے گی جو اتنے سالوں نہیں بدلی اُس کو پر خاش مجھ سے ہے نہ تو مجھ تک ہی محدود کریں میرے بچوں کو کیوں بیچ میں گھسیٹ رہی ہے آپ کو پتا ہے معصومہ یا حماد دونوں زویا کو ناپسند کرتے ہیں مجھ سے سوال پوچھتے ہیں اُن کی خالا ایسی کیوں ہیں آپ بتائے میں کیا جواب دوں اُن کو وہ کیوں ہے ایسی اگر آپ دونوں بھائی اپنی خواہش کو پورا کرنے کے چکر میں اس گھر کو توڑنا چاہتے ہیں تو اپنا یہ شوق پورا کریں کیونکہ نا زویا معصومہ کو قبول کریں اور نہ آپ کی بیٹی اُس کی کوئی بات سُنے گی یا برداشت کریں گی زویا اُس کو ایک لفظ بولے گی تو جواب میں معصومہ نے اپنی زبان کے جوہر اُس کو دیکھائے گی جو بات عباد کو بھی پسند نہیں ہوگی اس لیے گھر کا سکون چاہتے ہیں تو یہ بات بھول جائے۔ سوہا سنجیدگی سے کہتی اپنی جگہ کروٹ لیکر سو گئی جب کی عباد گہری سوچ میں ڈوب گیا اُس کو سوہا کی بات کہی نہ کہی سہی لگ رہی تھی۔



کیا تمہاری کسی کے ساتھ دوستی نہیں ہمیشہ اکیلے ہی دیکھا ہے میں نے تمہیں؟ تبریز کا لچ کیفیئر یا اپنے فرینڈز کے ساتھ آیا تھا وہاں عبیر کو اکیلا بیٹھا کافی پیتے دیکھا تو نا چاہتے ہوئے بھی چلا آیا۔  
www.kitabnagri.com

میں زیادہ تر اکیلا رہنا پسند کرتی ہوں۔ عبیر آہستہ آواز میں بولی  
کیا میں یہ سمجھو تم مجھے جانے کا بول رہی ہو۔ تبریز نے آبرو اُچکائے پوچھا  
نہی نہیں میرا وہ مطلب ہر گز نہیں تھا آپ نے پوچھا تو میں نے جواب دیا میں کیوں کہوں گی آپ کو جانے کے لیے آپ کی مرضی ہیں جب چاہے جہاں چاہے بیٹھ سکتے ہیں میں کون ہوتی ہوں آپ کو کچھ کہنے والی۔ تبریز کی بات سن کر عبیر ہڑبڑا کر ایک سانس میں وضاحت دینے لگی تبریز حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا جو پہلے بولتی نہیں

## Posted On Kitab Nagri

تھی اب ایسے بول رہی تھی جیسے کسی نے سر پہ گن تان لی ہو تبریز کی حیرت چند منٹ بعد قہقہہ میں تبدیل ہو گئی اُس کو ہنستا دیکھ کر عبیر اپنی بے اختیاری پہ شرمندگی سے سر جھکا گئی تھی کیفیٹر یا میں موجود اسٹوڈنٹس حیرت سے گردن موڑ کر تبریز کو دیکھنے لگے جس کی نیلی آنکھوں میں ہنسنے کی وجہ سے پانی آگیا تھا مگر جلدی سے اپنی نگاہیں پھیر لی تھی کیونکہ اُن کو پتا تھا تبریز جنید نہ اپنی ناک پہ مکھی بیٹھنے دیتا تھا اور نہ کسی کی بلا وجہ کی نظریں اس لیے اُس کی خوبصورت ہنسی سے نظریں چڑا کر اپنے کام میں لگ گئے۔

کیا چیز ہو یا رتم کبھی کبھی منہ سے آواز نہیں نکلتی اور کبھی کبھی حیران کر دیتی ہوں۔ تبریز اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا ٹھوری پہ ہاتھ لکائے دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا جب کی عبیر تبریز کے ایسے دیکھنے سے کنفیوز ہوتی اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔

نہیں بس ایسے ہی۔ عبیر منمنائی۔

چھوڑ یہ سب مجھ سے فرینڈ شپ کر لوں۔ تبریز نے اپنا بھاری ہاتھ اُس کی طرف بڑھا کر بولا عبیر گھبرا کر تبریز کو دیکھنے لگی پھر اُس کے خوبصورت ہاتھ کو جس کی کلائی میں بلیک کلر کی خوبصورت گھڑی موجود تھی عبیر چور نظروں سے آس پاس بیٹھے اسٹوڈنٹس کو دیکھنے لگی

میرے ہوتے ہوئے کسی میں اتنی ہمت نہیں جو تم پہ نظر اٹھائے اس لیے بے خوف ہو کر اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو دوستی کے لیے۔ تبریز اُس کا گریز سمجھتا سنجیدگی سے بولا تو عبیر کے کچھ توقع کے بعد اپنا نازک ہاتھ تبریز کے ہاتھ میں دیا جس کو تبریز نے اپنی گرفت میں لیا عبیر کا دل زور سے دھڑکا

تمہارا ہاتھ اتنا ٹھنڈا کیوں ہو رہا ہے میں کو نسا مونستر ہوں۔ تبریز آہستہ سے اُس کا ہاتھ چھوڑ کر پوچھنے لگا

میرے ہاتھ ٹھنڈے ہوتے ہیں ہر وقت۔ عبیر نے بتایا

## Posted On Kitab Nagri

اچھا مان لیتا ہوں۔ تبریز سر ہلاتا بولا

میری کلاس ہے میں جاؤں۔ عبیر کھڑی ہوتی بولی

اگر میں کہوں گا نہیں تو کیا تم نہیں جاؤں گی! تبریز نے سنجیدگی سے پوچھا تو عبیر سوچ میں پڑ گئی کیا جواب دے۔

میری ضروری کلاس ہے۔ عبیر نے کہا

تو جاؤ میں نے کونسا روک رکھا ہے۔ تبریز نے کہا تو وہ جلدی سے وہاں سے نکل گئی تبریز اُس کے ایسے جانے پہ نفی

میں سر ہلانے لگا۔

کون تھی وہ؟ تبریز اپنے دوستوں کے پاس آیا تو انہوں نے شریر نظروں سے دیکھ کر پوچھا

لڑکی تھی۔ تبریز نے سکون سے جواب دیا جس پہ اُن کا منہ بن گیا۔

وہ تو ہمیں بھی نظر آرہا تھا پر تمہاری کیا لگتی ہے۔ تبریز ایک دوست رحمان نے کہا

سینئر ہوں میں اُس کا اور وہ جو نیئر تو بس کوئی ٹاپک سمجھنا چاہ رہی تھی مجھ سے۔ تبریز نے ٹالا

واہ ایسا کونسا ٹاپک تھا جو ہاتھ میں ہاتھ دے کر مزے سے زوردار قہقہہ لگا کر سمجھایا جا رہا تھا۔ رحمان نے بڑی

سنجیدگی سے جاننا چاہا مگر آنکھوں میں شرارت صاف عیاں تھی۔

لگتا ہے میرے ہاتھوں سے مکے کھانا چاہتے ہو۔ تبریز نے گھور کر کہا

یار بتانے میں کیا ہے ہم تمہارے دوست ہیں ہم سے کیسا پردہ۔ اب کی دوسرے دوست کاشف نے کہا

مرو تم سب۔ تبریز غصے سے اپنی جگہ سے اٹھا

ارے ایک تو تمہارا ٹیمپریچر جلدی ہائے ہو جاتا ہے بیٹھ جاؤ نہیں پوچھتے ہم اُس لڑکی کے بارے میں ویسے بھی

تمہارے ٹائیپ کی نہیں تھی۔ رحمان اُس کا ہاتھ پکڑ کر واپس بیٹھاتا بولا



## Posted On Kitab Nagri

ہاں عجیب دبو قسم کی ہے اگر اتنا ڈر لگتا ہے تو گھر میں بیٹھے نہ۔ کاشف رحمان کی بات سے اتفاق کرتا بولا تبریز کی رگیں غصے سے تن گئی تھی اُس نے زور سے اپنے ہاتھ کی مٹھیوں کو بھینچا دیکھنا ای

کیا تم دونوں خاموش رہ سکتے ہو۔ رحمان اُس سے پہلے مزید عبیر کے بارے میں کہا تبریز غصے سے ٹیبل پہ ہاتھ مار کر دھاڑا تو دونوں کو چپ لگ گئی۔

کیا ہو گیا ہے رلیکس۔ رحمان نے اُس کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا۔ کیا رلیکس دوبارہ میں اُس کے بارے میں کچھ نہ سُنوں تم دونوں کے منہ سے ورنہ ایک لمحہ نہیں لگے گا مجھے دونوں کا منہ توڑنے میں۔ تبریز اُس کا ہاتھ جھٹک کر وارن کرتا بولا جب کی وہ دونوں سوچ میں پڑ گئے ایسا بھی کیا کہہ دیا جو تبریز منہ توڑنے تک آگیا۔

او کے نہیں کہتے مجھے میرا منہ بہت پیارا ہے اللہ نے ایک ہی تو دیا ہے۔ کاشف ہاتھ کھڑے کیے بولا



Kitab Nagri

آج یہاں کا راستہ کیسے بھول گئے۔ مناہل حیرت سے عباد کو دیکھتی بولی

www.kitabnagri.com

اب یہ کہہ کر شر مندہ تو نہ کرو یہ بتاؤ جنید ہے گھر پہ۔ عباد صوفی پہ بیٹھ کر پوچھنے لگا

وہ تو نہیں ہے آفس کے کام کی وجہ سے آؤٹ آف سٹی ہے۔ مناہل نے جواب دیا

میں یہ کارڈ دینے آیا تھا۔ عباد نے کارڈ اُس کی طرف دے کر بولا جس کو تھام کر مناہل نے کھولا

برتھ ڈے انویٹیشن۔ مناہل مسکرائی

ہاں اپنے بچوں کے ساتھ آجانا اگر جنید آجائے تو اُس کو بھی۔ عباد نے کہا

## Posted On Kitab Nagri

ضرور میں اپنے دونوں بچوں کو لیکر آؤں گی۔ منابل خوشدلی سے بولی



یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو تمہیں تو گھر جانا چاہیے تھا۔ تبریز نے عبیر کو کالج کی گیٹ کے پاس بنے شیڈ کے نیچے بیٹھا دیکھا تو اُس کی طرف آتا استفسار کرنے لگا۔

وہ ڈرائیور انکل کی کال آئی تھی اُن کے آنے میں وقت ہے راستے میں گاڑی خراب ہو گئی تھی وہ ٹھیک کروا کر بس آتے ہی ہو گے۔ عبیر نے جواب دیا

تو یہاں اکیلا کھڑا رہنا سہی نہیں آؤ میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں۔ تبریز نے سنجیدگی سے کہہ کت ساتھ چلنے کا اشارہ دیا تو وہ گھبراہٹ کا شکار ہوئی۔

نہیں وہ بس آنے والے ہو گے آپ جائے۔ عبیر نے کہا  
کب تک آئے گے اور کب تک تم یہاں ویٹ کرو گی۔ تبریز نے گھورا

پانچ منٹ تک آجائیں گے۔ عبیر منمننا کر بولی

اگر نہ آیا تو؟ تبریز نے آبرو اُچکائے پوچھا

آجائے گے۔ عبیر پُر یقین لہجے میں بولی

اوکے دین میں تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ تبریز سکون سے کہہ کر اُس کے ساتھ بیٹھ گیا

آپ کو جانا چاہیے آپ کیوں انتظار کرنے لگے۔ عبیر کو تعجب ہوا

آپ ہماری تازی تازی فرینڈ شپ ہوئی ہے تمہیں اکیلا تو نہیں چھوڑ سکتا۔ تبریز کندھے اُچکا کر کہتا کانوں میں ایئر فون لگانے لگا۔

## Posted On Kitab Nagri

واہ کیا دوستی ہے جس میں ساتھ بیٹھ کر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ عبیر چور نظروں سے تبریز کو دیکھتی دل میں سوچنے لگی جو اپنے سیل فون میں مصروف ہو گیا تھا۔

پانچ منٹ بعد واقع میں عبیر نے گاڑی کو آتا دیکھا تو اپنی چادر ٹھیک کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اُس کو کھڑا ہو تا دیکھ کر تبریز نے اپنے کان سے ایئر فون نکالی۔

کیا ہوا۔ تبریز نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

ڈرائیور انکل آگئے۔ عبیر نے سامنے کی طرف اشارہ کر کے بتایا تو تبریز سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دینے لگا۔

آپ کا بہت شکریہ۔ عبیر نے مشکور نظروں سے اُس کو دیکھا

نو مینشن۔ تبریز اتنا کہہ کر اپنی بانیک کی طرف گیا عبیر بھی گاڑی کی چھلی سیٹ پہ بیٹھی تو ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کر دی



میرے لیے بھی کافی بنا دو پلیز۔ عماد کچن میں آیا تو معصومہ کو کافی مگ میں ڈالتا دیکھا تو کہا

میں نامحرم کے لیے کافی نہیں بناتی۔ معصومہ کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑے ناک منہ چڑھا کر بولتی سائیڈ سے گزر گئی عماد حیرت سے اُس کی پشت دیکھنے لگا۔

نامحرم؟ عماد بڑبڑایا

نامحرم کے ساتھ کیل ڈانس ہو سکتا ہے پر اُن کے لیے کافی نہیں بنائی جاسکتی واہ معصومہ میڈم کیا کہنے ہیں آپ کے۔ عماد جل کے سوچتا کافی میکر کے پاس آتا اپنے لیے کافی بنانے لگا

## Posted On Kitab Nagri



اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

whatsapp \_ 0335 7500595

وہ دن بھی آگیا جس کا باقی سب سے زیادہ معصومہ کو انتظار تھا آج عماد اور عبیر کی سالگرہ تھی معصومہ صبح سے اپنی تیاریوں میں مصروف تھی عباد عمار کے ساتھ مل کر لائٹس وغیرہ کا کام دیکھ رہے تھے جب کی عماد ہال میں سیٹنگ وغیرہ کا کام چیک کر رہا تھا کیونکہ سالگرہ کا فنکشن لان کے بجائے گھر کے ہال میں ہو رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

عماد یہاں کا کام ہو جائے گا تم جا کر تیار ہو جاؤ۔ زویا عجلت میں عماد سے بولی جو حرف حلیے میں تھا

امی میں ہو جاؤں گا کون سا زیادہ وقت لگتا ہے۔ عماد نے مسکرا کر کہا

پھر بھی جلدی سے اپنے کمرے میں جاؤ میں تب تک عبیر کو دیکھ آؤ۔ زویا اُس سے کہتی عبیر کے کمرے کا رخ کیا عماد زویا کے جانے کے بعد سامنے بنے اسٹیج پہ ایک طاہرانہ نظر ڈال کر خود بھی تیار ہونے کا سوچتا کمرے کی طرف بڑھا

تم نے یہ کیا پہنا ہے۔ زویا عبیر کے کمرے میں آئی تو حیرت سے اُس کو دیکھ کر بولی عبیر اُس وقت بلیو کلر کے پیروں تک چھوٹی فراق میں ملبوس تھی ساتھ میں ہم رنگ کا حجاب پہنا تھا پیروں میں سیم اُس کلر کا سینڈل پہنا ہوا تھا میک اپ کے نام پہ لائٹ سی لپ اسٹک لگائے وہ تیار ہو گئی تھی۔

فراق۔ عبیر نے بتایا تو زویا نے اُس کو گھورا

وہ مجھے بھی نظر آرہا ہے پر میں نے تمہارے لیے پنک کلر کی میکسی منگوائی تھی وہ کیوں نہیں پہنی تمہیں بتایا تھا نہ

اچھے سے تیار ہونا ہے میری بیسٹ فرینڈ بھی آنے والی ہے۔ زویا نے بازوؤں سینے پہ باندھ کر استفسار کیا

امی وہ ڈریس بہت شوخ اور ہیوی تھی مجھ سے کیری نہیں ہوتی دوسرا یہ اُس کے ساتھ نہ کوئی ڈوپٹہ تھا نہ مفلرنہ

حجاب کچھ بھی نہیں تھا اور بیک پہ تو کوئی کپڑا سرے سے تھا ہی نہیں سیلو لیس تھی اس لیے میں نے نہیں پہنا یہ

ڈریس خالہ لائی تھی میرے لیے اُس میں میچنگ کا سارا سامان تھا تو میں نے پہن لیا۔ عبیر ہاتھوں کی انگلیاں

مروڑتی کسی مجرم کی طرح بتانے لگی ساتھ میں میکسی کے نقص بھی

نیو ڈائمنز سے خاص تمہارے لیے بنایا تھا اور تم نے یہ برقع پہن لیا۔ زویا نے نفرت سے اُس کے پہنے ڈریس کو

دیکھا



## Posted On Kitab Nagri

خالہ نے بہت چاہ سے لیا تھا میرے لیے بھی اور معصومہ کے لیے بھی معصومہ تو کوئی اور ڈریس پہننے والی ہے اگر میں بھی نہ پہنتی تو اُن کو بُرا لگتا انہوں نے لیا بھی میری پسند کے مطابق ہے جب کی آپ کا لایا ڈریس پہنتی تو اُس میں تو میں آدھی برہنہ ہوتی۔ عبیر کی بات پہ زویا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی اُس کو عبیر سے ایسے جواب کی توقع نہیں تھی

یہ آجکل تمہاری زبان زیادہ نہیں چلنے لگی مت بھولوں ماں ہوں میں تمہاری میں نے جو ڈریس لیا تھا وہ آجکل کے حساب سے پہنا جاتا ہے ہمارے سرکل میں یہی ہے اب۔ زویا سخت لہجے میں بولی مجھے آجکل کے حساب سے ڈریس نہیں پہننا اور نہ اس سرکل کے طور پہ مجھے بس ویسی ڈریسنگ کرنی ہے جس میں میرا ضمیر مطمئن ہو میرے وجود کا کوئی حصہ نمایاں نہ ہو۔ عبیر نے ہمت کر کے کہا یہ اُس معصومہ کی پڑھائی ہوئی پٹی ہوگی اُس کا ڈریسنگ سینس نہیں دیکھا تم نے۔ زویا غصے سے پھنکاری کیا خرابی ہوتی ہے مکمل ڈریس ہوتا ہے اُس کا بس وہ ڈوپٹہ نہیں لیتی آپ ہر بات کا قص چٹاخ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عبیر کی بات زویا کے تھپڑ سے بچ میں رہ گئی۔ بہت حمایتی بن رہی ہو اُس خالہ بیٹی کی اپنی ماں بُری لگ رہی ہے۔ زویا اُس کا بازو دبوچ کر بولی عبیر آنکھیں زور سے بند کیے اپنے آنے والے آنسو کو پینے کی کوشش کرنی لگی پڑوا لیا نہ آج کے دن بھی تھپڑ سکون نہیں ہے نہ اس میں۔ زویا نے اُس کی کنپٹی پہ انگلی رکھی

## Posted On Kitab Nagri

آپ ایک بہت بُری ماں ہے اگر فرصت ملے تو سوچیے گا آپ نہ ایک اچھی بہن ہے نہ بیوی اور نہ ماں آپ نے کسی رشتے کا پاس نہیں رکھا۔ عبیر بھیگے لہجے میں کہتی اپنا بازو آزاد کروا کر کمرے سے باہر نکلی پیچھے زویا نے غصے سے اُس کی پشت کو دیکھا۔

بلیو کوئین کدھر جا رہی ہو میں نے سوچا تھا آج میں بٹر فلائے سوری میرا مطلب بیوٹیفیل بن کر سب کو حیران کر دوں گی پر تم نے تو مجھے حیران کر دیا چھمکو چھلو۔ عبیر تیز قدموں نیچے جانے کا ارادہ کر رہی تھی جب راستے میں معصومہ نے اُس کو روک لیا عبیر نے اپنا چہرہ جھکا لیا تاکہ وہ اُس کی آنکھیں نہ دیکھ لیں یار میری تعریف کر لوں میں نے بھی تو کی اتنی ساری میں تو بہت محنت سے تیار ہوئی ہوں۔ عبیر کو خاموش دیکھ کر معصومہ نان سٹاپ پھر سے بولنے لگی تو عبیر گہری سانس لیتی اُس کو دیکھنے لگی

تم ب

ایک منٹ یہ تمہارا گال کیوں سرخ ہو رہا ہے اور کس کی انگلیوں کے نشان ہیں نام بتاؤ مجھے ابھی اُس کو دن میں تارے دیکھا کرتی ہوں۔ عبیر جو کچھ بولنے والی تھی معصومہ کی نظر اُس کے چہرے پہ پڑی تو وہ مرنے مارنے پہ اُتر آئی۔

کچھ نہیں پاؤں پھسل گیا تو چہرے کی یہ سائیڈ دیوار پہ لگی شاید اس وجہ سے نشان پڑ گیا ہو۔ عبیر نے بے تکتہ بہانا بنایا

واہ مجھے نہیں تھا پتا ہمارا گھر کی دیواروں میں کان کے ساتھ ساتھ ہاتھوں کی بھی خصوصیات پائی جاتی ہے۔ معصومہ نے عبیر کے کمرے سے زویا کو نکلتا دیکھو تو تیز آواز میں طنزیہ کیا عبیر نے زویا کی موجودگی محسوس کی تو بنا کوئی جواب دیئے وہاں سے چلی گئی

## Posted On Kitab Nagri

آج تو اُس بے چاری کو ٹھیک سے خوشی منانے دیتی کل کتنا خوش تھی وہ اور اب آپ کی وجہ سے سارا دن مایوس رہے گی۔ معصومہ نے افسوس سے زویا کو کہا

تم ہمارے معاملے سے دور رہو۔ زویا نے بے زاری سے کہا  
آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ معصومہ نے گہری سانس لی  
تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں۔ زویا نے ٹوکا

اچھا یہ بتائے یہ ڈریس مجھ پہ کیسا لگ رہا ہے عماد نے میرے لیے پسند کیا تھا۔ معصومہ دوبارہ اپنی ٹون میں آتی  
گول گول گھوم کر زویا سے پوچھنے لگی عماد کے نام پہ زویا نے تیکھے چتون سے اُس کے ڈریس کو دیکھا  
معصومہ اس وقت براؤن کلر کے گول گلے والے لونگ فراق میں ملبوس تھی جس کی آستینیں چوڑیدار تھی  
بالوں کو اسٹریٹ کیے پشت پہ گھلا چھوڑ دیا تھا چہرے پہ لائٹ میک اپ تھا جو اُس کی گندمی رنگت کو مزید  
خوبصورت بنا رہا تھا جب کی ڈریس سے میچ کلر کی پیروں میں پیسل ہیل پہنی ہوئی تھی زویا نے پوری طرح اُس کا  
معائنہ کیا پھر طنزیہ لہجے میں بولی  
یہ ڈریس تمہاری رنگت پہ سوٹ کر رہا ہے۔ زویا نے اُس کی گندمی رنگت پہ ٹونٹ کیا پر معصومہ کے چہرہ پہ  
مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی

آپ کا ڈریس آپ کے دل سے میچ کھا رہا ہے۔ معصومہ زویا کے گالوں کو کھینچ کر گول گول گھومتی نیچے چلی گئی  
زویا کو پہلے معصومہ کی بات سمجھ نہیں آئی پر جیسے ہی اُس کی نظر اپنے ڈریس پہ پڑی تو جل بھن کے رہ گئی وہ آج  
بلیک کلر کی نفیس ساڑھی میں ملبوس تھی بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا معصومہ اُس کو کالے دل والا کہہ کر گئی تھی یہ

## Posted On Kitab Nagri

خیال آتے ہی اُس نے زور سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لی کیونکہ ہمیشہ کی طرح معصومہ نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا تھا جو زویا سے برداشت نہیں ہو رہا تھا

----

کیسی لگ رہی ہے آپ کی بیٹی۔ معصومہ سوہا کے پاس آتی بولی جو اپنے کمرے میں تھی  
ماشا اللہ بہت پیاری۔ سوہانے مسکرا کر اُس کا ماتھا چوما

ڈیڈی کہاں ہیں اُن سے بھی تو تعریف بٹوروں۔ معصومہ کمرے میں آس پاس نظر ڈورتی پوچھنے لگی۔

وہ باہر ہیں لائٹس کا اریجنٹ دیکھ رہیں ہیں۔ سوہانے کانوں میں ایئرنگز ڈال کر جواب دیا

آپ تو آج بہت ہاٹ لگ رہی ہیں۔ معصومہ کے شرارت سے کہہ کر آنکھ ونگ کی

شرم کرو۔ سوہانے مصنوعی گھوری سے نوازا

جس نے کی شرم اُس کے پھوٹے کرم۔ معصومہ ماتھے پہ ہاتھ رکھتی ڈرامائی انداز میں بولی

خا

عماد جو سوہا کے پاس کسی کام سے آیا تھا معصومہ کو دیکھ کر وہ مسمرائز ہو گیا تھا جو مسکرا کر اب اُس کو دیکھ رہی تھی۔

کیا کوئی کام تھا۔ سوہا کا دھیان اپنی تیاری پہ تھا جس وجہ سے وہ عماد کی محویت نوٹ نہیں کر پائی۔

ج جی وہ چچا جان کہاں ہیں؟ عماد جس کام سے آیا تھا وہ بھول گیا تو عباد کا پوچھا

لان میں ہیں۔ سوہانے جواب دیا تو عماد اب بنا ایک نظر معصومہ پہ ڈالتا کمرے سے باہر نکل گیا اُس کو خود پہ

حیرت ہو رہی تھی آج وہ کیسے اتنا بے اختیار ہو گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

عماد۔

معصومہ نے پیشے سے آواز لگائی تو عماد نے زور سے آنکھوں کو بھینچا

کیا ہے؟ عماد نے جان چھڑانی چاہی

تیار کیسی ہے تمہاری۔ معصومہ نے اُس کو دیکھ کر پوچھا جو روز معمول کے برعکس وائٹ کلر کے شلوار قمیض پہنے ہوئے تھا ساتھ میں براؤن واسکٹ پہنی ہوئی تھی جس سے وہ بہت وجیہہ نظر آ رہا تھا معصومہ کا دل کیا

تعریف کر دے پرہائے اُس کی انا

ٹھیک۔ عماد نے مختصر جواب دیا

میری ناک نہ کٹوا دینا۔ معصومہ نے وارن کیا

اس ڈریس کے ساتھ اپر بھی تھا وہ کہاں ہیں۔ عماد اُس کی بات نظر انداز کرتا بولا تو معصومہ نے دانت پیسے

وہ میں نے اپنے کمرے سے چپکا دیا ہے یاد گار کے طور پر۔ معصومہ کے جواب پہ عماد نے تاسف سے اُس کو دیکھا

عماد آؤ میں تمہیں اپنی فرینڈ سے ملواؤ۔ زویا معصومہ کو نظر انداز کرتی عماد کا بازو تھام کر بولی

جی چلیں۔ عماد نے کہا معصومہ کو اپنی فرینڈز کا گروپ آتا نظر آیا تو وہ ہاتھ ہلاتی اُن کی طرف متوجہ ہوئی۔

سب ٹھیک ہو گیا نہ۔ عباد نے عمار سے پوچھا

ہاں بہت کم وقت تھا پر شکر سب ٹھیک ہو گیا۔ عمار مسکرا کر آس پاس ساری اینجمنٹس کو دیکھتا ہوا بولا

ہممم چلو مہمان بھی آنا شروع ہو گئے ہیں۔ عباد نے کہا تو عمار نے سر ہلایا

واو کیا بات ہے کتنا خوبصورت اینجمنٹس ہے۔ فرشتے گاڑی سے اترتی ستائش لہجے میں بولی



## Posted On Kitab Nagri

ہممم واقع۔ مناہل نے لائٹس سے جلمگ کرتے گھر کو دیکھ کر فرشتے کی بات سے اتفاق کیا

شو آف بھی تو کروانا ہوتا ہے۔ تبریز گاڑی پارک کر تاظر یہ بولا

ایسی بات نہیں ہے۔ مناہل نے اُس کو ٹوکا جس پہ تبریز نے سر جھٹکا وہ یہاں بس فرشتے کے کہنے پہ آیا تھا ورنہ اُس کا کوئی ارادہ نہیں تھا یہاں آنے کا۔

اندر چلیں۔ مناہل نے کہا فرشتے تو خوش ہو گئی پر تبریز کی نظریں لان کے کونے پہ پڑی اُس کو وہاں کسی وجود کا احساس ہوا تو تجسس نے آگھیرا

آپ لوگ چلیں میں ایک کال سن کر آتا ہوں۔ تبریز نے کہا تو وہ دونوں اندر کی طرف گئی جب کی تبریز نے لان کی طرف اپنا رخ کیا ایکسیوزمی۔ تبریز نے آواز لگائی

عبیر زویا کے رویے کے بعد اُداس ہو گئی تھی تبھی وہ اکیلے رہنے کے کیے چوری یہاں لان میں آگئی تھی اُس نے بہت مشکل سے اپنے آنسو پہ کنٹرول کیا تھا ابھی وہ اندر جانے کا سوچ رہی تھی جب جانی پہچانی آواز پہ پلٹ کر دیکھا

www.kitabnagri.com

آپ

تم

دونوں کے منہ سے بے اختیار نکلا جس پہ عبیر اپنا سر جھکا گئی۔

یہ تمہارا گھر ہے۔ تبریز آس پاس کا جائزہ لیتا پوچھنے لگا

جی۔ عبیر نے جواب دیا

## Posted On Kitab Nagri

برتھ گرل بھی تم ہو؟ تبریز غور سے اُس کا جائزہ لیتا مسکرا کر پوچھنے لگا ایک تبریز کا سوال دوسرا اُس کا یوں مسکرا کر دیکھنا عبیر کو اچھا خاصا کنفیوژن میں مبتلا کر گیا تھا

جی میں ہوں۔ عبیر نے بتایا تو تبریز نے اپنے ہونٹوں کو گول کاشیپ دیا

اُس کل بتانا تھا نہ اور تم نے مجھے انوائٹ کیوں نہیں کیا تازی تازی فرینڈ شپ ہوئی ہے ہماری۔ تبریز فرینک انداز میں اُس کو دیکھا

سوری۔ عبیر کو کچھ سمجھ نہیں آیا تو کہا

ویل یہ بتاؤ یہاں کیا کر رہی ہو تمہیں تو سب کے ساتھ ہونا چاہیے تھا اور یہ تمہاری آئیز کیوں ریڈ ہو رہی ہیں۔ تبریز نے ایک کے بعد ایک سوال کیا

وہ آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔ عبیر نے بہانا بنایا

ہم اچھا مجھ لگا روئی ویسا رو نامت سا لگرہ کا دن ہے تمہارا ایسا نہ ہو پھر اس سال بس تم روتی ہی رہو۔ تبریز نے کیا تو

مزاق تھا پر عبیر کو اُس کا مذاق پسند نہیں آیا

مجھے اندر جانا ہے۔ عبیر نے سائیڈ سے گزرنا چاہا

مجھے بھی جانا ہے۔ تبریز ایک طرف ہو کر اُس کو جانے کا راستہ دے کر بولا

آئے پھر۔ عبیر نے سنجیدگی سے کہا

-----

یار وہ لڑکی کون ہے جو عماد کے ساتھ باتوں میں لگی ہوئی ہے۔ اجوہ نے تصویر لیتی معصومہ سے کہا

کس کی بات کر رہی ہو۔ معصومہ کے کان لڑکی نام سن کر کھڑے ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

وہ۔ اجوہ نے ایک طرف اشارے سے بتایا جہاں زویا کے ساتھ اُس عمر کی عورت تھی وہ دوناشناسالوگ۔  
یہ پکڑنا۔ معصومہ نے اپنا سیل اُس کو دیا اور خود عماد کے پاس آئی  
عمو تم یہاں ہو میں سارے گھر میں تمہیں تلاش کر رہی تھی۔ معصومہ بنا آس پاس کسی کو دیکھے سیدھا عماد سے  
بولا جو حیرت سے اُس کا میٹھا لہجہ نوٹ کرنے لگا  
تم معصومہ ہو۔ عائشہ نے مسکرا کر پوچھا  
جی میں ہوں معصومہ عباد۔ معصومہ نے جواب مسکرا کر کہا  
ماشاء اللہ بہت پیار ہو گئی ہو۔ عائشہ نے کہا تو اپنی تعریف پہ معصومہ کا چہرہ کھل اٹھا زویا کو اپنے اندر ایک ناگواری  
سی لہر ڈارتی محسوس ہوئی۔  
آپ دونوں کی تعریف۔ معصومہ نے اعیان اور خوشبو کی طرف دیکھ کر پوچھا  
ماہ بدولت کو اعیان فرمان کہتے ہیں۔ اعیان نے سر کو خم دیتے شریر لہجے میں اپنا تعارف کروایا جس پہ معصومہ ہنسی  
پر عماد نے گھور کر اعیان کو دیتا اُس کو اعیان کا معصومہ کے ساتھ فرینک ہونا ایک آنکھ نہ بھایا  
میرا نام خوشبو ہے۔ اُنیس سالہ خوشبو نے اپنا بال جھٹک کر کہا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

## Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

ہم بھی روز نہاتے ہیں ہم میں کونسا بودبو ہے۔ معصومہ سر جھکاتی سرگوشی نما میں بڑبڑائی جو عماد نے باخوبی سن لی اور ناچاہتے ہوئے بھی اُس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے جس کو چھپانے کے لیے اُس نے اپنا چہرہ دوسری طرح کیا

بہت اچھا لگا آپ دونوں سے مل کر اور آئی آپ کے دونوں بچے بھی بہت پیارے ہیں آپ کی طرح۔ معصومہ اُن دونوں سے کہہ کر عائشہ سے بولی

مجھے کیوں تلاش کر رہی تھی تم؟ عماد نے پوچھا وہ کیک کٹنے میں وقت ہے تب تک میں ڈانس کر لیتے ہیں۔ معصومہ عماد کی طرف چہرہ کیے شرمانے کی اداکاری کرتی بولی

ڈانس واو مجھے بھی کرنی ہے۔ خوشبو نے رنگ میں بھنگ ڈالا

## Posted On Kitab Nagri

عماد اپنی بہنوں سے ڈانس نہیں کرتا آپ ایسا کریں میرے بھائی سے ڈانس کر لیں بے چارے کو اُس کا پل نہیں مل رہا۔ معصومہ نے خوشبو کو دیکھ کر چاشنی بھرے لہجے میں کہا پر بھائی لفظ پہ خوشبو نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر کندھے اُچکا گئی

اتنی جلدی کیا ہے۔ عماد دھیمی لہجے میں بولا  
اسٹیج پہ دیکھو کیسے سب نے برتھ ڈے سونگ لگایا ہوا ہے لگ رہا جیسے کسی بچے کا جنم دن ہے اچھا ہے سب انٹرٹین ہو جائے گے۔ معصومہ نے اپنی بات پہ زور دیا۔

عماد نے کچھ کہنا چاہا پر معصومہ بنا کسی کی پرواہ کیے اُس کا ہاتھ پکڑ کر کچھ دور لائی  
تم نے آج بھی عینک پہن لی ہے اور اپنا ڈریس چینج کرو شلوار قمیض میں ڈانس کرتے وقت اچھے نہیں لگو گے۔ معصومہ نے نئے حکم پہ عماد نے دانت پیسے۔

ڈانس کے لیے راضی ہو گیا ہوں اس بات میں غنیمت جانو۔ عماد نے باور کروایا  
اچھا چلو۔ معصومہ نے جان چھڑوائی پھر ڈی جے کو گانا لگانے کا کہا  
اچانک لائٹ بند ہونے پہ ہر طرف خاموشی چھا گئی پھر سب کا دھیان دیا اسٹیج کی طرف گیا جہاں عماد ہاتھ میں مائیک پکڑے لپسنگ کر رہا تھا

سینے پہ جو لگی ہے آکر  
خواب سی دُنیا دیکھا کر



# Posted On Kitab Nagri

لیں چلی اپنا بنا کر

پہ لگن

ہاتھ میں آنچل تھمائے

ساتھ میں اپنے بہائے

آسمانوں پہ اُڑائے

آج من

وَعَدَ

کوئی ان کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یارا ااا اتوں ہے سن رہا ااا

www.kitabnagri.com

تھام لو جو دل پہ آ کے

کیا پتا اب کیا ہے آگے

## تھام لو دل دے زبان

چاند تاروں سے بھی آگے

تھام لو نین لاگے

کیا پتا اب کیا ہے



## Posted On Kitab Nagri

بھی رک رہا  
سجدہ جو ہے تقدیر کا  
تھام لوجود لپہ آ کے  
کیا پتا اب کیا ہے آگے  
تھام لودل دے زبان  
چاند تاروں سے بھی آگے

کیا ڈانس تھا برو میرے کو بھی آپ کے ساتھ کرنی۔ فرشتے کھوئے ہوئے لہجے میں تبریز سے بولی پر دونوں کی نظریں اسٹیج پہ تھی جہاں عماد معصومہ کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ دیتا گول گول گھما رہا تھا جو بہت خوبصورت منظر دیکھا رہا تھا معصومہ کا فراق بار بار اُس کی ہیل سے اٹک رہا تھا پر اُس بات کی پرواہ کس کو تھی معصومہ ایک ہاتھ کھڑا کرتی آسمان کی طرف کرنے لگی دوسرا ہاتھ عماد کے ہاتھ میں تھا گانا ختم ہوا تو دونوں سر کو خم دیتے اسٹیج سے اتر گئے

www.kitabnagri.com

یہ فضول سا ڈانس۔ تبریز ناگواری سے بولا  
ہائے بھائی اللہ کا نام لیں کتنا پیارا ڈانس تھا۔ فرشتے کو جیسے صدمہ لگ گیا۔  
واٹ ایور۔ تبریز بڑبڑایا

واہ معصومہ تم دونوں کا کپل تو زبردست ہے۔ معصومہ کی دوست ردا اُس سے بولی  
ہمارا ڈانس کپل اچھا بنے گا مجھے پتا تھا تبھی عماد سے کہا۔ معصومہ اجوہ کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیکر بولی۔

## Posted On Kitab Nagri

کیک کب کٹے گا۔ حماد معصومہ کے پاس آکر پوچھنے لگا

تمہیں کیوں جلدی ہے۔ معصومہ نے گھور کر کہا

اللہ اللہ کریں یہ جلدی ہے کتنے وقت سے کیک بس ٹیبل کی زینت بنا ہوا ہے اُس کا دل بھی کرتا ہو گا کوئی اُس کو

کھائے ہمارا نہیں تو اُس پہ رحم کریں۔ حماد کی بات پہ سب ہنسے

ڈیڈ سے پوچھو یا چچو سے۔ معصومہ نے کہا تو جلدی سے وہاں سے بھاگا

یار تمہارا ویسے ہے بڑا کیوٹ۔ ردا ہنس کر بولی

آفٹر آل میرا بھائی ہے کیوٹنس تو اُس کو مجھ سے وراثت میں ملی ہے۔ معصومہ بالوں کو جھٹک دے کر فخر سے

بولی۔

وہ جو ڈانس کر رہے تھے تمہارے کیا لگتے ہیں؟ تبریز عبیر کے سر پہ کھڑا ہوتا پوچھنے لگا جو اپنے ہاتھوں سے کھیل

رہی تھی۔

وہ دونوں میرے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تبریز

ابھی عبیر نے بس اتنا بولا تھا جب مناہل اُس کے پاس آئی

لیں۔ تبریز بے زار ہوا

میرے ساتھ چلو کسی سے ملو انا ہے۔ مناہل نے کہا تو تبریز ایک نظر عبیر پہ ڈال کر اُس کے ساتھ چل پڑا عبیر نے

کوفت سے آس پاس نظر ڈورائی جہاں سب ہاتھ میں کول ڈرنک پکڑے باتوں میں مصروف تھے۔

بلیو کوئین میرے ساتھ آؤ۔ معصومہ عبیر کے پاس آتی بولی

## Posted On Kitab Nagri

کیوں کہاں؟ عبیر نے پہلے پوچھا  
بھاگنے چلتے ہیں پھر شادی کریں گے۔ معصومہ کی بات پہ اُس نے گھورا  
کتنا فضول بولی تم۔ عبیر نے منہ بیگار کر کہا  
محترمہ اپنے سوال پہ بھی نظر ثانی کریں۔ معصومہ اُس کو کھڑا کرتی بولی

-----

تمہارے بچے ماشا اللہ بہت پیارے ہیں۔ عباد کے ساتھ کھڑی سوہانے مسکرا کر تبریز اور فرشتے کو دیکھ کر کہا  
اپنے بچوں سے بھی تو ملو آؤ۔ منابل نے بھی مسکرا کر کہا  
یہی کہی ہو گے۔ عباد کہتا آس پاس دیکھنے لگا جہاں معصومہ عبیر کے ساتھ جاتی نظر آئی تو اُس نے آواز لگائی اُسی  
وقت سوہانے عباد کو دیکھا

معصومہ

عبیر

عماد

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہاں آؤ۔ دونوں نے ایک ساتھ کہا ان تینوں نے اُن کی طرف دیکھا  
یس ڈیڈی۔ معصومہ بنا کہیں اور دیکھے عباد سے بولی  
فرشتے کی نظر بے ساختہ تبریز پہ پڑی جو کبھی عباد کو گھورتا تو کبھی معصومہ کو اور پھر عبیر کو دیکھتا پر عبیر کے علاوہ  
کسی نے بھی تبریز کو نہیں دیکھا  
جی خالہ کوئی کام تھا۔ عباد اپنا فون بند کرتا اُس کی طرف متوجہ ہوا



## Posted On Kitab Nagri

بیٹا انہیں سلام کرو۔ عباد نے معصومہ کو سیدھا کھڑا کیے مناہل کی طرف متوجہ کیا تو سوہانے بھی یہ عماد سے کہا۔  
اس سلام علیکم۔ معصومہ جو پر جوش آواز میں سلام کرنے والی تھی اُس کی نظر جیسے ہی خاکی کلر کی شرٹ کے ساتھ وائیٹ جینز پہنے تبریز پہ پڑی تو اُس کے منہ سے الفاظ کھینچ کھینچ کر ادا ہوئے جب کی عماد نے کوئی خاص  
تاثر نہیں دیا۔

اسلام علیکم

اسلام علیکم۔

عماد اور عبیر نے بھی سلام کیا

وعلیکم اسلام ماشاء اللہ بہت پیارے ہیں تینوں۔ مناہل صدق دل سے بولی

یہ معصومہ ہے اور یہ عبیر اور عماد۔ سوہانے باری باری سب کا تعارف کروایا

عبیر کو ایک دفع عباد کے ساتھ دیکھا تھا بہت چھوٹی تھی تب پر ان دونوں سے ملنے کا اتفاق پہلی بار ہوا۔ مناہل  
عماد اور معصومہ کو دیکھ کر بولی عماد کی نظریں معصومہ پہ تھی جو آنکھیں پھاڑ کر تبریز کو دیکھ رہی تبریز بھی خون  
آشام نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا عماد کو آنکھوں ہی آنکھوں میں قتل کرنے والی لڑائی پسند نہ آئی تو معصومہ  
کے سامنے کھڑا ہوا۔

میرے ساتھ چلنا بات کرنی ہے۔ عماد سنجیدگی سے اُس کو دیکھ بولا

عماد یہ

شش۔

معصومہ تبریز کی طرف اشارہ کرتی بولنے والی تھی جب عماد نے اُس کو ٹوکا

## Posted On Kitab Nagri

ایکسیوزمی۔ عماد عباد سے کہتا معصومہ کو لیے جانے لگا۔

میرے خیال سے اب کیک کٹ جانا چاہیے۔ سوہانے کہا

ہمم کٹ تو جانا چاہیے تم زویا اور عمار سے کہو آنے کا۔ عباد اُس کی بات سے اتفاق کرتا بولا

کیا بات کرنی تھی۔ معصومہ نے عماد سے کہا تو اُس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا

کیا ہوا۔ معصومہ کو تعجب ہوا

یہ تم کیا بولنے والی تھی سب کے سامنے کیا پھر سے تماشہ لگوانا تھا۔ عماد سخت لہجے میں بولا

میں کیا کچھ کہتی تم نے اُس لمبو کو نہیں دیکھا کیسے دیکھ رہا تھا کمینہ جیسے کچا چبانے کا ارادہ ہو۔ معصومہ نے منہ بنا کر

کہا

تم

آپ لوگ اپنی لڑائی کا سیکشن کچھ دیر کے لیے ملتوی کر کے میرے ساتھ آئے کیونکہ کیک کٹنے کا سہ ہو گیا

ہے۔ عماد کی بات حماد کی آمد سے بیچ میں رہ گئی۔

یہ سہ کیا ہوتا ہے۔ معصومہ حماد کے پاس آتی بولی

سہ سے مراد وقت سے لفظ پیور انڈین ورڈ ہے مین کے پیور ہیندی بے لچک ہیندی اور

اچھا اب بس۔ حماد جو اچھی خاصی تقریر کر رہا تھا معصومہ نے بیچ میں روک دیا

کیک عماد اور عبیر نے ایک ساتھ کاٹا عبیر نے سب سے پہلے کیک عباد کو کھلایا جب کی عماد نے عمار اور پھر زویا کے

بعد سوہا کو۔

## Posted On Kitab Nagri

ہیپی برتھ ڈی اللہ تمہیں سارے جہاں کی خوشی دے عباد عبیر کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولا تو اُس کی آنکھیں نم ہوئی۔ اب حماد بنا کسی کی پرواہ کیے آرام سے اپنے لیے کیک نکال رہا تھا سب کی موجودگی اور سوہا کی گھوری کسی کو اُس نے خاٹے میں نہیں لیا

ہیپی برتھ ڈے سدا خوش و خرم رہو۔ عماد سب کو کھلانے کے بعد معصومہ کے پاس آیا تو اُس نے کیک کا پیس اُس کے منہ کے پاس کر کے بڑی اماؤں کی طرح دعائیں دینے لگی۔

شکریہ۔ عماد نے کیک کھا کر بس اتنا کہا  
کبھی اس سڑی ہوئی شکل پہ مسکراہٹ بھی لایا کرو یقین جانو بُرے بلکل نہیں لگو گے۔ معصومہ نے ہاتھ کے اشارے سے مسکرا کر کہا تو عباد نفی میں سر ہلاتا چلا گیا۔

-----

میں کیک نہیں کھاتا۔ عبیر تبریز کے لیے کیک لائی تو وہ بے رخی سے بولا۔ عبیر کے چہرہ تاریک ہوا  
او کے س سوری۔ عبیر اتنا کہتی جانے لگی پر اُس کے چہرے پہ چھائی افسردگی تبریز کو جانے کیوں بُری لگی تبھی بے ساختگی سے اُس ہاتھ عبیر کی کلائی پہ پڑا تبھی زویا کی نظر دونوں پہ پڑی اُس نے جیسے ہی تبریز کو دیکھا ایک ہی منٹ میں پہچان لیا تھا مگر اُس کے ہاتھ میں عبیر کی کلائی دیکھ کر اُس کا غصہ ساتویں آسمان پہ پہنچا وہ ان کی طرف جانے لگی پر اُس کی کچھ کو لیگن سامنے آگئی جس پہ زویا نے صبر کا گھونٹ بھرا

دو۔ تبریز نے کیک کی طرف اشارہ کیا

آپ تو نہیں کھاتے۔ عبیر نے کہا

## Posted On Kitab Nagri

کھاتا نہیں اس کا یہ مطلب تو ہر گز نہیں ہوا کہ مجھ پہ کیک کھانا حرام ہے۔ تبریز نے آبروریز کی کہا تو عبیر کا چہرہ کھل اٹھا

کتنے سال کی ہوئی تم۔ تبریز نے پوچھا

تیس سال۔ عبیر کا اتنا بتانا تھا تبریز کو اپنے گلے میں کیک کا پیس اکٹھا محسوس ہوا اس کو بُری طرح کھانستے دیکھ کر عبیر پریشان ہوئی اور جلدی سے اٹھ کر ٹیبل سے جگ سے پانی لیا اور پانی کا گلاس اس کے ہونٹوں کے پاس کیا تبریز نے عبیر کو دیکھا جس کے چہرے پہ پریشانی بھرے تاثرات دیکھے عبیر نے اس کی نیلی آنکھوں میں کھانسنے کی وجہ سے نم دیکھی تو اس کا دل ڈوب کے ابھرا

شکریہ۔ تبریز پانی کا گلاس پی کر مختصر بولا اس کی سفید رنگت پہ سرخی چھا گئی تھی۔

مطلب میں تم سے آٹھ سال بڑا ہوا۔ تبریز بڑبڑایا

کچھ کہا آپ نے؟ عبیر کو سمجھ نہیں آیا تو پوچھا

عبیر۔

تبریز کے کچھ کہنے سے پہلے زویا دونوں کے سر پہ نازل ہوئی عبیر کا چہرہ خوف سے فق ہوا زویا کو اتنے غصے میں دیکھ کر تبریز نے زویا کو دیکھا تو اس ایسے لگا جیسے وہ پہلے مل چکا ہو پر کہاں یہ یاد نہیں آیا اس کو لیکن آچانک سے دماغ میں کچھ کلک ہوا

سب ناپسندیدہ لوگ ایک ہی گھر میں پائے جا رہے ہیں۔ تبریز معصومہ اور عماد کو تصور میں لاتا کوفت سے بڑبڑایا

جی۔ عبیر نے فوراً سے جواب دیا

## Posted On Kitab Nagri

کون ہے یہ جو اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہو کیسے جانتی ہوں اس بد تمیز کو۔ زویا سے غصہ کنٹرول نہیں ہوا تو پھٹ پڑی۔

اولیڈی مائنڈیوئر لینگوتج۔ تبریز نے دھاڑنے والے انداز میں کہا پہلے زویا پھر تبریز کا چلانا عبیر کی اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی اُس نے چور نظروں سے اس پاس دیکھا جہاں بیک گراؤنڈ میں بجتے میوزک کی وجہ سے کسی کا بھی دھیان اُن کی طرف نہیں تھا اُس نے عمار اور عباد عماد میں سے کسی کو تلاشنا چاہا پر تینوں میں سے کوئی بھی نہیں تھا

تم یہاں کر کیا رہے ہو؟ زویا نے گھورتے ہوئے کہا  
آپ کی یاد آرہی تھی سوچا آپ سے مل آؤ۔ تبریز تپتے ہوئے لہجے میں گویا ہوا

یو

وی۔

زویا نے جیسے ہی انگلی اٹھائی تبریز اُس کی انگلی نیچے کرتا تپانے والی مسکراہٹ سجائے بول کر چلا گیا  
تمہیں تو بعد میں دیکھتی ہوں۔ زویا اُس کو وارن کرتی چلی گئی



عبیر کا پورا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا اُس نے ایسا بھی کیا کر دیا اب جو زویا اتنا غصہ ہو گئی تھی وہ خود کو سنبھالتی معصومہ کے پاس جانے کا سوچنے لگی۔



## Posted On Kitab Nagri

حماد جوس کا گلاس پکڑے آرہا تھا جب اُس کا پاؤں ٹیبل پہ اٹکا جس سے جوس کا گلاس سامنے آتی فرشتے کے کپڑوں پہ گر پڑا فرشتے کا منہ گھلا کا گھلارہ گیا اپنے ڈریس کی یہ حالت دیکھ کر جب کی حماد سر کھجاتا گرے ہوئے گلاس کو دیکھنے لگا

اے یواندھے یہ کیا کر دیا میرا اتنا مہنگا ڈریس خراب کر دیا۔ فرشتے نے چیخ کر کہا

محترمہ جو آپ نے اتنا مہنگا گلاس اتنا خوبصورت گلاس توڑ دیا اُس کا کیا تمہارا ڈریس تو پانچ روپے کے صابن سے صاف ہو جائے گا لیکن یہ گلاس کبھی جڑ نہیں پائے گا کیونکہ کانچ کا گلاس انسان کے دل کی طرح ہوتا ہے ایک دفع ٹوٹ جائے تو دوبارہ نہیں جڑتا۔ حماد نے ٹھیک ٹھاک تقریر کر دی

کیا بکواس کر رہے ہو گلاس انسان کے دل کی طرح نہیں بلکہ دل گلاس کی طرح ہوتا ہے جو ٹوٹنے کے بعد نہیں جڑتا۔ فرشتے نے اُس کی عقل پہ ماتم کیا

مجھے کیا پتا میرا دل کونسا کانچ کا ہے یا ٹوٹا ہوا ہے ویسے بھی سائنس نے تو ہمیں نہیں بتایا کہ دل کے کسی حصے میں ششہ لگا ہوا جس سے دل کے ٹوٹنے کا خدشا ہو۔ حماد ایک ہی پل میں اپنی بات سے مکر گیا

واٹ ایور مجھ سے سوری بولو۔ فرشتے نے گھور کر کہا

ہوش میں ہو میں ہوں حماد عباد سو ہا عباد کا بیٹا معصومہ عباد کا بھائی میں کیوں کہنے لگا تم چھپکلی کو سوری۔ حماد نے ناک سے مکھی اڑائی۔

کیا چھپکلی خود کیا ہو تم مینڈک۔ اپنے لیے ایسا لفظ سن کر فرشتے کا غصہ ساتویں آسمان پہ پہنچا

مینڈک ہو گا تمہارا خاندان میری شکل تو شہزادے گلفام سے ملتی ہے۔ حماد نے کہا تو فرشتے کی طنزیہ مسکراہٹ سے اُس کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

تم چھپلے تمہاری بہن

اے میری آپو کو کچھ نہ کہنا ورنہ میں

حماد اتنا کہہ کر چپ ہو گیا اُس کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہے

کیا ورنہ ہاں بولوں۔ فرشتے نے کمر پہ ہاتھ ٹکائے گھور کر پوچھا

اے لڑکی سائلیٹ ہو جا ورنہ میں وائلیٹ ہو جاؤں گا۔ حماد کے شیطانی دماغ میں جیسے ہی ڈائلاگ آیا جھٹ

سے اُس کے سامنے انگلی کھڑی کیے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

بچے وائلیٹ تو تم نے مجھے کر دیا ہے معافی مانگوں نہیں تو اپنا حشر سوچ ليو۔ فرشتے نے اُس کے بال کھینچ کر کہا

اپنے ڈائن جیسے ہاتھ میرے ایس آر کے بالوں جیسے سے دور کرو۔ حماد تپ کے بولا

واہ جی واہ شکل شہزادہ گلغام جیسی بال شاہ رخ خان جیسے اپنا کچھ بھی ہے۔ فرشتے نے طنزیہ کیا

میری اپنی پر سنل زبان ہے دیکھو۔ حماد نے زبان چڑائی۔

معافی مانگو ورنہ میں گنجا بنا دوں گی تمہیں۔ فرشتے نے دونوں ہاتھ اُس کے بالوں پہ رکھے وارن کیا

آ آ جھنگلی چھوڑو میرے بال۔ حماد نے ایک ہاتھ اُس کے لمبے بالوں میں ڈال کر دوسرے ہاتھ سے اپنے بال

آزاد کروانے چاہے۔

اپنے ہاتھ میرے بالوں سے ہٹاؤ میرے بھائی کو پتہ لگانہ اچھا نہیں ہوا اُس کی ایک پھونک کے مار ہو تم۔ فرشتے

اُس کے بالوں کو زور سے کھینچ کر بولی

## Posted On Kitab Nagri

اور تو تمہارا بھائی میری بہن کو نہیں جانتا اُس نے تمہارے بھائی کو ایسی ایسی سُنانی ہے کہ دوسرے دن تمہارا بھائی پاگل خانے میں شفٹ ہو گا۔ حماد نے اُس کے بالوں کو زور سے مٹھیوں میں بھینچ فرشتے کو لگا اُس کے بال آج جڑ سے اکھڑ جائے گے

معصومہ بریانی کی پلیٹ ہاتھ میں پکڑے اب بیٹھ کر کھانے کا ارادہ کرنے والی تھی جب دور کونے میں اُس کو حماد کسی لڑکی سے لڑتا نظر آیا

یہ حمونے سب کے سامنے ناک کٹوانی ہے۔ معصومہ پلیٹ ٹیبل پہ رکھتی بھاگنے والے انداز میں اُن کی طرف جانے لگی۔

تبریز کا موڈ بُری طرح آف ہو گیا تھا اُس کو کاشف کی کال آنے لگی تو وہ ہجوم سے نکلتا کسی کونے میں جانے کا سوچ رہا تھا جب نظر فرشتے پہ پڑی جسے کے بال کسی کی مٹھیوں میں تھے یہ دیکھ کر تبریز کی آنکھوں میں خون اُتر آیا فون کو جیب میں ڈالتا دندنا تاواہاں جانے لگا۔

کیا پاگل ہو گئی ہو لڑکی میرے بھائی کے بال چھوڑو کیوں بھری جوانی میں اُس کو گنجا کرنے پہ تلی ہوا بھی تو اُس نے ٹھیک سے جوانی کی دہلیز پہ پیر بھی نہیں رکھا۔ معصومہ فرشتے کے ہاتھ حماد بالوں سے ہٹاتی نان سٹاپ بولنے لگی جاہل انسان پیچھے ہٹو۔ تبریز کرخت آواز میں بولا

جاہل کس کو بول رہے ہو میرا بھائی میٹرک کلیئر ہے۔ معصومہ حماد کو اپنے پیچھے کرتی گھور کر بولی میری بہن کو دوبارہ ہاتھ لگانے کی کوشش کی تھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔

او تو یہ تمہاری بہن ہے بالکل تم پہ گئی ہے۔ معصومہ دونوں پہ طنزیہ نظر ڈال کر بولی حد میں رہو اپنی لڑکی سمجھ کر لحاظ کر رہا ہوں ورنہ گدی سے زبان کھینچ لیتا۔ تبریز سر دلچے میں بولا

## Posted On Kitab Nagri

ایسے ہی زبان گدی سے کھینچ لیتے میں ابھی زندہ ہوں دیکھتا ہوں کون میری بہن کو آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے ہاتھ لگانا تو دور کی بات ہے۔ حماد کے اندر بھائی کا جوش ابھرا  
تم چپ کرو کدو۔ فرشتے نے آستین چڑھا کر کہا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

کیوں چپ کریں خبرادر جو میرے ہینڈ سم بھائی کو کدو کہا تو تمہارے لمبو بھائی کی شکل اُس سے ملتی جُلّتی ہے کبھی  
دونوں کو ایک ساتھ بیٹھا کر دیکھنا لگ پتا جائے گا۔ معصومہ حماد کو اپنے ساتھ لگائے دونوں سے بولی

## Posted On Kitab Nagri

تبریز کا بس نہیں چل رہا تھا وہ معصومہ کا کیا حال کرتا پر لڑکی سمجھ کر اُس پہ ہاتھ اٹھانے سے گریز کر رہا تھا ورنہ دل تو ایسا ہی کچھ کرنے کو چاہ رہا تھا۔

تیری کزن نے تو آج کا دن بھی نہیں چھوڑا دیکھو کیسے دبنگ بنی ہوئی ہے۔ فیصل ہنس کر عماد سے بولا جو کول ڈرنک کا سپ لیں رہا تھا فیصل کی بات سن کر اُس نے اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں معصومہ پورا ہال چھوڑے ڈرائنگ کے باہر کسی سے لڑنے میں مگن تھی۔

یا اللہ اس بندی کو عقل دے۔ گلاس ٹیبل پہ رکھتا عماد معصومہ کو لینے کے لیے جانے لگا جب فیصل نے کہا اپنے یہ خوبصورت گلاسز مجھے دے دو خوا مخواہ تم لوگوں کی لڑائی میں یہ بے موت مارا جائے گا۔ فیصل عماد کی آنکھوں سے چشما اتار کر پھونک مار کر خود پہن کر بولا جس سے عماد نے اُس کو گھورا

جلدی جاؤ اگلے سین کا مجھے بے صبری سے انتظار ہے۔ فیصل اُس کے گھورنے کا اثر لیے بنا جانے کا بولنے لگا اور آس پاس بھی دیکھنے لگا جہاں اب سب جانے کی تیاریوں میں تھے بس کچھ لوگ ہی بچے تھے اب عماد کے جانے کے بعد فیصل دلچسپ نظروں سے سامنے دیکھنے لگا جیسے کوئی پسندیدہ شو چل رہا ہوں ایسے ہی تو لوگ نہیں کہتے کہ دوستوں سے زیادہ کمینہ اور کوئی نہیں ہوتا اگر دوست فیصل جیسا ہو تو انسان یہ نام دینے پہ مجبور ہو جاتا ہے۔

فیصل بھائی آپ نے عماد کو دیکھا ہے۔ عبیر کی آمد پہ فیصل کی ہنسی نکل گئی۔ اُس کے ہنسنے پہ عبیر نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔



## Posted On Kitab Nagri

سوری وہ بس تمہارا ہی انتظار تھا وہاں جاؤ وہاں سب موجود ہیں سوائے تمہارے تمہارا جانا بھی ضروری ہے۔ فیصل اپنی مسکراہٹ دباتا معصومہ کی طرف اشارہ کرنے لگا تو عبیر ایک نظر اُس کی آنکھوں میں موجود عماد کے گلاسز پہ ڈال کر چلی گئی

معصومہ گھر پورا مہمانوں سے بھرا پڑا ہے اور تم یہاں تماشا لگا رکھا ہے چلو یہاں سے۔ عماد معصومہ کے پاس سخت لہجے میں آکر بولا

اور رومیوں صاحب بھی آگئے آپ کا ہی انتظار تھا ویکم ویکم۔ تبریز تالیاں بجا کر طنزیہ بولا  
بکو اس بند کرو۔ عماد سخت لہجے میں بولا

کیوں بے بی بُرا لگا۔ تبریز نے بچوں کے لہجے میں اُس کو پچکارا فرشتے نے اپنی ہنسی کنٹرول کی  
مہمان ہو مہمان بن کر رہو ورنہ میں یہ نہیں سوچوں گا کہ گھر آئے مہمان کی عزت کی جاتی ہے۔ عماد نے وارن کیا

اچھا جی تو لیں جاؤ اس بد زبان کو۔ تبریز نے حقارت سے معصومہ کو دیکھ کر کہا تب تک عبیر بھی وہاں آگئی تھی۔  
آپ کا کوئی حق نہیں میری کزن کے بارے میں ایسا بولنے کا۔ عبیر کو تبریز کا معصومہ کو ایسا کہنا پسند نہیں آیا تو  
جھٹ سے کہا اُس کی بات پہ عماد معصومہ حماد تینوں کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا ایسا پہلی بار ہوا تھا جو وہ کسی کے حق میں  
بولی تھی یا کسی لڑائی کے بیچ میں آئی تھی پر تبریز کو عبیر کا ایسے مخاطب کرنا پھر معصومہ کی طرف داری کرنا بالکل  
پسند نہیں آیا

آپو ہماری انوسینٹ کزن بہادر ہو گئی ہے۔ حماد معصومہ کے کان میں سرگوشی میں بولا تو معصومہ نے داد دیتی  
نظروں سے عبیر کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

جو ہے وہ کہوں گا تمہیں زیادہ حمایتی بننے کی ضرورت نہیں۔ تبریز بد لحاظی سے بولا میری بہن کو کیا دھمکا رہے ہو مجھ سے بات کرو۔ عماد عبیر کے سامنے کھڑا ہو کر بولا تو تبریز نے ایک نگہ اُس کے چہرے پہ رسید کیا معصومہ اور حماد کا ہاتھ بے ساختہ منہ پہ گیا عبیر نے جلدی سے عماد کے کندھے پہ ہاتھ رکھا یو بلڈی۔ عماد کے ہونٹوں سے خون کی بوند ٹپکی تبھی غصے میں آتا جواب میں تبریر کے چہرے پہ مکہ دے مارا۔ یار آپو معاملہ بڑھ گیا ہے ہمارے ابا کو پتا چل گیا نہ تو لینے کے دینے پڑ جائے گے۔ حماد کی حالت پتلی ہو گئی تھی تبھی معصومہ سے بولا جو خود پریشان ہو گئی تھی

عبیر جاؤ جا کر ڈیڈی یا چچو کو لیکر آؤ۔ معصومہ نے بت بنی عبیر سے کہا تم کیوں کومہ میں چلی گئی ہو چلو میرے ساتھ۔ معصومہ اُس کا ہاتھ پکڑتی اپنے ساتھ لیں جانے لگی۔ فرشتے پر شوق نظروں سے عماد اور تبریز کو آپس میں لڑتا دیکھ رہی تھی۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا شیطان کی نانی۔ حماد نے فرشتے سے کہا تم زمیدار ہو شیطان کے ابا۔ فرشتے نے گھور کر کہا تم ہو شیطان۔ حماد یہاں وہاں دیکھتا ٹیبل پہ ٹرے نظر آئی تو اُس میں سے ایک گلاس اٹھا کر فرشتے کے اُپر گرایا جس سے اُس کے کپڑے جو پہلے خراب ہو گئے تھے پانی کی وجہ سے گیلے بھی ہو گئے۔

کمینے تمہیں میں چھوڑوں گی نہیں۔ فرشتے نے ہاتھوں سے پوری ٹرے اٹھا کر کہا جس سے حماد پھرتی کا مظاہرہ کرتا دوسرا گلاس اٹھا کر اُس میں موجود پانی فرشتے کے سر پہ گرایا دماغ کافی گرم ہوتا معلوم ہوتا ہے اس کو ٹھنڈا کرو۔ حماد جلانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے بولا کیا ہو رہا ہے یہ۔ عباد کرخت لہجے میں دھاڑا

## Posted On Kitab Nagri

تو تبریز کے ہاتھ اور عباد کے ہاتھ ایک دوسرے کے گریبان پہ تھے جھٹکے سے چھوڑ دیئے۔

اپنے سب گھر والوں اور کچھ مہمانوں کو دیکھ کر عماد شرمندہ سا سر جھکا گیا تھا اُس کے پورے بال بکھرے ہوئے تھے واسکٹ کے اُپری بٹن بھی ٹوٹ گئے تھے جب کی تبریز کے شرٹ کے بٹن سارے گھل گئے تھے سوائے ایک کے جس سے اُس کا سینہ نظر آ رہا تھا خود پہ کچھ لڑکیوں کی نظر محسوس کر کے تبریز نے اپنے سامنے فرشتے کو کھڑا کر دیا کیونکہ شرٹ کے بٹن تو جانے کہاں پہنچ گئے تھے

زویا نے خون آشام نظروں سے تبریز کو دیکھا جس کی وجہ سے عماد کا یہ حال ہوا تھا وہ الگ بات تھی تبریز کا حال بھی عماد جیسا تھا

لڑنے کے علاوہ کچھ آتا بھی ہے تمہیں۔ زویا نے نفرت سے کہا  
زویا۔ عمار نے سب کے سامنے اُس کو چیتا دیکھا تو تنبیہ کی مناہل اپنی جگہ شرمندہ ہو گئی تھی۔ سوہا سارے حالات کو سمجھتی جو مہمان موجود تھے اُن سے ایکسکیوز کیا

تبریز فرشتے باہر آؤ۔ مناہل سخت لہجے میں کہتی باہر چلی گئی وہ دونوں بھی اُس کی تقلید میں چلنے لگے



www.kitabnagri.com

سارے مہمان اپنے گھروں کو جا چکے تھے وہ سب اس وقت لاؤنج میں موجود تھے جہاں ایک طرف رکھے صوفے پہ سر جھکائے عماد بیٹھا تھا ساتھ میں زویا فرسٹ ایڈ بوسکس لیکر آئی تھی اُس کے لیے عمار سنجیدہ سا کھڑا تھا عماد کے سامنے والے صوفے پہ معصومہ بیٹھی اپنے باپ کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی اُس کے ساتھ حماد معصوم شکل بنائے بیٹھا تھا جیسے اُس کے علاوہ دُنیا میں کوئی معصوم نہ ہو سوہا پریشانی سے ٹہلتے عباد کو دیکھ رہی تھی جس کا چہرہ بے تاثر تھا سویرہ بیگم اور سنان صاحب گھر کو لوٹ گئے تھے جب کی صغریٰ بیگم آرام کے غرض سے اپنے

## Posted On Kitab Nagri

کمرے میں موجود تھی حنان صاحب لاؤنج میں ہی موجود تھے جب کی ان سب کے فیصلے کا اختیار عباد کو تھا عیبر کی بات کی جائے تو وہ جانے کن سوچو میں گم تھی۔

کونسے مال میں تم لوگوں نے تماشا لگایا تھا اور کیا وہاں کی سیکورٹی نے کچھ نہیں کہا؟ عباد کی سرد آواز پہ سب کا خون خشک ہوا۔

سیکورٹی کے آنے سے پہلے عماد مجھے لیکر باہر آگیا تھا۔ سب کو خاموش دیکھ کر معصومہ نے بات کی شرم آنی چاہیے تم سب کو اگر بات بڑھ جاتی تو کیا ہوتا انداز ہے۔ عباد نے سخت لہجے میں معصومہ سے کہا معصومہ کی کوئی غلطی نہیں تھی چچا جان۔ عباد جلدی سے معصومہ کے دفاع میں بولا جس پہ سب نے اُس کو گھورا پر عماد کو پرواہ کس کی تھی۔

تم سے مجھے یہ اُمید نہیں تھی عماد۔ عباد نے جیسے افسوس کیا عماد نے کچھ نہیں کیا تھا وہ تو اُس لمبو کا قصور تھا سارا تبھی ہم بنا پینٹ کیے مال سے نکل آئے کیونکہ شرٹ تو اُس نے پھاڑی تھی سی سی ٹی وی کیمرہ میں سب پتالگ جاتا۔ معصومہ نے جلدی سے کہا

پہلے تم دونوں ایک دوسرے کی طرف داری کرنا بند کرو۔ عباد غصے سے بولا سی سی ٹی وی کیمرہ میں یہ رکارڈ ہو گیا کہ شرٹ تبریز نے پھاڑی پر یہ نہیں کے تم سب وہاں جھنگلیوں کی طرف لڑ رہے تھے کونسا ایسا کونا تھا زہرہ بتاؤ تو؟ عباد دونوں پہ تیز نظر ڈال کر بولا

کونا کہاں ہم تو کھلم کھلا لڑ رہے تھے پر جانے کیوں کوئی کیوں نہیں آیا۔ معصومہ پر جوش آواز میں بانہیں پھیلا کر بولی تو حماد نے اُس کا کندھا تھپتھپا کر اُس کا جوش کم کرنے کی کوشش کی جو خود اپنا جھنڈا پھوڑنے کے درپہ تھی عماد نے تاسف سے معصومہ کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

میرے بیٹے کو کٹھرے میں کھڑا کرنے کے بجائے اپنی بیٹی کو لگام دو۔ زویا ناگوار لہجے میں بولی  
میری بیٹی کونسا گھوڑی ہے جس کو لگام دے شرٹ تھی اگر اُس کو پسند آئی اُس وجہ سے بحث ہو گئی تو کونسی بڑی  
بات ہے ہو جاتا ہے پر آپ سب تو میری بیٹی کے پیچھے ہی پڑ گئے ہو۔ سوہا زویا کی بات پہ دانت پیس کر بولی  
زویا میں پہلے بھی یہ بات کہہ چکا ہوں اب بھی کر رہا ہوں میری اولاد سے یا تو مخاطب مت ہوا کرو اگر ہوتی ہو تو  
اپنے لہجے میں ناگواری حقارت نفرت طنزیہ ان سب کو دور رکھا کرو۔ عباد نے آہستہ مگر سختی لہجے میں زویا سے کہا  
بچوں آپ سب اپنے اپنے کمرے میں جاؤ۔ حنان صاحب نے سنجیدگی سے کہا تو وہ چاروں اٹھ کر چلے گئے۔  
عباد بولتے وقت خیال کیا کرو گھر میں بچے بضی رہتے ہیں ایسے تو ان کے دلوں پہ بھی اثر ہو گا۔ حنان صاحب نے  
سنجیدگی سے عباد کو ٹوکا اور آج ایسا پہلی بار ہوا تھا زویا کے چہرے پہ شاطرانہ مسکراہٹ آئی تھی جو حنان صاحب  
کی اگلی بات پہ غائب بھی ہو گئی۔

زویا جس کو لگام لگانے کا تم بول رہی تھی وہ تمہاری بھی کچھ لگتی ہے مت بھولوں یہ بات اگر تم اُس بچی کی عزت  
نہیں کروں گی تو وہ بھی نہیں کریں گی اس لیے اپنے لہجے کو قابو میں کیا کرو پیار محبت سے رہو گے تو آگے چل کر  
یہ بچے بھی ویسا کریں گے عزت دینے سے ملتی ہے۔ حنان صاحب نے رو عباد لہجے میں کہا  
کیا مطلب چچا جان۔ زویا سمجھ کر بھی نا سمجھی کا مظاہرہ کرنے لگی۔

چچا جان کی بات کا مختصر مطلب یہ ہے کہ گیور سپیکٹ اینڈ گیٹ سپیکٹ۔ سوہانے بڑی سنجیدگی سے بولی تو عباد اُس  
کے اتنے مختصر جواب پہ عیش عیش کر اٹھا۔



## Posted On Kitab Nagri

رات ہو گئی ہے اب اپنے کمرے میں جانے کی کرو صبح کو کوئی اس بات کا ذکر نہیں کرے گا جو ہوا آج ہوا ختم بھی ہو گیا لیکن سوہا بیٹے آپ پھر بھی معصومہ کو سمجھائے ایسے ہر جگہ لڑنا نہیں چاہیے اگر تبریز کے علاوہ کوئی گھٹیا قسم کا مرد ہوتا تو پر یہ تو عباد کے جاننے والا تھا۔ حنان صاحب نے سنجیدگی سے کہا جس پہ سوہا نے سر اثبات میں ہلایا۔



تبریز پلینز لیو بیٹا یہ کیا کر رہے ہو تمہارا ہاتھ زخمی ہو جائے گا۔ مناہل پریشان نے عالم میں تبریز سے بولی جو غصے سے پاگل ہوتا اپنے کمرے کی ہر چیز کو توڑ رہا تھا۔

آپ مجھے اکیلا چھوڑ دے اور جائے یہاں سے۔ تبریز ڈریسنگ ٹیبل سے پرفیومز نیچھے پھینکتے دھاڑا بھائی۔ فرشتے نے پریشانی سے اُس کو آواز دی۔

آے سے جسٹ لیو۔ تبریز نے پاس پڑی ٹیبل پہ ٹھوکر ماری تو فرشتے ڈر کر کچھ قدم دور ہوئی۔

پری چلو صبح تک ٹھیک ہو جائے گا۔ مناہل سنجیدہ نظر تبریز پہ ڈال کر فرشتے سے بولی

پر بھائی کو اتنا غصہ کیوں ہے اور یہ غصے میں ایسے برتاؤ کرتے ہیں جیسے جانتے ہی نہیں۔ فرشتے کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔

www.kitabnagri.com

اس کو اپنا باپ سمجھ نہیں پایا تو ہم کیا سمجھے گے چلو تم۔ مناہل اُس کو بازوؤں سے پکڑ کر کمرے سے باہر لیں گی

آپ کا کوئی حق نہیں میری کزن کے بارے میں ایسا بولنے کا۔

تبریز نے کارپیٹ پہ گر اکانچ کا ٹکرا ہاتھ میں پکڑا جب اُس کے کانوں میں عبیر کی آواز گونجی۔

## Posted On Kitab Nagri

سمجھتی کیا ہے وہ خود کو اُس کی ہمت کیسے ہوئی مجھ سے یہ بولنے کی ایسے بات کرنے کی۔ تبریز نفرت سے بولا ہاتھ میں پکڑے کانچ پہ اُس کا دباؤ بڑھنے لگا جس سے خون کی کچھ بوندیں فرش کو رنگین کر گئی۔  
تبریز بے تاثر نظروں سے اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگا پھر اُس کے دماغ میں مال والا واقع اُبھرا

بھائی آپ کو شرٹ پھاڑنی نہیں چاہیے تھی پر شکر ہے مسئلہ نہیں ہوا۔ فرشتے آنکھیں بڑی کیے بولی تبریز بنا جواب دیئے تیز قدموں کے ساتھ کاؤنٹر کی جانب آیا  
ایکسیکوزمی ایک بلیو

جی سر جو شرٹ آپ نے پھاڑی اُس کی قیمت سات ہزار تھی۔ تبریز کے بولنے سے پہلے کاؤنٹر پہ کھڑا لڑکا بولا تو تبریز نے فرشتے کو دیکھا جو اپنی ہنسی ضبط کر رہی تھی۔

بھائی اب تو لوکل شاپ پہ بھی کیمرہ لگا ہوتا ہے یہ تو پھر بھی بڑا مال ہے۔ فرشتے نے ہنس کے کہا تو تبریز بنا کوئی اور بات کیے پیمنٹ کرنے لگا

www.kitabnagri.com

نفرت ہے مجھے سب سے۔ تبریز اتنا کہتا کانچ اپنی مٹھی میں دبا گیا۔



تمہیں تو میں بعد میں دیکھتی ہوں۔

عبیر اپنے کمرے میں آئی تو اُس کو زویا کی بات آئی جس سے اُس نے جلدی سے اُٹھ کر کمرے کا دروازہ بند کیا

## Posted On Kitab Nagri

ابھی نہیں امی آج آپ نے بہت سنایا باقی کا کل۔ عبیر دروازے سے لگتی بڑبڑائی جب اُس کی نظر اپنے میڈیکل کے کورس پہ پڑی تو ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

کیا کر رہی ہو تم؟ عبیر اسائنمنٹ بنانے میں مصروف تھی جب زویا اُس کے کمرے میں آتی استفسار کرنے لگی۔  
بزنس ڈپارٹمنٹ کے سر نے ایک اسائنمنٹ بنانے کا کہا تھا وہ بنا رہی ہوں۔ عبیر نے مسکرا کر بتایا  
ادھر دو یہ مجھے اب تم یونی نہیں جاؤ گی۔ زویا اُس کے سامنے سے کتابیں ہٹا کر بولی  
کیا مطلب پر کیوں ابھی تو ہم نے جانا سٹارٹ کیا تھا۔ عبیر کا دل انہونی کے احساس سے دھڑکا  
تم اینٹری ٹیسٹ کی تیاری کرو۔ زویا حکیمہ لہجے میں بولی  
یہ کیا بول رہی ہیں آپ مجھے تو عماد اور معصومہ کے ساتھ یونی جانا ہے اب اگر میں اینٹری ٹیسٹ کی تیاری کرنے  
لگی تو میرے سال ضائع ہو جائے گے۔ عبیر نے احتجاج کیا  
جو کہا ہے وہ کرو سوال جواب کرنے کا حق نہیں تمہیں۔ زویا نے سخت لہجے میں کہا  
پر میرا انٹرسٹ میڈیکل میں نہیں وہاں تو نہ معصومہ ہو گی نہ عماد میں کیسے اکیلے وہاں جاؤں گی۔ عبیر کے گلے  
میں آنسو کا پھندا اٹکا

اُن دونوں کے سہارے پہ چلنے سے اچھا ہے خود اکیلے اگے بڑھنا سیکھو میں نے کہہ دیا سو کہہ دیا اب وہی  
ہو گا۔ زویا نے اُس کی بات نظر انداز کی  
امی میری پڑھائی متاثر ہو جائے گی آپ وہ بھی تو سوچے یوں پہلے یونی پھر میڈیکل کالج۔ عبیر کو سمجھ نہیں آرہا تھا  
زویا کو اچانک ہو کیا گیا

## Posted On Kitab Nagri

کوئی بھی پوچھے تم نے یہی کہنا ہے کہ تمہیں میڈیکل کالج میں جانا ہے بس۔ زویا اُس کا بازو دبوچ کر وارن کرنے لگی۔

عبیر سچ سچ بتاؤ یوں اچانک تمہارا خیال کیسے بدل گیا تم نے خود کہا تھا پہلے تم نے میڈیکل نہیں کرنا پھر اب۔ عمار ایک اچھنی نظر زویا پہ ڈال کر عبیر سے بولا

ڈیڈ وہ میں عماد اور معصومہ کی وجہ سے بول رہی تھی ورنہ میرا انٹرسٹ میڈیکل میں تھا ہمیشہ سے میں آپ امی اور خالہ جان کی طرح ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں بزنس وومن نہیں میرا دل نہیں لگتا یونی کی پڑھائی میں۔ عبیر سر جھکا کر صفائی سے جھوٹ بولنے لگی

تم شیور ہو؟ عمار نے ہنکارا بھرا

جی۔ عبیر نے اپنے آنسو کو اندر دھکیلا۔

تمہاری مرضی ورنہ تینوں اکھٹا اسکول ٹیوشن سینٹر پہ جاتے تھے اب اگر تم میڈیکل کرنا چاہتی ہو تو میں رکاوٹ نہیں بنوں گا۔ عمار نے کہا تو وہ بنا کچھ کہے لاؤنج میں آگئی۔

سب کی بارائیں آئی ڈولی تو بھی لانا

دولہن بنا کر ہم کو راجا جی لیس جانا

## Posted On Kitab Nagri

معصومہ گانا گاتی جھومتی جارہی تھی جب اُس کی نظر اُداس بیٹھی عبیر پہ پڑی تو وہ گانے کو سٹاپ کرتی اُس کے پاس آئی

کیا میڈیکل میں داخلہ تمہارا تمہاری ماں صفت جلا د کر وارہی ہیں۔ معصومہ نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا  
امی کے بارے میں ایسا نہ بولوں۔ عبیر کو بُرا لگا

لوجی وہ جو مجھے اور میری امی پہ ٹونٹ کرتی رہتی ہیں ہر وقت اُس کا کیا۔ معصومہ نے منہ کے زائے بگاڑے۔  
درگزر کر لیا کرو بعض دفع درگزر کرنے سے زندگی آسان ہو جاتی ہے۔ عبیر نے سنجیدگی سے کہا  
اچھا جی اگر میں یا میری ماں تمہارے ساتھ ایسا کرتے تو تم کیا درگزر کر جاتی یہ سب نہ کہنے کے لیے آسان ہے پر  
کرنا مشکل جب آپ غلط بھی نہ ہو پھر بھی آپ کو کسی کی جلی کٹی سننے کو ملے تو یہ بات برداشت سے باہر ہوتی  
ہے۔ معصومہ طنزیہ بولی

مجھے دکھ ہوتا۔ عبیر بس یہ بول پائی  
میں اگر تمہاری طرح ہوتی تو شاید مجھے بھی ہوتا پر میں معصومہ عباد ہوں مجھے غصہ آتا ہے۔ معصومہ سر جھٹک کر  
بولی

www.kitabnagri.com

اچھا تو جب غصے میں خالہ تمہیں کچھ کہہ دیتی ہیں تو کیا اُن پہ بھی تمہیں غصہ آتا ہے۔ عبیر نے جاننا چاہا  
وہ تو میری ماں ہیں اُن کی باتیں میں زیادہ فیل نہیں کرتی۔ معصومہ مزے سے بولی  
اچھا اگر ساس کوئی جلا د ملی تو؟ عبیر متجسس ہوئی عماد جو لاونچ میں آتا اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا کچھ سوچ کر  
اُن دونوں کی طرف گیا

ساس کی خیر ہے بس شوہر پیارا ہونا چاہیے ساس سے پھر میں نیٹ لوں گی۔ معصومہ نے دانتوں کی نمائش کی



## Posted On Kitab Nagri

بڑا شوق ہے شادی کا پہلے پڑھائی تو پوری کر لوں پھر پیارے شوہر کا بھی سوچنا ساس سے نیٹنے کا بھی۔ عماد اپنی آنکھوں پہ چشمہ درست کرتا دانت پیس کر کہا

چشمہ ٹو تم کیوں میری شادی کا سن کر جل بھن جاتے ہو فکر نہیں کرو پہلے تمہارا انا نکاٹ کروں گی اُس کے بعد اپنی شادی کا سوچوں گی۔ معصومہ نے ہمدردی کی

مجھے کوئی شوق نہیں شادی کا۔ عماد نے گھورا کر کہا

دل میں تو بڑے ارمان ہو گے بس ابھی بن رہے ہو ورنہ لڑکوں کو زیادہ شادی کا شوق ہوتا ہے ہم لڑکیوں سے خدمت کروانی جو ہوتی ہے۔ معصومہ نے شریر نظروں سے اُس کو دیکھا

ہاں جیسے کے تم نے بڑی خدمت کرنی ہے اپنے شوہر کی۔ عماد طنزیہ بولا

کرنی نہیں پر کروانی تو ہے نہ داگریٹ معصومہ عباد کے شوہر ہونے کا اُس کو شرف حاصل ہو گا اس سے بڑے اعزاز کی بات اُس کے لیے کیا ہوگی۔ معصومہ گردن اکڑا کر بولی

ہاں اعزاز کیا اُس کو تو تنبے سے نوازے گے۔ عماد نے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچی

اور نہیں تو کیا تم نے اُس کو پھولوں کا ہار بھی پہنانا ہے۔ معصومہ نے اب کی حد کر دی عماد کے چہرے کی سفید رنگت ضبط کرتے ہوئے سرخ پڑ گئی تھی۔

پھولوں کے ہار کا تو پتا نہیں ہزار جو توں کا ہار ضرور پہناؤں گا۔ عماد نے دانت پہ دانت جمائے بڑبڑایا

کچھ کہا تم نے۔ معصومہ نے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھا

میں نے کیا کہنا ہے۔ عماد نے ہاتھ کھڑے کیے۔

## Posted On Kitab Nagri

عبیر آنکھیں کھول کر ماضی کی یادوں سے باہر آئی پھر بنا چینیج کیے ایسے ہی بیڈ پہ سو گئی



معصومہ آئینے کے سامنے بیٹھی اپنا میک اپ ریمو کر رہی تھی جب اُس کو زویا کی بات یاد آئی پھر کچھ سال پہلے  
زویا اور سوہا کی بحث

عماد دیکھنا بڑے ہو کر تمہارا چہرہ بھی اپیل کی طرح ہو جائے گا۔ سوہانے شرارت سے آٹھ سالہ عماد سے کہا جو  
فروٹ میں بس اپیل کھا رہا تھا سوہا کی بات پہ وہ مسکرایا جب کی پاس بیٹھی معصومہ جو بے بی کارٹ پہ لیٹے حماد کے  
ساتھ کھیل رہی تھی عماد کو دیکھ کر ناک چڑھائی  
پھر تو تمہاری معصومہ کی رنگت چاکلیٹ کی طرح ہو جائے گی دن میں اتنا کھاتی تو جو ہے۔ زویا نے کہا تو سوہانے  
مسکرائی

رنگت سے کیا ہوتا ہے انسان کی خوبصورتی اُس کے چہرے نہیں اُس کے دل سے ہوتی ہے اگر دل خوبصورت نہ  
ہو تو ظاہری خوبصورتی کسی کام کی نہیں ہوتی اور میری بیٹی کا دل خوبصورت چمکتا ہوا ہو گا جس کی روشنی اُس کے  
چہرے سے ظاہر ہوگی۔ سوہا محبت بھری نظر معصومہ پہ ڈال کر بولی  
دل کون دیکھتا ہے

اللہ دیکھتا ہے۔ زویا کی بات پہ سوہا جھٹ سے بولی

## Posted On Kitab Nagri

انسان کی خوبصورتی اُس کے دل سے ہوتی ہے چہرے سے نہیں جیسے ہر چیز فانی ہے ویسے خوبصورتی اور جوانی بھی پر دل کی خوبصورتی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ معصومہ آئینے میں اپنا عکس دیکھتی خود کو یاد کروانے لگی پر اللہ جی میرا دل تو بہت خوبصورت ہے کاش میں اُس کو سینے سے نکال کر چہرے کے ساتھ فٹ کر دیتی ہائے پھر تو مزے تھے۔ معصومہ بیڈ پہ آتی بولی

پر ضروری تو نہیں انسان کی ہر سوچ حقیقت کا روپ اختیار کریں کچھ خواہشات لا حاصل ہوتی ہیں جیسے میری یہ پر خیر ہم یہ حسرت لیں کر جی لیں گے۔ معصومہ خود کو تسلی کرواتی سونے کے لیے لیٹ گئی۔



تم نے دیکھا چچا جان نے کیسے مجھے باتیں سنائی پر سوہا سے کچھ نہیں کہا۔ زویا غصے سے عمار کو بولی جو بیڈ پہ بیٹھا ہوا تھا تمہیں بھی تو شوق ہوتا ہے ہر ایک سے اپنی نفرت کا اظہار کرنے کا جانے کب تمہارے دل سے کینہ اور بغض نکلے گا مجھے تو اپنی بیٹی کی فکر لگی ہوئی ہے کہی تمہارے گناہوں کی سزا اس کو نہ ملے۔ عمار بنا اُس پہ نظر ڈال کر بولا کونسے گناہ۔ زویا ناگوار لہجے میں بولی

خود یاد کر لیا کرو تا کہ مجھے یاد نہ کروانا پڑے۔ عمار نے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے کہا اوو تو یوں کہو نہ آج تک تمہیں اس بات کا غم ہے کہ تمہاری شادی سوہا سے کیوں نہیں ہوئی۔ زویا طنزیہ لہجے میں بولی

اپنی حد میں رہو زویا سوہا میرے لیے قابل احترام ہے کیونکہ وہ میرے بھائی کی عزت ہے پر تمہارے گندے دماغ میں جانے کیا خناس ہے جو ہر رشتے کو پامال کرنے پہ وقت نہیں لگاتا۔ عمار اُس کے روبرو کھڑا ہوتا سخت لہجے میں بولا

## Posted On Kitab Nagri

اگر یہ میرا خناس ہے تو پھر کیوں تم زیادہ وقت باہر گزارتے ہو کیوں میری زندگی کے خوبصورت لمحے برباد کیے تھے شادی کے کچھ سال اُس کے بعد تمہیں کیا ہوا جو منہ پھیر گئے۔ زویا اُس کا گریبان پکڑتی جواب طلب کرنے لگی۔

کیونکہ مجھے لگتا تھا تم سدھر گئی ہو تمہارے ساتھ اچھی زندگی گزرے گی خدا کی قسم مجھے تم سے محبت ہو جاتی پر تمہاری خود سنا نفرت لہجے شک طبیعت نے کبھی مجھے اس بات کی اجازت نہیں دی کہ میں تمہاری طرف قدم برہاؤ تمہیں دیکھ کر کبھی کبھی مجھے تمہارا روپ ناگن کا نظر آتا ہے۔ عمار اُس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتا سنجیدگی سے بولا زویا ساکت سی اُس کو دیکھنے لگی جس کا لہجہ بے لچک تھا۔

اور جو میں نے تمہارے لیے کیا وہ کیا اُس کی کوئی اہمیت نہیں تمہاری نظر میں۔ زویا چیخی کیا کر دیا تم نے میرے لیے کچھ بھی نہیں زویا بس تم اپنی حرکتوں سے میری نظر سے گر گئی ہو جس دن تم نے سات سالہ معصوم بچی معصومہ پہ ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تھی میرا دل چاہا اُسی وقت تمہیں طلاق دے کر اپنی زندگی سے باہر کروں پر اپنے بچوں کی وجہ سے تمہیں برداشت کر رہا ہوں ورنہ تم اس لائق نہیں تمہارے ساتھ ایک منٹ بھی گزارا جائے۔ عمار نے آج پھر اُس کو حقیقت کا آئینہ دیکھایا تو دے ڈالتے طلاق میں کونسا تمہارے لیے مر رہی تھی۔ زویا صدمے سے باہر آتی چلانے لگی۔

مر رہی رہی تھی بھول گئی ہو تو یاد کرو اداؤں زویا اگر نہ مرتی تو میں کبھی تم جیسی لڑکی کو نہ اپنا تامت ماری گئی تھی میری جو تم پہ رحم کھایا۔ عمار تمسخرانہ لہجے میں اُس کو دیکھ کر بولا

میں عباد کو کہوں گی تم آج بھی اُس کی بیوی پہ نظر ڈالے بیٹھے ہو۔ زویا بے شرمی کی حدیں توڑ کر بولی

## Posted On Kitab Nagri

شوق سے بتا دو انعام میں مجھ سے طلاق کے کاغذ بھی پھر لیں جانا۔ عمار آرام سے کہتا سونے کے لیے لیٹ گیا پیچھے زویا نفرت بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی اُس کو اپنے اندر آگ کا لاوا پھٹتا محسوس ہو رہا تھا زویا غصے سے کمرے سے باہر جانے لگی جب عمار کے لفظوں نے اُس کو روک دیا۔  
تمہارے اندر جو نفرت کی آگ ہے دیکھنا ایک دن خود اُس میں جل جاؤ گی۔



نیا دن شروع ہوا تو سب ناشتے کی ٹیبل پہ آئے معصومہ نے ایک چور نگاہ سب پہ ڈالی جہاں ہر کوئی ناشتہ کرنے میں مصروف تھے عباد جلدی آج آفس کے لیے نکل گیا تھا اس لیے وہ وہاں موجود نہیں تھا سب پہ نظر ڈالنے کے بعد وہ عمار کے سامنے والی چیئر پہ بیٹھ گئی کیونکہ عمار کے ساتھ والی چیئر پہ زویا بیٹھی ہوئی تھی۔  
آج تم یونی مت جانا۔ زویا عمار کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولی  
کیوں؟ عمار نا سمجھی سے پوچھنے لگا

اسلام علیکم

Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔



# Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

# Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp\_0335 7500595

چہرہ دیکھو اپنا۔ زویا کی بات پہ معصومہ کو ہنسی تو بہت آئی پر کنٹرول کر گئی کیونکہ پتا تھا صبح صبح عزت افزائی ہو جانی ہے سوہا سے کل بھلے ساتھ دیا تھا پر غصہ تو ضرور ہو گی جس کا اظہار وقت پہ ہونا تھا۔

میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہو۔ عماد نے مسکرا کر کہا تو اُس نے گہری سانس لی

معصومہ یونی جانے سے پہلے مجھ سے مل جانا۔ سوہا کی بات پہ سن کر معصومہ نے جواب بھی پراٹھے کا لقمہ لیا تھا وہ اُس کو اپنے گلے میں پھنستا محسوس ہوا جس وجہ سے وہ بُری طرح کھانسنے لگی عماد جھٹکے سے اپنی جگہ کھڑا ہوا

تم ٹھیک ہو آرام سے کھانا کھا نہ۔ عماد جگ سے پانی کا گلاس بھرتا اُس کو دیتا بولا سوہا پریشانی سے معصومہ کا چہرہ دیکھنے لگی جس کی کھانسنے کی وجہ سے آنکھوں میں پانی آ گیا تھا رنگت پل بھر میں سرخ ہو گئی تھی

ٹھیک ہو۔ سوہا اُس کی پیٹھ سہلاتی پوچھنے لگی۔

جی اور تمہارا شکریہ۔ معصومہ سوہا کو جواب دیتی عماد سے بولی جس کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

کھانسی تو آپ کو آئی تھی پر لگتا ہے سانس آپ کا اٹک گیا تھا۔ عماد اپنی جگہ پہ بیٹھا تو حماد شریر نظروں سے اُس کو دیکھ کر سرگوشی نما آواز میں بولا جو بس عماد سن پایا

بچے ہونچے بن کر رہو۔ عماد نے دانت پیس کر کہا عمار نے ایک گہری نظر اپنے بیٹے پہ ڈالی میں چلتی ہوں خدا حافظ۔ عبیر پانی کا گلاس پی کر بولی

ٹھیک سے ناشتہ تو نہیں کیا وہ تو کر لیتی۔ زویا نے اُس کی پلیٹ دیکھی تو فکر مند ہوئی۔

کیفے کھالوں گی ابھی پیٹ میں گنجائش نہیں۔ عبیر نے جواب دیا یاد سے۔ زویا نے کہا تو وہ سر کو جنبش دیتی باہر کی طرف بڑھی۔

باہر ویٹ کر رہا ہوں میں آجانا۔ عماد معصومہ سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا

آپ نے کیا کہنا تھا بتا دے باہر عماد انتظار میں کھڑا ہے۔ معصومہ معصوم شکل بناتی سوہا سے بولی نہیں بس تم جاؤ بعد میں باتیں ہوگی۔ سوہا نے کہا تو معصومہ جھٹ سے اپنا بیگ پکڑتی وہاں سے نکلی جیسے سالوں بعد قیدی کو رہائی حاصل ہوئی۔

کیسا فیل ہو رہا ہے کزن؟ معصومہ عماد کا چہرہ دیکھتی شریر لہجے میں پوچھنے لگی عماد کے ہونٹ کے اُپر ایک زخم لگا ہوا تھا چہرے کی ایک سائڈ پہ نیل بنا ہوا تھا جس وجہ سے زویا نے چاہا تھا عماد یونی نا جائے۔

کیا فیل ہونا ہے۔ عماد نے سنجیدگی سے اُلٹا اُس سے سوال داغا۔

کل ایکشن جیکشن والا سین کیا تھا میرا بس چلتا تو کل پوچھتی پر آج موقع ملا تو پوچھ لیا۔ معصومہ اُس کو چڑانے کے غرض سے بولی اس بات سے انجان اُس کی یہ حرکت کتنی بھاری پڑنے والی تھی۔

چپ چاپ بیٹھی رہو ورنہ چلتی گاڑی سے دھکادے دوں گا۔ عماد نے گھور کر کہا

## Posted On Kitab Nagri

ہاں میں لاوارث جو ٹھیری جو چلتی گاڑی سے دھکا دو گے اور کوئی تم سے پوچھے گا بھی نہیں۔ معصومہ نے منہ کے زاویے بگاڑ کر کہا تو عماد سر جھٹکتا رہ گیا۔



عبیر کالج آئی تو اُس کی نظریں غیر شعوری طور پہ تبریز کو تلاش کرنے لگی پر اُس کو وہ کہی نظر نہیں آیا جس پہ وہ گہرہ سانس خارج کرتی اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف آئی۔

یہ لازم تو نہیں تھے آنکھوں سے دیکھوں  
تیری یاد کا آنا کسی دیدار سے کم تو نہیں

تبریز کیوں نہیں آیا آج؟ عبیر جیسے ہی اپنی سیٹ پہ بیٹھی اُس کی کلاس فیلو تبسم نے پوچھا مجھے کیا پتا۔ اُس کے سوال پہ عبیر جانے کیوں گھبرائی۔

لوجی تمہیں نہیں پتا تو اور کس کو پتا ہو گا میری کزن نے یہاں ایڈمیشن کروایا تھا تو تبریز کا دوسرا سال تھا میری وہ کزن اب ڈیوٹی کرتی ہے ڈاکٹر بن گئی ہے جب کی یہ محترم اُس کو یہاں نو سال ہو گئے ہیں پر وہ کسی سے اتنا فرینک نہیں ہوا لڑکیوں سے تو بالکل بھی نہیں پر تمہیں یہاں آئے کچھ عرصہ نہیں ہوا تمہارے ساتھ ہنستا ہے بات کرتا ہے تعجب کی بات ہے ہمارے لیے۔ تبسم نے تفصیل سے کہا  
نوسال؟ عبیر کی سوئی نوسال پہ اٹک گئی

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں نہیں بتائی اپنی ہسٹری چلو میں بتاتی ہماری فیملی اور اُن کی فیملی میں آنا جانا لگا رہتا ہے یہ جو تبریز ہے نہ بہت شارپ مائنڈ ہے پر جانے کیوں اس کو کالج سے اتنا پیار ہے جو جان ہی نہیں چھوڑ رہا۔ تبسم اتنا بول کر خاموش ہو گئی عبیر کو تجسس نے آگھیرا۔

کیوں نہیں چھوڑ رہا؟ عبیر نے جاننا چاہا

تبریز کی اپنے فادر کے ساتھ نہیں بنتی اُس کا فادر چاہتے ہے کے تبریز بزنس میں اُس کی ہیلپ کریں پر تبریز نے میڈیکل فیلڈ کی چُنا اپنے باپ کے لاکھ منع کے باوجود اینٹری ٹیسٹ پہ ٹھیک ہوا فرسٹ ایئر بھی ٹھیک ہوا مگر اُس کے بعد تبریز کو جانے کیا ہو گیا جو پیپرز میں سب کچھ غلط لکھ دیتا اور حیرت تو مجھے کالج والوں پہ ہیں اُس کو نکال کیوں نہیں دیتے کیونکہ تبریز کا تو ایسا کوئی ارادہ نظر نہیں آ رہا کہ وہ اپنا لاسٹ ایئر کمپلیٹ کرے گا۔ تبسم ہاتھ کی انگلیوں کی گنتی کرتی اُس کس بتانے لگی۔

اپنے فادر سے تو کوئی پیار کرتا ہے پھر تبریز کیوں نہیں؟ عبیر نے پوچھا

اُس کی ماں تھی نہ جو وہ اب نہیں ہے جس بات کا قصور وار تبریز اپنے باپ کو دیتا ہے ہمیں سب معلوم ہے پر کچھ مسنگ ہے جو بس تبریز جانتا ہے اور کوئی نہیں۔ تبسم نے بول کر ہاتھ جھاڑے۔

وہ اب کیوں نہیں ہے؟ عبیر نے بیوقوفانہ سوال کیا۔

تم واقع اتنی بھولی ہو یا بن رہی ہو۔ تبسم نے اُس کو مشکوک نظروں سے دیکھا  
کیا مطلب۔ عبیر گڑبڑائی

## Posted On Kitab Nagri

چھوڑو مطلب کو تبریز چھوٹا تھا جب اُس کی ماں کی موت ہو گئی تھی اور تمہیں تو اندازہ ہو گا ایک بچے کے اُپر سے ماں کا سایہ نہ رہے تو کسی زندگی گزرتی ہے تبریز جنید کا بھی یہی فنڈا ہے بچہ اپنی ماں کے قریب ہوتا ہے تبریز بھی ہو گا۔ تبسم نے کہا تو عبیر کا دل بو جھل ہو گیا  
واقع یہ تو ہے۔ عبیر اُداس لہجے میں بولی۔



توں جو میرے ہمیشہ کول روے  
تے میں دُنیا نوں کہند اپڑے پڑے  
دل دے تے دُنیا تو کون ڈرے  
معصومہ اپنے کلاس میں بیٹھی دوستوں کے ساتھ مل جُل کر تیز ویلیم میں گانا گارہی تھی عباد اپنی سیٹ پہ بیٹھا  
سنجیدہ نظروں سے اُس کو گھور رہا تھا جو گلا گلا پھاڑ پھاڑ کر گانے میں مصروف تھی اُس کی محویت نوٹ کرتا فیصل  
اُس سے بولا

یہ تمہاری کزن میں آج نصیوں لال کی روح کہاں سے آگئی ہے۔ فیصل کی بات پہ عماد نے اُس کو گھورا  
مجھے کیوں گھور رہے ہو اور اپنی کزن کو بھی نہ دیکھو تمہاری سڑی ہوئی شکل دیکھ کر ہر لڑکی ڈر جائے گی پر  
تمہاری یہ کزن نہیں۔ فیصل شریر نظروں سے اُس کو دیکھتا مزید بولا عماد اُس سے پہلے کچھ کہتا جب معصومہ نے  
اپنا گلا اور پھاڑا

میں تا تیرے نال دُنیا لائی اے  
یہ جاندی میری خدائی ہے



## Posted On Kitab Nagri

میں تاتیرے نال دُنیاڑ لائی اے

یہ جاندی میری خدائی ہے

دل دے تے دُنیا تے کون ڈرے

دل دے تے دنیا تے کون ڈرے۔

معصومہ ایک ہاتھ کی مٹھی بنائے مائیک کے انداز سے اپنے منہ کے پاس کیا اور دوسرا ہاتھ آسمان کی طرف کرتی

ہاتھوں کے اشارے سے فل ڈانس کے اسٹیپ لینے لگی

پیار میری زندگی ہے

ہول میرے گال دی ہے دس مینوں میں کی کرا

کال تیری آندیاں لکیاں نبھاندی یاں

مر جاں دی تیرے بنا ایا ایا ایا ایا ایا ایا ایا

کیا ہو رہا ہے یہ۔

معصومہ اور اُس کی دوستوں کی آواز اپنے کلاس ٹیچر کی کرخت آواز سن کر بند ہو گئی پورے کلاس میں سناٹا چھا گیا

تھا عمار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا معصومہ نے تیز نظروں سے اجوہ کو گھورا جس نے کہا تھا آج اُن کی دوسری کلاس نہیں

ہوگی

میں پوچھ رہی ہوں کچھ کس کی شادی ہے جو سب نے پوری یونی کو سر پہ اٹھالیا ہے۔ میم دلشاد نے غصے سے پوچھا

شادی تو کس کی بھی نہیں۔ معصومہ منمنائی

## Posted On Kitab Nagri

پھر یہ جشن کیوں آپ سب کیا پرائمری اسکول کے اسٹوڈنٹ ہے آپ سب کو معلوم نہیں یونی میں کیسے رہا جاتا ہے۔ میم دلشاد پوری کلاس میں چکر لگاتی استفسار کرنے لگی کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی اب کیا کہے عماد دلچسپ نظروں سے معصومہ کی طرف دیکھ رہا تھا جو سر جھکا کر کھڑی ہوئی تھی۔

معصومہ عباد آپ میرے ساتھ چلیے گا کیونکہ آپ کی آواز تو دور تک آرہی تھی۔ میم دلشاد کی نئی بات پہ معصومہ کی سٹی گم ہوئی وہ جانتی تھی اگر یونی کے ہیڈ تک بات پہنچی تو یاسوہا اور عباد پھر۔ اُس سے آگے معصومہ نے سوچنے سے توبہ کی۔

کیوں پریشان ہوتی ہو ایسا بھی کیا کر دیا بس ایک گانا ہی تو تھا۔ معصومہ نے خود کو ہمت دلائی جی میرے گلے میں تو اسپیکر فٹ ہوا ہے جو دس بارہ لڑکیوں میں سے میری آواز دور دور تک آئی اور کسی کی نہیں۔ معصومہ جل کے سوچتی میم دلشاد کے ہمقدم ہوئی۔

یار اس بار تو معصومہ بُرا پھسی۔ فیصل نے عماد سے کہا جو پرسکون تھا۔ میم چچا جان کو کال کریں گی یا پھر خالہ جان کو ان کو معصومہ کی حرکت کا بتائے گی اور ساتھ میں وارننگ بھی دے گی کے ایسا دوبارہ نہ ہو ورنہ وہ کوئی سخت قدم اٹھانے پہ مجبور ہو جائے گی۔ عماد پر اعتماد لہجے میں بولا کیا پتا وہ سینئر زپر و فیسر کو یا پھر

ایسا نہیں کریں گی کیونکہ آج سے چار سال پہلے میم دلشاد کی اٹھارہ سال بیٹی کا آپریشن خالہ جان نے کیا تھا جو اللہ کے حکم سے کامیاب ہو گیا جس سے میم دلشاد خالہ جان کی مشکور رہتی ہیں باقی ڈاکٹر نے جواب دے دیا تھا کہ دوسرے ملک لیں جاؤ مریض کو پر اتنا وقت نہیں تھا اگر ایسا کرتی تو ہو سکتا تھا ان کی بیٹی راستے میں ہی چل بستی پر

## Posted On Kitab Nagri

اُس کی زمیرداری خالہ جان نے اپنے سرلی ہسپتال میں اپنے کو لیگز سے مل کر انہوں نے سب سنبھال لیا۔ عماد نے ساری بات اُس کے گوش گزار کی وہ تو سہی پر یہ معاملہ الگ ہے۔ فیصل نے کہا

الگ کیسے کونسا معصومہ نے کسی کا سر پھاڑا ہے جس عورت نے اُن کی بیٹی کے لیے اتنا کچھ کیا تمہیں لگتا ہے میم اُن کی بیٹی کی شکایتیں ہیڈ سے کہہ کر اُس کا فیوچر داؤ پہ لگائے گی۔ عماد نے اُس کو جواب کیا۔ تمہاری بات بھی اپنی جگہ درست ہے خیر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ فیصل نے کندھے اُچکائے

آپ نے مم کو کال کیوں کی۔ معصومہ کی حالت رونے والی ہو گئی۔

آپ نے جو سارے کلاس کا نظام خراب کیا ہوا ہے اُس کی وجہ؟ میم دلشاد نے سوال کے بدلے سوال کیا تو اُس نے منہ بسورا

کالج یونی میں اتنا فن تو چلتا ہے کونسی بڑی بات ہے۔ معصومہ کی بات پہ انہوں نے اُس کو گھورا اب آپ اپنی کلاس میں جائے۔ میم دلشاد نے کہا تو وہ اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھی۔



فرشتے کہاں ہیں۔ تبریز نک سک سا تیار ہوتا نیچے آتا مناہل سے پوچھنے لگا۔

وہ اس وقت اپنے اسکول ہوتی ہے۔ مناہل نے سنجیدگی سے جواب دیا

اوکے میں آج اُس کو پک کر لوں گا ڈرائیور کو مت بھیجے گا۔ تبریز اتنا کہہ کر لاؤنج سے جانے لگا جب مناہل نے کہا پڑسو جنید آئے گا تم آج کالج کیوں نہیں گئے اور کب تک کالج میں رہنے کا ارادہ ہے۔

## Posted On Kitab Nagri

جب میرا دل کرے گاتب تک ویسے بھی اس سال میں نے ایکز منز کلیئر کرنا ہے بور ہو گیا ہوں لیب کے چکر لگاتے لگاتے مردوں لوگوں پہ تجربے کرتے کرتے اب زرہ زندوں پہ کیا جائے۔ تبریز کی بات پہ مناہل کا منہ حیرت سے کھل گیا

کسی ڈاکٹر کو ایسی بات کرنا نہیں چاہیے۔ مناہل نے سنجیدگی سے کہا  
میرے ڈاکٹر ہونے میں ابھی وقت ہے۔ تبریز اتنا کہہ کر باہر کی جانب چلا گیا



معصومہ نے ساری کلاس بے دلی سے لی تھی عماد کے ساتھ وہ یونی کی گیٹ کے پاس آئی اس بیچ وہ عماد کے چہرے پہ شرارت بھری مسکراہٹ نہیں دیکھ پائی۔  
معصومہ گاڑی میں بیٹھی تو عماد نے اُس کی طرف دیکھا جس کے چہرے پہ عجیب تاثرات تھے ایک سوچ کے آتے عماد نے گاڑی ڈرائیو کرتے اپنا گلا کھنکرا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

توں جو میرے ہمیشہ کول روے  
تے میں دُنیا نون کہند اپڑے پڑے

اپنا یہ پھٹا ہوا اسپیکر بند کرو۔ عماد جو گاڑی ڈرائیو کرتا معصومہ کو تنگ کرنے کی خاطر گانا گارہا تھا معصومہ کے چلانے پہ اُس کو دیکھنے لگا جو اپنی بے عزتی پہ بھنائی ہوئی بیٹھی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

تم پورے کلاس میں گلا پھاڑ پھاڑ گانا گارہی تھی میں نے کچھ کہا نہیں نہ تو یہ میری پرسنل گاڑی ہے میں تو گاؤ  
گا۔ عماد نے سکون سے کہا  
کتنے سیلفش ہو تم۔ معصومہ نے اُس کو گھورا  
نوازش۔ عماد نے سر کو خم دیا۔  
اللہ کریں تمہاری بھی ایسی بے عزتی ہو۔ معصومہ کو کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو بدعاد دینے لگی۔

میں تاں تیرے نال دُنیا لائی اے  
یہ جاندی میری خدائی اے

اب کی عماد ڈرائیونگ سیٹ سے ٹیک لگا کر معصومہ کی طرف چہرہ کیے اپنا نظر کا چشمہ اتار کر آنکھ و نک کیے گانے  
لگا جس سے معصومہ تلملا اُٹھی۔  
سیدھے بیٹھے مجھے میرا ج جانے کا کوئی شوق نہیں۔ معصومہ نے دانت پیس کر کہا  
کیسا فیل کر رہی ہو؟ عماد نے گاڑی کی اسپیڈ تیز کر کے سنجیدگی سے پوچھا۔  
یہ کیسا سوال ہوا۔ معصومہ کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔

دراصل میں تو یونی ہی پوچھتا پرا بھی موقع ملا تو سوچا پوچھ لوں۔ عماد نے صبح والے معصومہ کے جملے اُس کو لٹائے  
بہت ہی مین انسان ہو مجھ سے بات مت کرنا۔ معصومہ غصے سے بولی ایک اُس کو عباد اور سوہا کے ری ایکشن کا  
سوچ کر پریشانی ہو رہی تھی اُپر سے عماد کا یوں زچ کرنا اُس کی پریشانی مزید بڑھا رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

ویسے خالہ کل کی وجہ سے تم سے ناراض نظر آرہی ہے اور یہ کارنامہ سن کر تو۔ عماد اتنا کہتا چپ ہو گیا۔  
اگر اب ایک لفظ بھی تم نے کہا تو میں چلتی گاڑی سے کود جاؤں گی۔ معصومہ چلا کر بولی  
آہستہ کان کے پردے پھاڑوں گی کیا۔ عماد نے اُس کو گھورا پر معصومہ نے جواب نہیں دیا۔



معصومہ اور عماد گھر آئے تو سوہا کو ہال میں چکر لگاتے پایا معصومہ نے اپنے سوکھے لبوں پہ زبان پھیری۔  
سوہا نے جب معصومہ کو دیکھا تو بنا کوئی اور بات کیے اُس کو بازوؤں سے پکڑ کر سیڑھیوں کی طرف لیں جانے لگی  
عماد نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچ لیا  
ممی کیا ہو گیا ہے۔ سوہا اُس کو اپنے کمرے میں لائی تو معصومہ اپنا بازو سہلا کر بولی  
معصومہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کیوں دن بدن بگڑتی چلی جا رہی ہو۔ سوہا اُس پہ چیخنی  
ایسا بھی کیا کر دیا میں نے جو آپ ایسے ری ایکٹ کر رہی ہیں یونی میں ایسا چلتا رہتا ہے۔ معصومہ نے جواب کہا  
تمہیں اندازہ ہے مجھے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی ہے تمہاری وجہ سے اور ایک تم ہو جو بول رہی ہو ایسا چلتا رہتا ہے  
میں کل سے تمہاری وجہ سے پریشان تھی اب ایک اور نیا کارنامہ سرانجام دے ڈالا تم نے۔ سوہا خشمگین  
نظروں سے اُس کو گھورتی بولی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Posted On Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/FbPg/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

**Kitab Nagri**

کل سے کیوں؟ معصومہ انجان بنی  
جب میں نے کہا تھا عماد سے فاصلے پہ رہنا پھر کیوں تم اُس کے ساتھ ڈانس کی۔ سوہانے سختی سے پوچھا  
موم وہ کزن ہے میرا آپ سب کیوں چاہتے ہیں میں اُس سے دور رہو کزن کے ساتھ ہم فرینڈز بھی ہیں۔  
معصومہ احتجاجاً بولی

کزن ہے جانتی ہوں دور رہنے کا نہیں کہہ رہی بس ایک حد تک بات کیا کرو اور یوں سہی نہیں ہوتا میں تمہیں  
کتنی بار کہوں۔ سوہانے لہجے میں بولی۔

## Posted On Kitab Nagri

آپ ناراض نہ ہو۔ معصومہ اُس کے کندھے پہ بازوؤں حائل کیے کہا  
تم ناراض کرنے والے کام مت کیا کرو یونی میں تمہیز سے رہا کرو اور اب میں نے سوچ لیا ہے تمہارا علاج۔ سوہا کی  
بات پہ معصومہ نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

کو نسا علاج میں بالکل ٹھیک ہوں۔ معصومہ نے گول گھوم کر اپنے سہی ہونے کا بتایا  
تمہارے دماغ میں جو ہر وقت شیطانی خیالات آتے ہیں اُس کا علاج وہ کہہ رہی ہوں آج کے بعد یونی کے بعد کچن  
میں دو گھنٹے میرے ساتھ کام کروں گی۔ سوہا کی بات سن کر معصومہ کے چہرے کا رنگ اڑا  
یہ میرے ساتھ نا انصافی ہے مئی ایک گانا گانے کی سزا اتنی خطرناک۔ معصومہ نے منہ بنا کر کہا  
پہلے تمہاری حرکتیں بچپنا سمجھ کر ہر کوئی نظر انداز کر جاتا تھا پر اب تم چھوٹی نہیں ہو جلد بائیس سال کی ہو جاؤں  
گی اس لیے اپنے آپ میں سُدھا رلاؤ۔ سوہا دو ٹوک لہجے میں بولی  
اچھا نہ میں اب کوئی گانا نہیں گاؤں گی کبھی ڈانس بھی نہیں کروں گی عماد سے بھی فاصلے پہ رہوں گی بس آپ  
کچن میں کام کرنے کی سزا نہ دے۔ معصومہ ملتی لہجے میں بولی  
میں اب تمہاری باتوں میں نہیں آؤں گی اور نہ عباد کی میں نے جو کہا ہے اب وہ ہو گا اگر پھر بھی تم نے ایسی ویسی  
حرکت کی تو پاکٹ منی بھی ایک ماہ کی بند۔ سوہا نے ایک اور کیل ٹھوکا  
آپ میری سگی ماں ہے نہ یا کسی نے آپ کا روپ لیں لیا ہے کیونکہ میری ماں تو بڑی سویٹ ہے۔ معصومہ سوہا کے  
گرد چکر لگاتی خود کو یقین دلوانے لگی۔

میں تمہاری ماں ہوں اس لیے اب اپنے ڈرامے بند کرو۔ سوہا نے اُس کو اپنے سامنے کھڑا کیے کہا  
اِس ناٹ فیئر۔ معصومہ کی حالت سچ مچ رونے والی ہو گئی پر سوہا نے نظر انداز کر ڈالا۔

## Posted On Kitab Nagri

معصومہ لاؤنج میں منہ لٹکا کر بیٹھی تھی سامنے والے صوفے پہ عماد شیر نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا دوسری سائیڈ عبیر بڑی ہمدرد بھری نظروں سے معصومہ کو دیکھ رہی تھی۔

آپو اُڑتی اُڑتی خبر میرے کانوں میں پڑی ہے کہ آج آپ نے اپنی سُریلی آواز سے یونی کے درودیوار کو ہلا ڈالا ہے۔ حماد اُچھلتا کودتا معصومہ کے برابر بیٹھ کر بولا جس پہ اُس نے گھورا اور نہیں تو کیا تمہاری آپو نے تو پاکستان کی گلوکارہ سحر گل آئمہ بیگ مومنہ ان سب کو پیچھے چھوڑ ڈالا۔ عماد نے جلے پہ نمک کا کام کیا۔

تم کس بات کا بدلا لیں رہے ہو مجھ سے۔ معصومہ نے عماد کی طرف دیکھ کر زچ ہوتے کہا بدلا نہیں تو میں تو تمہاری تعریف کر رہا ہوں۔ عماد نے سنجیدگی کا مظاہرہ کیا۔ اسلام علیکم۔ اُن چاروں کو ایک ساتھ بیٹھا دیکھ کر عمار بھی ساتھ آکر بیٹھ کر مسکرا کر سلام کرنے لگا جس کا جواب سب نے دیا۔

کیا ہو گیا ہے آج معصومہ کے ہوتے ہوئے اتنی خاموشی۔ عمار نے حیرت سے پوچھا آج آپو کی بیٹری لو ہے۔ حماد نے اپنا بولنا ضروری سمجھا۔

چچا جان میں آپ کے کندھے پہ سر رکھ سکتی ہوں۔ معصومہ معصوم شکل بنائے عمار سے بولی کیوں نہیں میرا بچہ۔ عمار نے مسکرا کر اُس کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیا عماد سب پہ ایک نظر ڈالتا اپنے سیل فون میں بزی ہو گیا

## Posted On Kitab Nagri

چچا جان ایک لڑکی کے لیے اُس کے محرم بس چار آدمی ہوتے ہیں باپ بھائی شوہر اور پھر بیٹا؟ معصومہ نے ایک نظر عماد پہ ڈال کر پوچھا

ایسا تم سے کس نے کہا محرم تو اور بھی ہوتے ہیں جیسے آپ کے چچا یعنی میں اور میرے ڈیڈ جو آپ کے دادا جان ہیں پھر چچا جان جو آپ کے نانوں ہیں یہ سب آپ کے محرم ہیں ماموں بھی ہوتے ہیں پر وہ تو آپ کے ہیں نہیں۔ عمار نے نرمی سے سمجھایا

پھر عماد کیوں نہیں؟ معصومہ کے سوال پہ عماد ساکت ہوا تھا۔

کیونکہ وہ آپ کا کزن ہے۔ عمار اُس کے ماتھے پہ چپٹ لگا کر بولا

آپ میرے چچا جان ہیں محرم ہیں تو آپ کا بیٹا کیوں نہیں؟ معصومہ نے پھر سے پوچھا

کیا تم چاہتی ہو عماد تمہارا محرم بنے؟ عمار عماد کو دیکھتا پھر معصومہ سے بولا

کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ معصومہ نے تعجب سے پوچھا

آپ بتادے کرنا ہمارا کام ہے۔ عمار کی بات پہ عماد سٹپٹا گیا۔

ڈیڈ اس کے دماغ کا فیوز تو خالہ جان کی سزا سن کر اڑ گیا ہے آپ کیوں اس کی بات پہ غور کر رہے ہیں چھوٹی بچی تو

نہیں جو اس کو محرم اور نا محرم کا پتہ نہ ہو۔ عماد نے مداخلت کرتے ہوئے کہا

تمہارا کیا جاتا ہے میں تم سے نہیں پوچھ رہی۔ معصومہ نے چڑ کر کہا

معصومہ آؤ آج روٹیاں تم پکاؤ گی۔ سوہالا وُنج میں آتی معصومہ سے بولی جو اُس کو آتا دیکھ کر عمار سے چپک گئی

تھی۔

چچا جان آج بچالیں پلیز ززززززز۔ معصومہ نے منت کی



# Posted On Kitab Nagri

کوئی کچھ نہیں بولے گا اٹھو تم۔ سوہا اُس کی بات سن کر جھٹ سے بولی

رہنے دو سوہا۔ عمار نے روکنا چاہا

رہنے ہی تو دیتی آرہی ہو تبھی تو یہ حال ہے کل کو سسرال جا کر بھی اِس نے یہی کرنا ہے لوگ کیا کہیں گے کسی

تربیت کی ہے ماں نے۔ سوہانے جواب کہا

اِک تو ہر ایک کی بات شادی پہ ہی کیوں اٹکتی ہے۔ عماد بد مزہ ہوتے بڑ بڑایا

آپ میری شادی نہ کروانا۔ معصومہ نے اپنی طرف سے مفید مشورہ دیا۔

پڑھائی پوری ہو جائے بس تمہاری ایک منٹ کی دیر نہیں لگاتی میں تمہاری شادی میں۔ سوہانے گھورتے کہا

اچھا ااااا۔ اب کی معصومہ نے شرمانے کی ناکام کوشش کی۔



اب تم موڈ ٹھیک کر لوں اپنا۔ تبریز نے آسکریم کپ فرشتے کی طرف بڑھا کر کہا

آپ کو اندازہ ہے کل کتنے روڈ ہو گئے تھے آپ۔ فرشتے نے ناراض لہجہ بولی

اندازہ ہے تبھی تو معافی مانگ رہا ہوں۔ تبریز نے کہا

www.kitabnagri.com

معافی کب مانگی آپ نے۔ فرشتے نے آئبرو اُچکائے

کہا جوا بھی۔ تبریز نے کہا

ایسے سوری بولتی ہیں حد ہیں اتنے بڑے ہو گئے ہیں پر آپ کو ابھی تک کسی سے معاف مانگنی نہیں آتی۔ فرشتے

افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھتی بولی

## Posted On Kitab Nagri

اب زیادہ میری اماں نہ بنو خاموشی سے آنسکریم کھاؤ پھر گھر بھی جانا ہے۔ تبریز اُس کو آنکھیں دیکھاتا بولا تو وہ بھی فرمانبرداری سے اُس کی بات مانتی آنسکریم کھانے لگی



یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں معصومہ عباد گھر داری کرتے ہوئے یہ تو لیسٹ نیوز ہے۔ عماد کچن میں پانی پینے کے غرض سے آیا تو معصومہ کو آٹا گوندھتا دیکھا تو کسی اینکر کی طرح بولنے لگا  
میرا دماغ گھما ہوا ہے اس لیے دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ معصومہ غصے سے پھنکاری  
نہ کرو تمہارے پاس دماغ بھی ہے ایک اور لیسٹ نیوز۔ عماد مصنوعی حیرت سے بولا  
عماد دود دود۔ معصومہ نے دانت پہ دانت جمائے اُس کا نام لیا

مجھے بڑی ہمدردی ہو رہی ہے آٹے سے بے چارہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی تمہارے ہاتھوں سے کچل رہا ہے سوچتا ہو گا ایسا بھی کیا کر دیا ہو گا اُس نے جو تم سے پالا پڑا۔ عماد شیف سے ٹیک لگائے ہمدردی بھری نظروں سے آٹے کو دیکھنے لگا جس کے گرد سوائے پانی کے کچھ نہیں تھا معصومہ ہاتھوں میں لینا چاہتی تو پانی آجاتا  
تم یہاں میری بے بسی کا تماشا دیکھنے آئے ہو یہ نہیں کے مدد کروں۔ معصومہ نے اُس کو شرمندہ کرنا چاہا  
اب میں کیا تمہاری مدد کر سکتا ہوں اگر تم کبھی کچن کا رخ کر لیتی تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا اور ویسے بھی آٹے میں کون اتنا پانی ڈالتا ہے۔ عماد نے اُس کی عقل پہ جیسے ماتم کیا

میرے تو ستارے گردش میں ہیں اس لیے میرا قیام کچن میں ہو کر رہ گیا ہے پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں۔ معصومہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتی عماد سے بولی

## Posted On Kitab Nagri

میں تو دیکھوں گا بس تم روٹیاں جلدی پکا لینا وہ کیا ہے نہ بھوک بہت لگی ہے تمہارے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا کھانے کو ملے گا یہ سن کر تو اور زیادہ اس لیے پلیرز ز تھوڑا جلدی۔ عماد نے شریر نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا معصومہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ عماد کا قتل کر ڈالتی جو آج سارے حساب لینے پہ تڑا ہوا تھا۔

اپنی منہوس شکل لیکر دفع ہو جاؤ۔ معصومہ نے چلا کر کہا

یوٹیوب پہ ایک چینل ہے وہاں ایک لڑکی بہت اچھے اچھے کھانا پکانے کے طریقے سیکھاتی ہے کہو تو اُس چینل کا لنک واٹس ایپ کروں تمہیں ضرورت پڑے گی اب۔ عماد بنا اُس کی باتوں پہ دھیان دیئے اپنی دھن میں بولتا گیا۔

میرے ہاتھ میں یہ رزق نہ ہوتا تو تمہاری گردن ہوتی جس کو میں دبوچ ڈالتی۔ معصومہ آٹے کی طرف اشارہ کرتی اُس کو اپنے خطرناک منصوبے سے آگاہ کرنے لگی۔

اپسٹس اٹس مین معصومہ عباد مجبور ہے ویری بیڈ۔ عماد نے افسوس کا اظہار کیا۔

کیوں میرا دل جلا رہے ہو جاتے کیوں نہیں امی امی عماد کو یہاں سے باہر نکالیں ورنہ آج میرے ہاتھوں سے ایک قتل ہو جائے گا۔ معصومہ عباد سے کہتی سوہا کو آوازیں دینے لگی۔

سویٹ کزن ہاپر کیوں ہوتی ہو میں تو جسٹ تمہاری مدد کرنے کے لیے آیا تھا پر بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔ عماد ہاتھ اُپر کیے اُٹے قدم لینے لگا۔

جاؤ جاؤ بڑے آئے مدد کرنے کے لیے۔ معصومہ نخوت سے کہتی آٹے سے پانی نکالنے لگی جب دو منٹ بعد عماد نے پچن کے دروازے سے اپنا منہ نکالا

تم نے بتایا نہیں؟

## Posted On Kitab Nagri

کیا ااا۔ معصومہ نے ضبط سے پوچھا اس کو یاد نہیں آ رہا تھا اُس کو کب اتنا غصہ آیا تھا۔  
کوکنگ چینل کا لنک سینڈ کروں یا نہیں؟ عماد نے مسکراہٹ ضبط کیے پوچھا ورنہ اُس کا بس نہیں چل رہا تھا  
معصومہ کی سرخ ہوتی رنگت دیکھ کر قہقہہ لگائے۔  
اپنی ہوتی سوتی کو سینڈ کرنا۔ معصومہ نے پاس پڑی باسکٹ سے اپیل اُس کی طرف پھینک کر غصے سے کہا جو  
مہارت سے عماد نے کچھ کیا  
شکریہ کزن مجھے اس کی ضرورت تھی میں اس کو کھاتا ہوں تب تک تم گول گول روٹیاں پکاؤ آل دابیسٹ۔ عماد  
جلانے والی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے اپیل کی بائٹ لیتا معصومہ سے بول کر رُکا نہیں تھا۔  
اللہ کریں تمہاری شادی کسی لولی لنگڑی اندھی کالی بھیس کے سراپے جیسی لڑکی سے ہو جو بات بھی کریں تو منہ  
پانی آئے۔ معصومہ نے اُس کو جاتا دیکھا تو بد دعائیں دینے لگی۔



ڈیڈ

تبریز اور فرشتے گھر واپس لوٹے تو سامنے جنید کو مناہل کے ساتھ بیٹھایا تبریز نے اُس کی موجودگی کا کوئی خاص  
تاثر نہیں دیا اُس کے برعکس فرشتے بھاگ کر جنید کے گلے لگی۔  
www.kitabnagri.com

کیسا ہے میرا بچہ۔ جنید اُس کا ماتھا چوم کر محبت سے چور لہجہ میں پوچھنے لگا  
بلکل فٹ اینڈ فائن پر آپ نے تو کل آنا تھا نہ۔ فرشتے نے پر جوش لہجے میں بتا کر آخر میں سوال داغا  
آنا تو تھا پر آج آکر سر پر انز دیا۔ جنید نے اُس کی ناک دبا کر کہا  
واہ ہمیں آپ کا سر پر انز پسند آیا۔ فرشتے نے خوش ہو کر کہا

## Posted On Kitab Nagri

کہاں جارہے ہو باپ ہوں تمہارا یہ نہیں ہوا کے پوچھ لیا جائے کہ کیسے ہیں۔ تبریز کو اپنے کمرے میں جاتا دیکھا تو ناگوار لہجے میں کہا جس کو سن کر تبریز کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ نے بسیرا کیا اُس نے پلٹ کر جنید کو دیکھا جس کی نظریں اُس پہ تھی۔

کیسے ہیں آپ اُمید ہے آپ کا آپ کی فی پی اے کے ساتھ ٹرپ کافی اچھا گُزرا ہو گا۔ تبریز نے دانت پہ دانت جمائے کہا تو جنید اپنی بیوی اور بیٹی کے سامنے چوری پکڑنے پہ شرمندہ تو بہت ہوا پر ظاہر نہیں ہونے دیا تبریز کی بات پہ مناہل کی آنکھیں حیرت اور بے یقینی سے کھل گئی جب کی فرشتے کے سر سے اُپر یہ بات گُزری۔

پری روم میں جاؤ اپنے۔ جنید سخت نظروں سے لا پرواہ کھڑے تبریز کو دیکھتا فرشتے سے بولا جو سر ہلاتی اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

شرم حیا ہے کوئی اتنا قد ہو گیا ہے مگر یہ نہیں سیکھا باپ کے سامنے کیسے پیش آیا جاتا ہے۔ فرشتے کے جاتے ہی جنید بھڑک اُٹھا

اب میں نے کیا کر دیا نہیں پوچھ رہا تھا تو آپ کو اعتراض تھا اب جب پوچھ لیا ہے تو میرے پہ مزید بھڑک رہے ہیں۔ تبریز نے انجان کر کہا

www.kitabnagri.com

بکومت تبریز۔ جنید نے سخت لہجہ اپنایا

میں بکتا ہوں بھی نہیں۔ تبریز دوبدو کہتا اُپر کی جانب بڑھنے لگا جب جنید نے کہا

کب میڈیکل کالج کی جان چھوڑو گے تمہارے بعد والے بھی آگے بڑھ گئے ہیں اور ایک تم ہو جس نے ابھی تک کالج کو خیر آباد نہیں کہا۔

کہہ دوں گا آپ کو کیا مسئلہ ہے۔ تبریز بے زار لہجے میں بولا



## Posted On Kitab Nagri

سوسائٹی میں مذاق بنتا ہے میرا کے میرا اکلوتا بیٹا ابھی تک میڈیکل کالج ہے تیس سال کے ہونے والے ہو تھوڑا  
رحم کرو ہم پہ نہیں تو خود پہ کیوں اپنی جوانی برباد کرنے پہ تلے ہوئے ہو۔ جنید کی بات پہ تبریز کے چہرے پہ  
عجیب مسکراہٹ آئی۔

بچپن بھی برباد ہو گیا جوانی بوڑھا پا برباد ہو بھی جائے تو مجھے گھنٹہ فرق نہیں پڑتا سب سے پہلے سب سے ضروری  
سب سے خوبصورت انسان کا بچپن ہوتا ہے جو کی میرا نہیں تھا اس لیے مجھے یہ درس نہ دیا کریں۔ تبریز ہاتھوں کی  
مٹھیاں بھیج کر سخت لہجے میں بول کر رکا نہیں تھا۔

میری ڈھیل کا نتیجہ ہے سب۔ جنید نخوت سے بولا  
مکافاتِ عمل ہے پہلے تمہاری ضرورت تبریز کو تھی جو تم نے پوری نہیں کی اب اُس کی تمہیں ضرورت ہے تو وہ  
تمہیں گھاس نہیں ڈال رہا اور نہ ڈالے گا پہلے پہل مجھ بے وقوف کو لگتا تھا تم بزنس میں بڑی ہو پر اب پتا چلا  
آوارا گردی کرنے میں مصروف تھے جس کی عادت اس عمر میں بھی نہیں گئی تمہاری۔ مناہل حقارت بھری  
نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی جس سے جنید کا پارہ ہائے ہوا۔

زبان سنبھال کر ورنہ

ورنہ کیا ورنہ چیخوں گے تو تمہیں کیا لگتا ہے میں ڈر جاؤں گی یہ اپنا مردانہ رعب کسی اور پہ ڈالنا میں نہ کبھی آئی  
تھی اور نہ کبھی آؤں گی مجھے باقی لڑکیوں کی طرح ہر گز مت سمجھنا میں چاہوں تو ایک منٹ میں تمہیں عرش  
سے فرش پہ پٹخ سکتی ہوں۔ جنید جو غصے سے بول رہا تھا مناہل اُس کی بات بچ میں کاٹتی پھنکار کر بولی تو جنید دنگ سا  
اُس کا دنگ انداز دیکھنے لگا اُس کو یاد نہ آیا کب مناہل کا لہجہ اتنا گستاخ تھا

## Posted On Kitab Nagri

زیادہ پر نہیں نکل آئے کس غرور میں ہو یاد رکھو بیٹی کی ماں ہو بیٹے کی نہیں جس کی شے پہ منہ زور ہو رہی ہو۔ جنید نے تمسخرانہ لہجے میں کہا تو مناہل طنزیہ ہنسی

پرور نہیں میرے اور میں یہ بات اچھے سے جانتی ہوں میں ایک بیٹی کی ماں ہو جو اللہ کی رحمت ہوتی ہے بیٹا اللہ دیتا تو اُس کا شکر نہیں ہے تع مجھے کوئی غم نہیں کیونکہ تمہارا بیٹا کب تم سے اچھے سے رہا ہے خوا مخواہ میرا اپنا بیٹا بھی اُس کے نقش قدم پہ چلتا بیٹیاں جب کی دور ہو کر بھی اپنی ماں کی فکر میں رہتی ہیں۔ مناہل نے اچھے سے جنید کو آئینہ دیکھایا۔

لوگ سکون کے لیے اپنے گھر لوٹ آتے ہیں ایک میرا گھر ہے جہاں آؤ تو بے سکونی کے سوائے کچھ نہیں۔ جنید مناہل کو آنکھیں دیکھتا لاؤنچ عبور کر گیا اُس کے جانے کے بعد مناہل صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی جنید سے اُس کی شادی پسند کی تھی شادی سے پہلے وہ نہیں جانتی تھی وہ پہلے شادی شدہ اور ایک بیٹے کا باپ ہے معلوم ہونے کے بعد اُس نے خود کو مضبوط کر لیا تھا اپنی طرف سے تبریز کا خیال رکھنا بھی چاہا پر یہ اُس کے لیے آسان نہیں تھا تبریز خود کو خود تک محدود کرنے والا انسان تھا وہ جنید سے پیار کرتی تھی اُس کو لگتا تھا جنید بھی کرتا ہے پر بعد میں اُس کو احساس ہوا جنید ایک عیاشی قسم کا مرد ہے جس کا گزارا ایک لڑکی سے ناممکن سی بات تھی اُس کو یہ بات بھی سمجھ آگئی کیوں تبریز کیوں اپنے باپ سے چڑھتا تھا وہ ساری زندگی جنید کی ہر بات کو نظر انداز کرتی آئی تھی مگر آج تبریز کے منہ سے ایسی بات سن کر اُس کو اپنے اندر خنجر پیوست ہوتا محسوس ہوا۔



رات کے کھانے کا وقت ہوا تو سوہا ملازماؤ کے ساتھ ڈائینگ ٹیبل سیٹ کروانے لگی معصومہ جیسے تیسے کر کے روٹیاں بنا کر ہاٹ پاٹ میں اچھے سے رکھ کر خود فریش ہونے کے غرض سے اپنے کمرے میں آئی تھی فریش

# Posted On Kitab Nagri

ہونے کے بعد وہ باہر آئی تو سب کو بیٹھا دیکھا جس کو دیکھ کر اُس نے اپنے لب کچلے پھر آہستہ آہستہ چلتی اپنی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی عماد نے ایک نظر معصومہ کو دیکھا پھر ٹیبل پہ سجے لوازمات کو معصومہ کی شکل دیکھ کر اُس کو اندازہ ہو گیا تھا ضرور اُس نے نیا کارنامہ انجام دیا ہو گا۔

آج آپ نے اپنے نازک ہاتھوں سے گرم گرم روٹیاں بنائی ہے۔ حماد عباد کو دیکھتا بتانے لگا تو عباد خوشگوار حیرت سے معصومہ کو دیکھنے لگا جو جواب مسکرا بھی نہ پائی۔

ریلی پھر تو سوا جلدی سے تم مجھے سرو کرو۔ عباد نے کہا تو سوہانے ہاٹ پاٹ کھولا ہاٹ پاٹ کے اندر نظر پڑتے ہی سوہانے معصومہ کو گھورا جو اُس کو ہی دیکھ رہی تھی۔

امی اسٹار پلیس ڈراموں کی طرح سسپینس کیوں کر رہی ہیں اُٹھائے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ روٹی۔ حماد اپنی جگہ سے اُٹھتا اپنا ہاتھ پاٹ میں ڈالتا سوہا کو بولنے لگا پر جیسے ہی اُس کی نظر ہاتھ میں پکڑی روٹی میں پڑی تو حیرت سے آنکھیں پھیل گئی اُس کو یاد نہ آیا اتنی انوکھی روٹی کب اُس نے دیکھی ہوگی باقی سب کا حال بھی حماد سے مشکل نہیں تھا سو ائے عماد اور عباد کے کیونکہ وہ دونوں اچھے سے معصومہ کو جانتے تھے جو معصوم بنی بیٹھی تھی۔

آپو آج آپ کچن میں گئی اس وجہ سے یہ آپ کی تصویر اخبار میں آئی ہے۔ حماد روٹی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کر کے معصومہ کی طرف رخ کیا جہاں روٹی میں بیچ کا حصہ نہیں تھا جس سے حماد معصومہ کو دیکھتا دانتوں کی نمائش کیے بولا

سوہانے سارے ہاٹ پاٹ میں بنی روٹیوں کو چیک کیا جس میں ایک ہارٹ اسٹائل میں بنی تھی تو کسی کے میں بیچ کا حصہ نہیں تھا تو کچھ ٹیڑھی بنی ہوئی تھی۔ سوہانے اپنا سر پکڑ لیا۔

یہ کیا بنایا ہے۔ سوہانے ضبط سے پوچھا

## Posted On Kitab Nagri

پتا نہیں پہلے تو سہی تھی اب فالج کا ٹیک جانے کیسے آگیا۔ معصومہ اپنی گردن پہ ہاتھ پھیرتی لا علمی کا اظہار کرنے لگی جس پہ عماد اور حماد کی ہنسی نکل گئی۔

پہلی بار بنایا ہے نہ اس لیے اگلی بار اچھا ہو گا کوشش اچھی تھی۔ عبیر نے اُس کو اپنی طرف سے تسلی دی۔ بہن میں نے کیا بگاڑ ہے تمہارا جو دوبارہ کچن میں بھیجنے کی بات کر رہی ہو۔ معصومہ کی بات پہ عبیر سٹپٹائی۔ پہلے کیوں نہیں بتایا اب سب کیا کھائیں گے۔ سوہانے سخت لہجے میں پوچھا زویا بے زاری سے سب کو دیکھنے لگی بھی میں تو اپنی بیٹی کی بنائی ہوئی روٹی آرام سے کھالوں گا آفٹر آل اُس نے اتنی محنت سے بنائی ہے۔ عماد معصومہ کی اُتری شکل دیکھتا ہاٹ پاٹ اپنی طرف کرتا بولا

میں بھی اپنی آپو کی بنائی ہوئی کھاؤں گا آفٹر آل زندگی میں پہلی بار اتنی ڈیلیکیشن روٹی کھانے کو مل رہی ہے۔ عماد کی دیکھا دیکھی میں حماد بھی میدان میں اُترا

میں بھی

میں بھی

میں بھی۔

حنان صاحب عمار اور عبیر تینوں ایک ساتھ بولے تو معصومہ کا چہرہ چمک اُٹھا۔

میں کونسا روزے میں ہوں۔ عماد نے حماد کو ایک کے بعد ایک روٹی اُٹھاتے دیکھا تو ہاٹ پاٹ اُس سے چھین کر دانت پیس کر بولا۔

میں اپنے لیے پیزا آرڈر کرنے والی ہوں۔ زویا کوفت سے سب کو دیکھتی کھڑی ہوتی بولی جس کا جواب کسی نے نہیں دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

آپ کو کچھ چاہیے تو بتادے میں بنا دیتی ہوں۔ سوہالیپ ٹاپ پہ کام کرتے عباد سے بولی نہیں میں نے ڈنر جو کیا تھا۔ عباد لیپ ٹاپ پہ نظر مرکوز کیے بولا سوہانے کوفت سے اُس کے پاس لیپ ٹاپ کو دیکھا کیونکہ اُس کو آج بھی لیپ ٹاپ سے سوتن کی بو آتی تھی جس کی موجودگی میں عباد سب فراموش کرتا اُس میں مگن ہوتا تھا

کھانا کہاں کھا گیا آج سالن میں چکن قورمے کے علاوہ کچھ نہیں بنایا تھا ہم میں سے کسی نے معصومہ کی یونی سے شکایت آئی تو میں ہاسپٹل سے سیدھا گھر آگئی پھر ہلپر ز کو بھی چھٹی دے ڈالی تاکہ معصومہ روٹیاں پکائے کسی کی مدد بھی نہ مانگیں۔ سوہالیپ کی دوسری سائیڈ پہ آتی جواب دینے لگی۔

اگر ہم میں سے وہ کوئی نہیں کھاتا تو معصومہ نے جو پہلی مرتبہ کچن میں کھڑے ہو کر محنت کی تھی وہ ضائع ہو جاتی معصومہ کا دل بھی دھکتا اور میں نہیں چاہتا میری بچی کسی بات پہ اُداس یا غمگین ہو دوسری بات یہ کہ رزق کی بے حرمتی بھی ہو جاتی کتوں کے سامنے ڈالتے تو سوچو معصومہ کے دل پہ کیا گزرتی جب سب نے کھایا تھا اُس کا چہرہ خوشی سے روشن ہو گیا تھا یہ روشنی میں ہمیشہ معصومہ کے چہرے پہ چاہتا ہوں۔ عباد کے لہجے میں باپ کی شفقت بول رہی تھی سوہالا جواب ہوتی عباد کو دیکھنے لگی جو ہر بار اپنی باتوں سے اُس کو لا جواب کر جاتا تھا۔

پھر بھی وہ کھانے کے قابل نہیں تھی۔ سوہانے کہا تو عباد ہنس پڑا

کتنی اچھی ڈیزائن تو بنائی تھی یہ بھی ایک ٹیلنٹ ہے جو بس ہماری معصومہ میں ہے مطلب ہارٹ شیپ ڈیزائن پہ روٹی۔ عباد نے ہنستے کہا تو سوہا بھی مسکرا دی

اب روزانہ میرے ساتھ کام کریں گی کچن میں تو سیکھ جائے گی۔ سوہانے کہا



## Posted On Kitab Nagri

یوں اچانک سے سختی مت کرو اُس پہ باغی ہو جائے گی۔ عباد کسی خدشے کے تحت بولا  
آپ والد حضور تو چاہتے ہیں آپ کی بیٹیاں کچن کے پاس بھی نہ گزرے ڈیڈ نے بھی ایسا کیا تھا امی جب کچن کا کام  
کرنے کو کہتی تو وہ کہتے میری پھول جیسی بچی سے کام مت کروایا کرو وہ راج کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہے کام  
کرنے کے لیے نہیں میں اور معصومہ پہ سختی نہیں کر رہی بس اُس کو اُس کی زمینداری کا احساس دلوانا چاہتی ہوں  
تاکہ شادی کے بعد اُس کو میری طرح مسئلہ نہ ہو۔ سوہا کی آخری بات پہ عباد کے چہرے پہ شریر قسم کی  
مسکراہٹ آئی

یاد ہے تم نے کچن کا کیا حال کر دیا تھا۔ عباد کی بات پہ سوہا گڑبڑائی پھر اپنی توپوں کو رخ اُس کی طرف کیا۔  
جی جی مجھے سب یاد ہے ایک بات تو بہت ذہین نشین ہے جب آپ نے میرے ارمانوں پہ پانی پھیر دیا تھا منہ  
دیکھائی کے نام پہ میڈیکل کالج کا فارم دے کر۔ سوہا جل کے بولی  
ناشکری ہو بہت اُس کے بعد جانے کتنے تحائف دے چکا ہوں پر تمہارا ایک بات کا رونا ختم نہیں ہوتا کے  
میڈیکل فارم کیوں دیا۔ عباد تاسف سے سر ہلاتا بولا  
ہاں تو وہ منہ دیکھائی تو نہیں تھی ایک معصومہ کی پیدائش پہ تحفہ دیا تھا کچھ میرے جنم دن کے دیئے تھے کچھ اپنی  
پروموشن کی خوشی میں اور حماد کی پیدائش پہ دیا تھا اور باقی ایسے ہی اُن میں سے منہ دیکھائی کہاں تھی کہی نہیں  
تھی آپ کو کیا پتا لڑکیاں تو شادی ہی نئے ڈھیر سارے کپڑوں جیولریز سینڈلز میک اپ کے سامان اور منہ دیکھائی  
کے لیے کرتی ہیں۔ سوہا ایک سانس میں بولی تو عباد نے کینہ تو ز نظروں سے اُس کو گھورا جو سارے حساب کتاب  
لیکر بیٹھی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

دماغ پہ لگتا ہے نیند سوار ہو گئی ہے سو جاؤ دماغ کو سکون دو تاکہ کچھ آرام محسوس کریں خود عقل سے پیدل ہے اور معصومہ کو سدھارنے چلی ہو وہ بھی تو تمہاری بیٹی ہے تمہارے نقش قدم پہ چلنا ہے کونسا اپنی کر کے تمہیں مایوس کرنا ہے تمہارا بنایا گیار کارڈ اُس نے مضبوط کرنا ہے تاکہ کوئی بھولے مت۔ عباد اپنی طرف کی لائیٹ آف کر تا بول کر کروٹ لیں گیا سو باحق دق عباد کی بات سن رہی تھی۔

پہلے آپ کی بیٹی اب میری واہ کیا کہنے ہیں آپ ناشکری میں نہیں آپ ہیں ناشکرے دنیا میں انسان کے روپ میں حور کیا مل گئی آپ کو آپ کا تو دماغ ساتویں آسمان پہ آپہنچا ہے۔ سوہا اشتعال میں آتی بولی۔  
ہی ہی ہی سوہا تمہاری بات بہت فنی تھی مگر افسوس مجھے ہنسی نہیں آئی۔ عباد کی بات پہ سوہا نے دانت کچکچائے بنا کچھ کہے خاموشی سے اُس کی طرف پیٹھ کی لیٹ گئی۔

سوہا

تھوڑی دیر گزرنے کے بعد عباد نے سوہا کی طرف کروٹ لیکر اُس کو آواز دی پر اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مذاق کر رہا تھا ناراض کیوں ہو گئی۔ عباد نے نرمی سے کہا سوہا کے کان میں جوں تک نہ رینگے عباد نے ٹھنڈی سانس خارج کی

www.kitabnagri.com

ایسے سو جاؤ گی ناراض ہو کر تو مجھے بھی نیند نہیں آئے گی ناراضگی چھوڑ دو اس عمر میں تم سوٹ نہیں کر رہی۔ عباد کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی شوخ ہو گیا جس پہ سوہا کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ آئی بنا کچھ کہے اُس نے بھی کروٹ بدلی۔

اگر آپ اس عمر میں بھی میری ناراضگی کی فکر کرے گے تو مجھ پہ ناراضگی سوٹ کرتی ہے۔ سوہا مسکراتی نظروں سے عباد کو دیکھتی اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر بولی۔

# Posted On Kitab Nagri

نارا ضلکی ختم؟ عباد نے کنفرم کرنا چاہا جس پہ سوہانے سر کو جنبش دی۔

ٹھیک ہے سو جاؤ اب رات بہت ہو گئی ہے۔ عباد نے جمائی لیکر کہا تو سوہا کی مسکراہٹ بھک سے اڑی۔

یہ اتنے اچھے مومنٹس میں آپ کو کونسا کیڑا کاٹتا ہے جو سارے رومانٹک موڈ کا ستیاناس کر دیتے ہیں کبھی تو میری سوچ وہاں تک پہنچ جانے دیا کریں کہ میرا شوہر جوانی میں نہیں پر بوڑھا پے میں رومانٹک ہو گیا ہے۔ سوہا نے دانت پیس کر کہا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp\_0335 7500595

## Posted On Kitab Nagri

تم جو ہو لڑکیوں کو ناول پڑھنے سے اور کچھ آئے نہ آئے رومانٹک ضرور ہو جاتی ہیں ساتھ میں یہ بھی چاہنے لگتی ہو کہ شوہر میں بھی ایسی خصوصیات ہو ہزاروں ناولز پڑھتی ہو اب اتنی ساری خوبیاں ایک انسان میں تو نہیں ہو سکتی نہ۔ عباد مسکراہٹ دبائے بولا

ایسا بھی کچھ نہیں۔ سوہا کمزور آواز میں بولی جس پہ عباد کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔



عبیر اپنے ڈپارٹمنٹ سے نکلی تو اُس کی نظر سامنے آتے تبریز پہ پڑی جو سنجیدگی سے آرہا تھا تبریز کو دیکھ کر جانے کیوں عبیر کو خوف محسوس ہوا پر وہ خود کو مضبوط ظاہر کرتی سامنے چلنے لگی تبریز جیسے ہی قریب آیا تو اُس نے آنکھیں زور سے میچ لی پھر تھوڑی دیر بعد اُس کو کچھ عجیب لگا تو جھٹ سے آنکھیں کھول کر دیکھا تو تبریز نہیں تھا پلٹ کر دیکھا تو حیران رہ گئی جہاں تبریز اُس کی کلاس میٹ کے ساتھ بات کر رہا تھا یہ دیکھ کر اُس کو بُرا لگا اُس نے پہلی بار تبریز کو خود کے علاوہ کسی اور لڑکی کے ساتھ بات کرنا دیکھا تھا کچھ دیر تک کھڑے رہنے کے بعد اُس نے اپنے قدم کیفیسر یا کی طرف بڑھائے۔

آئینہ میرے معاملات سے دور رہنا سمجھی۔ تبریز نے سامنے کھڑی تبسم کو غرائے لہجے میں کہا تو وہ ڈر کر کچھ قدور ہوئی

میں۔۔۔ کب آئی؟ تبسم نے خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیر کر کہا جس سے تبریز نے آبروریز کیے میرے سامنے سمارٹ بننے کی ضرورت نہیں کیا کہا تھا تم نے عبیر کو میرے بارے میں کس نے حق دیا ہے تمہیں کے میری پرسنل لائف ہر ایک سے شیئر کرو۔ تبریز نے اپنی بات پہ زور دیتے کہا

## Posted On Kitab Nagri

آئینہ نہیں ہوگا۔ تبسم نے سہم کر کہا

ہونا چاہیے بھی نہیں۔ تبریز اُس کو وارن کر تا چلا گیا اُس کے جاتے ہی تبسم کی اٹکی سانس بحال ہوئی۔  
کیا بات کر رہے ہو گے۔ کافی پہ نظریں مرکوز کیے عبیر پر سوچ لہجے میں خود سے سوال کرنے لگی اُس کی آنکھوں  
میں بار بار تبریز کا نظر انداز کر کے دوسری لڑکی سے بات کرنے کا منظر آ رہا تھا جس سے وہ جھنجھلاہٹ کا شکار  
ہو گئی تھی۔

میرا کیا جو بھی بات کریں۔ عبیر خود کو تسلی کرواتی چیخ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تبھی تبریز اُس کے روبرو کھڑا ہوا۔  
میرے بارے میں اگر جاننا ہو تو میرے پاس آ کر پوچھ لیا کرونا کہ کسی تیسرے سے تبریز نے سنجیدگی سے کہا  
تو عبیر نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

کیا مطلب۔ عبیر نے بلاخر پوچھ لیا

اپنی کلاس فیلو سے میرا ڈیٹا نکلواری تھی۔ تبریز کا لہجہ سخت ہوا

ن۔۔۔۔۔ ہیں تو۔ عبیر ہڑبڑا کر بولی

تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ تبریز نے اُس کو گھورا

وہ خود بتا رہی تھی تو میرے کانوں نے سن لیا ورنہ میں کیوں آپ کا ڈیٹا نکوانے لگی۔ عبیر نے اپنی طرف سے  
وضاحت کی۔

مجھے لگا تم مجھ سے سوری بولوں گی۔ تبریز نے بات بڑھائی۔

سوری کیوں۔ عبیر نے پوچھا

بڑی طرفداریاں کر رہی تھی اپنی کزن کی۔ تبریز نے دانت پیس کر کہا



## Posted On Kitab Nagri

تو میری کزن ہے ہر بار مجھے ڈیفینڈ کرتی ہے وہ آپ کا اُس کو ایسا کہنا مجھے بُرا لگا آپ کو چاہیے تھا آپ میری کزن اور بھائی سے ایکسیوز کرتے۔ عبیر نے دلیری کا مظاہرہ کیا تو تبریز دل میں عیش عیش کر اٹھا میں۔ تبریز نے اپنے سینے پہ انگلی رکھ کر جیسے کنفرم کرنا چاہا تو عبیر نے سر کو جنبش دی میں تبریز جنید سوری کہوں کبھی نہیں آج یہ بات کہہ دی دوبارہ نہ کہنا۔ تبریز نے تیز آواز میں کہا تو ایک پل کو وہ لرز اٹھی

آپ اتنے ایروگینٹ کیوں ہیں ایک سوری کا کہا تھا بس سوری کہنا کونسی بڑی بات ہے یا انسان چھوٹا ہو جاتا ہے یہ تو ایک اچھا عمل ہوتا ہے آپ غلطی کرنے کے بعد آپ کو احساس ہو جائے کہ آپ غلط ہو تو معافی مانگنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے معافی مانگنے والے اور عاجزی کرنے والے تو اللہ کو بے حد پسند ہوتے ہیں پر شاید میری بات نے آپ کی انا کو ٹھیس پہنچائی ہیں تو میں معذرت خواہ ہوں آج کے بعد آپ سے کوئی بات نہیں کروں گی نہ کہوں گی آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں میں بھلا کون ہوتی ہوں آپ سے کچھ کہنے والی۔ عبیر کو تبریز کا ایسے بات کرنے بُرا لگا تو ایک سانس میں کہتی سائیڈ سے گزر گئی اُس کے جانے کے بعد تبریز کو اپنے لہجے کا احساس ہوا تو بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا عبیر کا ایسے بات کرنا اُس کو چونکا گیا تھا وہ اتنا تو سمجھ گیا تھا چاہے وہ کم گو ہو پر جب بات کرنے پہ آتی ہے تو اچھے اچھوں کی بولتی بند کروادیتی ہے۔

کیفیٹی سے نکل کر عبیر کالج کی گیٹ کے پاس آئی تھی جہاں ایک بار پھر تبریز اُس کے سامنے کھڑا ہوا عبیر نظر انداز کرتی جانے لگی پر تبریز نے اُس کی کوشش ناکام بنادی سامنے سے ہٹے۔ عبیر نے نظریں نیچے کیے کہا

بات کرنی ہے۔ تبریز اُس کی بات اِن سنی کرتا بولا

## Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں سنی۔ عبیر نے سہولت سے انکار کیا

یہ آج تمہاری زبان آؤٹ آف کنٹرول نہیں ہو رہی۔ تبریز نے گھورا  
آپ کی صحبت کا اثر ہے۔ عبیر کے منہ سے بے ساختہ پھسلا تو زبان دانتوں تلے دبائی۔

سیر یسلی۔ تبریز طنزیہ بولا

پتا نہیں ڈرائیور انکل آگئے ہیں مجھے جانا ہے۔ عبیر سامنے آتی گاڑی کو دیکھتی بولی  
جاؤ۔ تبریز سائیڈ پہ کھڑا ہوتا سپاٹ لہجے میں بولا عبیر بنا کوئی بات کیے گاڑی کی طرف بڑھی



معصومہ آج یونی نہیں گئی تھی عماد نے یونی سے آتے اُس کو لان میں چہل قدمی کرتا دیکھا تو اُس کی طرف بڑھا  
آگئے تم؟ معصومہ نے اُس کو دیکھا تو پر جوش آواز میں پوچھا جیسے جانے کتنے سال بعد عماد کی واپسی ہوئی تھی  
کہاں ابھی راستے میں ہوں پہنچ کر تمہیں کال کر دوں گا۔ عماد نے اُس کے بے یمنکے سوال کا بے ٹکا جواب دیا  
ویری فنی۔ معصومہ نے گھورتے کہا

آے نو تم بتاؤ ٹانگوں کا درد ٹھیک ہو گیا جس کا بہانا کیے آج یونی نہیں گئی۔ عماد کے سوال پہ اُس نے دانت پیسے۔  
ہے ابھی تین گھنٹے کھڑی ہوئی تھی کل میں میری ٹانگوں کا پانی ختم ہو گیا ہے درد بڑھ گیا ہے ایک دن میں تھوڑی  
سہی ہو گا۔ معصومہ لان میں موجود چیئر پہ بیٹھ کر چہرے پہ مظلومیت والے تاثرات ظاہر کیے اُس کی ایکٹنگ پہ  
عماد نے تاسف سے سر دائیں بائیں کیا

ضروریہ درد اب دوبارہ کچن میں نہ جانے کا بہانا ہو گا۔ عماد دوسری چیئر پہ بیٹھ کر بولا

## Posted On Kitab Nagri

ان ڈائریکٹری اگر تم مجھے جھوٹی بول رہے ہو تو بتادوں یہ سچ ہے واقع میں درد ہے۔ معصومہ کی بات پہ جواب دینے کے لیے عماد نے جیسے منہ گھلاتی تھی وہاں عباد آگیا  
عماد بیٹے تم سے ایک بات کرنی ہے۔ عباد نے عماد کو مخاطب کیا  
جی کریں۔ عماد نے فرمانبرداری سے کہا  
تمہیں تو پتا ہے میں اپنی جاب کے ساتھ ساتھ ڈیڈ کازنس بھی دیکھتا ہوں۔ عباد نے اتنا کہہ کر تائید کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا  
جی بلکل۔ عماد نے کہا

تو بیٹا میری جاب کے اب کچھ سال ہی بچے ہیں پھر میں چھوڑ دوں گا ابھی تو وہاں بہت کام ہے پر ہمارے اپنے آفس میں کچھ ضروری میٹنگز ہیں جو دوسرے شہر میں ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں اُس کو دیکھنے کے لیے تم لاہور جاؤ میں جا نہیں سکتا اور عمار کو بزنس کی اتنی نالج نہیں اُس کا اپنا ہاسپٹل ہے جس کو اُس نے دیکھنا ہوتا ہے اگر تمہیں اعتراض نہیں تو یونی سے ایک دو ماہ کی لیو لیں لو۔ عباد نے سنجیدگی سے کہا  
نوایشو چچا جان میں ہینڈل کر لوں گا آپ بے فکر ہو جائے۔ عماد نے مسکرا کر اُس کو رلیکس کرنا چاہا  
شکریہ مجھے تم سے یہی اُمید تھی۔ عباد پر سکون مسکراہٹ سے بول کر اندر کی طرف چلا گیا  
اگر تم چلے گئے تو میں یونی کیا اکیلے جاؤں گی دوسرا یہ میری ہیلپ کون کرے گا پڑھائی میں۔ معصومہ کو اپنی فکر لاحق ہوئی۔

کال پہ پوچھ لینا جو کچھ پوچھنا ہو اور اکیلی کیوں ڈرائیور یا ڈیڈ یا چچا جان میں سے کسی کے ساتھ چلی جانا ویسے بھی ہماری یونی اور ڈیڈ کا ہاسپٹل ایک راستے میں آتا ہے۔ عماد نے تجویز پیش کی جو معصومہ کو بھی سہی لگی

## Posted On Kitab Nagri

ہاں یہ بہتر آپشن ہے۔ معصومہ نے تائید میں سر ہلایا  
ہممم میں اندر جا رہا ہوں تاکہ فریش ہو جاؤں۔ عماد کھڑا ہوتا بولا۔

پڑھائی کیسی جارہی ہے؟ عبیر جو ایک ٹاپک سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی زویا کی آواز پہ چونک کر سر اٹھایا  
بہتر۔ عبیر نے مختصر جواب دیا

ہمم کوئی مدد چاہیے ہو تو بتانا۔ زویا نے اُس کے چہرے پہ جھنجھلاہٹ بھرے تاثرات دیکھے تو کہا  
جی۔ عبیر نے پھر سے یک لفظی جواب دیا تو زویا نے ٹھنڈی سانس خارج کی  
ناراض ہو اپنی ماں سے میں کونسا تمہاری دشمن ہوں مانا کے تمہاری سالگرہ کے دن مجھے تم پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے  
تھا پر کیا تم میری وہ حرکت بھول نہیں سکتی ماں باپ بھی تو بچوں کی غلطیاں درگزر کر دیتے ہیں نہ کیا میں نے  
نہیں کی تمہاری۔ زویا اُس کے قریب بیٹھ کر سنجیدگی سے بولی

میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔ عبیر نے جواب دیا

تو پھر اتنے پھیکے لہجے میں جواب کیوں دے رہی ہو؟ زویا نے پوچھا

میرا بات کرنے کا دل نہیں چاہ رہا۔ عبیر نے بتایا

اچھا طبیعت سہی ہے۔ زویا نے اُس کا ماتھا چیک کیا

جی طبیعت ٹھیک ہے آپ فکر نہیں کریں۔ عبیر نے مسکرا کر کہا زویا کو اپنے لیے فکر مند دیکھ کر اُس کی آنکھیں نم  
ہوئی تھی اور اپنے سالگرہ کے دن کہی زویا سے بات پہ پیشانی بھی ہو رہی تھی اگر زویا اُس کے ساتھ سختی سے پیش  
آتی تھی تو اپنی ممتا بھی نچھاور کرتی تھی بس یہ دن کبھی کبھی آتا تھا جو عبیر کے لیے بہت قیمتی ہوتے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

اچھا میں تمہارے لیے دودھ بھیجتی ہوں پی لینا میں جب میڈیکل میں تھی تو میرا بھی یہی حال ہوتا تھا۔ زویا اٹھتی کہنے لگی تو عبیر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہوئی اور بنا کوئی بات کیے اُس کے گلے لگی عبیر کی حرکت پہ زویا مسکرائی۔

سوری امی اُس دن میں آپ سے روڈی ہو گئی تھی آپ ماں ہیں آپ کا ہم پہ حق ہے ہم بچوں کو ماں کی نافرمانی یا اُن سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے ایک ماں جتنا اپنی اولاد کے لیے کرتی ہے جتنی تکلیفیں اُس کے لیے برداشت کرتی ہے اولاد سو بار مر کر پیدا ہو تو بھی کبھی اتنا نہ کر پائے ماں کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا ماں ہوتی ہے۔ عبیر نے شرمندگی سے کہا

کوئی بات نہیں شرمندہ مت ہو۔ زویا اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی مسکرا کر بولی



آپ مجھ سے ناراض تو نہیں نہ؟ معصومہ کچن میں آتی سوہا سے بولی  
تمہیں کیا تم اپنی منمنائی کرو۔ سوہا فریج سے گوشت نکال کر جواب بولی  
کیا یار امی اتنی محنت اور لگن سے روٹیاں بنائی تھی پھر بھی آپ ایسا بول رہی۔ معصومہ منہ بسور کر بولی۔  
جی تمہاری محنت اور لگن نظر آرہی تھی۔ سوہا کی بات پہ وہ ہنسی  
مم لگتا ہے مستقبل میں آپ اپنی بہو کو ٹف ٹائم دینے والی ہیں۔ معصومہ شیر لہجے میں بولی۔  
باہر جاؤ میرا دماغ نہیں خراب کرو۔ سوہا نے بے زاری سے کہا  
آج گک چھٹی پہ ہے؟ معصومہ کچھ سنجیدہ ہوئی۔

ہمم۔



## Posted On Kitab Nagri

تو خالہ جان عرف چچی سے کہے آپ کی مدد کروائے اکیلے آپ کتنا کریں گی آج آپ آئی بھی لیٹ تھی۔ معصومہ فکر مند ہوئی

ماں کا اتنا خیال ہے تو خود مدد کرو۔ سوہا چو لہے کی آنچ تیز کرتی بولی۔

میری مدد سے آپ کے کام میں اضافہ ہو گا تبھی کہا۔ معصومہ نے کندھ اُچکائے۔

اچھا اُپر بنے کبرڈ سے مرچوں کا ڈبہ نکال کے دو۔ سوہانے کہا تو معصومہ نے اپنے پیچھے اُپر کبرڈ دیکھا تب تک عبیر بھی وہاں آجھی تھی۔

وہاں میں کیسے پہنچوں گی۔ معصومہ اُپر دیکھتی ہاتھ کمر پہ ٹکائے بولی

میرے سر پہ چڑھ کر سامنے پڑا سٹول نظر نہیں آ رہا اُس پہ چڑھو۔ سوہا تپ کے بولی تو معصومہ سر پہ ہاتھ مارتی سٹول اُٹھانے لگی۔

خالہ میں کوئی ہیلپ کروادوں۔ عبیر پانی کی بوتل فریج سے نکال کر بولی

ہاں ان سبزیوں میں سے آلو کاٹ لو تم معصومہ سے فروٹ کٹوالوں کی حماد نے فروٹ چاٹ کی فرمائش کی تھی صبح۔ سوہانے سبزیاں عبیر کو دے کر کہا تو اُس نے سر کو جنبش دی۔

تمہاری ماں کہاں ہیں؟ معصومہ سٹول پہ بیٹھتی عبیر سے بولی

اپنے کمرے میں کیوں؟ عبیر نے جواب دے کر پوچھا

ان کو پتا ہو گا رات کا وقت ہے گک چھٹی پہ ہے رات کے وقت کھانا بھی بنانا ہوتا ہے تو ان کو یہاں ہونا چاہیے تھا

نہ۔ معصومہ کی بات پہ عبیر خاموش ہو گئی پر سوہانے اپنا ماتھا پیٹا

## Posted On Kitab Nagri

معصومہ باہر جاؤ جب دیکھو میرا صبر آزمانے آجاتی ہو۔ سوہا کفگیر اُس کے سامنے کرتی بولی تو معصومہ اُچھل کر دور ہوئی۔

کیا ہو گیا ہے جارہی ہو۔ معصومہ دل پہ ہاتھ رکھتی کچن سے نو دو گیارہ ہو گئی اُس کی حرکت پہ سوہا مسکرا کر سر جھٹک کے رہ گئی۔

عبیر کو دیکھا تم نے؟ معصومہ اپنے کمرے میں جارہی تھی جب زویا اُس کے سامنے آتی پوچھنے لگی۔  
جی بہت بار دیکھا ہے۔ معصومہ نے آنکھیں پٹیٹا کر جواب دیا

میرا مطلب ابھی دیکھا ہے کہاں ہے وہ۔ زویا اُس کو گھور کر بولی  
ابھی تو میں آپ کو دیکھ رہی ہوں۔ معصومہ زچ کرنے سے باز نہ آئی  
فضول لڑکی۔ زویا بڑبڑاتی جانے لگی جب معصومہ یکدم اُس کے سامنے آئی۔

شکر ہے آپ نے فضول عورت نہیں کہا دوسری بات عبیر کچن میں موجود آپ کے حصے کا کام کر رہی ہے کیونکہ  
اُس کو پتا ہے آپ نے کچھ کرنا تو ہے نہیں۔ معصومہ کی بات پہ زویا نے آنکھیں سکڑ کر اُس کو دیکھا پھر اُس کو  
سائیڈ پہ کرتی کچن کے راستے چل دی۔

چل معصومہ اُس سے پہلے تیری لگائی ہوئی آگ رخ بدل کر تیرے پاس آئے توں اپنے کمرے میں جا۔ معصومہ  
زویا کی پشت دیکھتی خود سے کہہ کر بھاگ کر اپنے کمرے میں گئی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ زویا عبیر کے ہاتھ سے چھڑی لیکر سبزیاں سائیڈ پہ کرتی سخت لہجے میں پوچھنے لگی سوہانے  
اُس کے آنے کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا

## Posted On Kitab Nagri

سبزیاں کاٹ رہی تھی آپ کو کوئی کام تھا۔ عبیر نے آہستہ آواز میں جواب دیا

تمہاری کل پریزٹیشن ہے نہ تو تمہیں اس وقت اُس کی تیاری کرنی چاہیے تھی ناکہ ہانڈی چولہا کرنے کی۔ زویا

نے ایک نظر بے نیاز کھڑی سوہاپہ ڈال کر عبیر سے کہا

اُس کی تیاری میں نے کر دی ہے۔ عبیر نے خوشی سے بتایا

اچھا ابھی جاؤ یہاں سے ایک دفع اچھے سے اور کروکھانا لگ جائے گا تو میں بلوالوں گی۔ زویا نے حکیمہ لہجے میں کہا

پر سبزیاں۔ عبیر سوہا کو دیکھتی زویا سے بولی

وہ میں کر دوں گی تم جاؤ۔ زویا کی بات پہ وہ لب دانتوں تلے کچلتی کچن سے باہر نکل گئی۔

یہ کام تم مجھے یا اپنی بیٹی کو بھی کہہ سکتی تھی عبیر کو کہنے کی کیا ضرورت تھی پتا ہے نہ عبیر کی پڑھائی کتنی مشکل

ہے۔ عبیر کے جانے کے بعد زویا سوہاپہ پھٹ پڑی۔

عبیر کو میں نے نہیں کہا اپنی مرضی سے آئی اور کرنے کا کہا رہی بات تمہیں کہنے کی تو تم کیا انجان ہو تمہیں نہیں

پتا مغرب کی آذان کے بعد ہمارے یہاں رات کے کھانے کی تیاریاں شروع ہوتی ہیں زیادہ نہیں تو ایک مرتبہ

آکر چیک کر لیا کرو کیا حالت ہے کچن کی پیپلز زٹھیک سے کام کرتے ہیں یا نہیں اگر وہ چھٹی پہ ہیں تو کسی کام کی

ضرورت تو نہیں آخری بات کے معصومہ کو کہتی تو معصومہ کو کیا کہتی سبزیاں کٹتی یا نہیں اپنا ہاتھ ضرور کاٹ

ڈالتی۔ سوہانے آرام سے جواب دیا۔

تو ساری عمر اُس کو مہارانی بنا کر رکھو گی؟ زویا طنزیہ بولی

نہیں آہستہ آہستہ کر لیں گی وہ۔ سوہانے جواب دیا

## Posted On Kitab Nagri

آٹا گوند کے دو میں روٹیاں ڈال دوں۔ زویا نے بات بدل کر کہا اُس کی بات پہ سوہا جو دیبھی کا ڈھکن اٹھا رہی تھی آبرو اُپر کر اُس کو دیکھا۔

بریانی دم پہ ہے روٹیاں میں نے پہلے ہی پکا کے رکھی ہیں بس رائٹہ اور کڑھائی رہتی ہے جو کی تقریب تیار ہے تمہارا شکریہ۔ سوہا نے گہری سانس بھر کر بتایا تو یہ سبزیاں؟ زویا بناشر مندہ ہوئی اگلا سوال پوچھنے لگی۔

آلو ہیں بس معصومہ کے لیے چسپ بنانی تھی۔ سوہا نے سبزیوں کا باسکٹ اپنی طرف کیے کہا رات کے وقت تمہاری اولاد کی فرمائش عجیب و غریب ہوتی ہیں ضرور رات میں پھر اُس کو کسی مووی دیکھنے کی وجہ سے جاگنا ہو گا۔ زویا نے افسوس کیا جیسے جیسی بھی فرمائشیں ہوتی ہیں مجھ سے کرتی ہے تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔ سوہا نے ٹوکتے کہا تو زویا بنا کوئی اور بات کیے باہر چلی گئی۔



آج عماد کو لاہور گئے دو دن ہو گئے تھے معصومہ کی اُس کے ساتھ ایک دفع بھی کال پہ بات نہیں ہوئی تھی اُس نے عمار کے ساتھ یونی جانا سٹارٹ کر لیا تھا۔

اُس دن کے بعد تبریز اور عبیر کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی دونوں طرف میں سے کسی نے بھی پہل نہیں کی تھی ہر ایک اپنے خول میں بند تھا تبریز کے ایکز مز قریب تھے جس وجہ سے وہ اب اُس کی تیاریوں میں مصروف رہتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

بات کرنی ہے۔ عبیر لا بھریری کی سے جیسے ہی نگلی سامنے اُس کی کلاس فیلو اور ایک لڑکی اُس کے سامنے آکھڑی ہوئی بولی

جی کہے۔ عبیر نے رسائیت سے جواب دیا

تبریز سے کیا رشتہ ہے تمہارا۔ تبسم کے ساتھ کھڑی لڑکی نے کاٹ دار لہجے میں پوچھا

کیا مطلب آپ کا اس بات سے۔ عبیر نے ناگوار نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

زیادہ بنو مت سب آتا ہے صرف چہرے سے معصوم نظر آتی ہوں ورنہ اتھے بندے کو اپنی مٹھی میں قید کیا ہے۔ لڑکی نے نفرت بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

محترمہ اپنی حد میں رہے میں چپ ہوں تو چپ رہنے دے ورنہ زبان میرے منہ میں بھی ہیں۔ عبیر کو اپنے اُپر ایسے گھٹیا الزام برداشت نہیں ہوا تو سارے لحاظ بلائے طاق کیے بولی

لو جی آگئی نہ معصومیت کے خول سے باہر آخر کیسے اپنا اصلی رنگ چھپاتی۔ اُس نے پھر سے زہر اُگلے

جو جیسا ہوتا ہے باقیوں کو بھی ویسا سمجھتا ہے کبھی کبھی غلط سامنے والا نہیں ہوتا بلکہ آپ کی اپنی سوچ ہوتی ہے۔ عبیر کی بات پہ اشتعال میں آکر اُس نے جیسے ہی تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھا کر مارنا چاہا پر کسی نے بچ میں ہی روک لیا



تمہارا کزن نہیں آتا۔ سرفراز معصومہ کے ساتھ بیٹھتا استفسار کرنے لگا دو چار دنوں میں اُس کے اور سرفراز کے

درمیان اچھی خاصی بات چیت شروع ہو چکی تھی معصومہ کو وہ نیچر کے حساب سے بہت پسند آیا

وہ آؤٹ آف سٹی ہے۔ معصومہ نے نوٹس بناتے جواب دیا۔



## Posted On Kitab Nagri

اوو کب تک آئے گا؟ سرفراز نے دوسرا سوال کیا

تم اُس کو مس کر رہے ہو کیا؟ معصومہ اُس کے سوالوں سے بے زار ہوئی۔

ارے نہیں بس ایسے ہی تمہیں بُرا لگا تو سوری۔ سرفراز ہاتھ کھڑا کیے ہنس کر بولا

گائیز آج کہی باہر لنچ کریں۔ اجوہ پر جوش آواز میں آکر اُن سے بولی۔

شیور۔ معصومہ نے کچھ سوچ کر کہا

ہاں اچھا آئیڈیا ہے بہت ٹائیم سے اکھٹے لنچ نہیں کیا۔ اُن کی دوسری دوست کلثوم نے بھی اتفاق کیا

تم لوگ کیا کہتے ہو۔ اجوہ نے اب کی سرفراز اور اُس کے دوست احمد سے پوچھا

چلتے ہیں ہمیں کیا اعتراض ہونا۔ سرفراز نے کندھے اُچکا کر جواب دیا

آج ہمارے ایک فرینڈ کی برتھ ڈے ہے جس کی سیلبریشن ہم نے شام کے وقت ریسٹورنٹ میں کرنے کا سوچا

ہے اگر تم تینوں کو اعتراض نہ ہو تو آجانا۔ احمد نے کہا

اور کون کون ہو گا؟ کلثوم نے جاننا چاہا

یونی کے کچھ کلاس فیلو اور یونی فیلو۔ اب کی سرفراز نے جواب دیا

اوکے ڈن۔ معصومہ نے تھمب کا اشارہ کیے بیگ سے اپنا سیل فون نکلا۔

کس کو کال کر رہی ہو؟ اجوہ نے پاس بیٹھ کر پوچھا

امی کو بتا دوں نہ آج کا اپنا پلان۔ معصومہ جواب دیتی اُٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ دوسری طرف سے کال اُٹھالی گئی تھی

جس وجہ سے معصومہ نے سائیڈ پہ بات کرنے کا سوچا



## Posted On Kitab Nagri

مس عیشال کیا اپنے سے جونیرز کے ساتھ ایک برتاؤ کیا جاتا ہے۔ تبریز جھٹکے سے اُس کا ہاتھ چھوڑتا سخت لہجے میں پوچھنے لگا جس سے وہ بُری طرح گڑبڑا گئی تھی تبسم پہلے ہی تبریز کو دیکھ کر نودو گیارہ ہو گئی تھی۔

وہ در

سٹاپ۔ تبریز نے ہاتھ اٹھا کر بولنے سے ٹوک دیا

سے سوری۔ تبریز پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ پھنساتا سکون سے بولا اُس کی بات پہ عبیر نے حیرت سے اپنے سامنے کھڑے تبریز کو دیکھا جو اچانک سے آکر اُس کی ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا تھا پر اُس کو یہ سب ایک آنکھ پسند نہیں آ رہا تھا کیونکہ اُس کی نظر میں تبریز کی وجہ سے لوگ اُس کو غلط سمجھ رہے تھے۔

واٹ سوری آپ بنا میری سُنے بغیر ایسے کیسے بول سکتے ہیں۔ عیشال ہتھے سے اُکھر گئی۔

وضاحت تب مانگتا جب آپ میرے لیے انجان ہوتی ہیں آپ کو اچھے سے جانتا ہوں اس لیے میرا ٹائیم ویسٹ مت کرو تمہاری طرح فری نہیں ہوں۔ تبریز نے آرام سے آپ سے تم تک کا سفر کیا۔

سوری۔ عیشال احسان کرنے والے انداز میں عبیر سے بولی

سوری بولنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے بس یوں منہ پھاڑ کر سوری کر کے احسان نہیں کیا جاتا اس لیے مس عبیر سے دوبارہ سوری بولے۔ تبریز کی نئی بات پہ اُس نے دانت کچکچائے جب کی عبیر یہ سمجھنے کی کوشش میں تھی تبریز کیوں بنا انویٹیشن کے اُس کے معاملے میں گھس رہا تھا

سوری مس عبیر مجھے آپ سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ عیشال اتنا کہتی تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی اُس کے جانے کے بعد تبریز عبیر کی طرف پلٹا جس کا منہ حیرت سے گھلا ہوا تھا۔

منہ بند کرو مکھی چلی جائے گی۔ تبریز اُس کے سامنے چٹکی بجا کر ہوش کی دنیا میں لایا تو اُس نے سر جھکا دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

اپنے لیے اسٹینڈ لیا جاتا ہے یوں مجسمہ بن کر کسی اور کا انتظار نہ کیا جاتا کہ کوئی آئے اور آپ کی مدد کریں۔ تبریز اُس کے جھکے سر کو دیکھتا بولا

میں نے بولا۔ عبیر فورن سے بولی

اچھا کیا بولا؟ تبریز سینے پہ بازو باندھتا پوچھنے لگا

کے میرے منہ میں بھی زبان ہے۔ عبیر کی بات پہ اُس نے بمشکل اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا۔

اچھا دیکھاؤ۔ تبریز نے سنجیدگی سے کہا

کیا؟ عبیر کو تبریز کی بات سمجھ نہیں آئی تبھی نا سمجھی سے اُس کی طرف دیکھ کر کہا

اپنی زبان۔ تبریز یہ کہہ کر ہنس پڑا تو عبیر کا منہ بن گیا

صرف آپ میرا مذاق بناتے ہیں۔ عبیر نے اُس کو پاگلوں کی طرح ہنستا دیکھا تو شکوہ کیا

کسی اور کو بنانے کا حق میں دوں گا بھی نہیں۔ تبریز کے منہ سے بے ساختہ پھسلا تو وہ خاموش ہو گیا چپ تو اپنی

جگہ عبیر بھی ہو گئی تھی۔

تمہیں کہی جانا نہیں آج؟ تبریز آس پاس نظر گھماتا بات بدل گیا۔

مجھے کہاں جانا ہو گا؟ عبیر نے اُلٹا اُس سے سوال داغا

میں جب تم سے بات کرتا ہوں تو تمہارے ڈرائیوروں انکل آجاتے ہیں نہ تو کیا آج نہیں آنا۔ تبریز نے 'ڈرائیور

انکل' پہ زور دیتے کہا

نہیں ابھی تو مجھے لیبارٹری میں جانا ہے۔ عبیر نے بتایا تو تبریز نے ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ وقت دیکھا۔

ہممم ٹھیک ہے۔ تبریز اتنا کہہ کر خود لا بیری کی طرف بڑھا

## Posted On Kitab Nagri



معصومہ اجوہ کلثوم یہ تینوں شام کے وقت سرفراز کے بتائے گئے ریسٹورنٹ کی طرف آئے تھے جہاں بہت لوگ پہلے موجود تھے معصومہ کو اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر اکتاہٹ ہونے لگی لاشعوری طور پہ اُس کا ہاتھ کندھے پہ پڑے اپنے ڈوپٹے پہ پڑا جس کو ہاتھ میں لیکر اُس نے سر پہ اچھے سے پہنا کیونکہ وہاں جتنی لڑکیاں تھیں اُن کے لڑکے بھی تھے۔

یہ سب ہمارے یونی کے ہیں؟ معصومہ نے اپنے ساتھ کھڑی اجوہ سے کہا جو پر شوق نظروں سے آس پاس کا جائزہ لیں رہی تھی۔

کچھ اور بھی ہیں۔ جواب کلثوم نے کوفت سے دیا

تم یہاں کیا کر رہی ہو اندر چلو۔ سرفراز اُن کو ایک جگہ کھڑا پایا تو کہا چلتے ہیں۔ اجوہ نے جھٹ سے کہا

یہ تم نے سر پہ ڈوپٹہ کیوں اوڑھ لیا ہے اُتار دو آجکل کون یوز کرتا ہے۔ سرفراز معصومہ کے سر پہ ڈوپٹہ دیکھا تو مذاق اڑانے والے لہجے میں کہا

ہاں معصومہ تم کب سے یہ پہننے لگی۔ اجوہ نے سرفراز کی ہاں میں ہاں ملائی تو معصومہ نے سر سے کچھ ہٹا کر اُن کے ہمقدم ہوئی جب اُس کے دماغ میں کچھ سال پہلے والا واقعہ گھوما

## Posted On Kitab Nagri

گولو مولوں میرے ساتھ چل رہے ہو یا میں تمہارا سر اپنی پستول سے بھون ڈالوں۔ بارہ سالہ معصومہ تپ کے عماد سے بولی جو لان میں اپنی جگہ ٹک کے کھڑا ہو گیا تھا جب کی معصومہ کب سے اُس کو پارک میں ساتھ چلنے کا کہہ رہی تھی۔

تم میرا سر بھون ڈالوں پر میں تب تک تمہاری بات نہیں مانوں گا جب تم میری بات نہیں مان لیتی۔ عماد اٹل لہجے میں بولا

دیکھو مجھے گھٹن ہوتی ہے سر پہ ڈوپٹہ پہنتی ہوں تو اور تم ہوتے کون ہو مجھ پہ روعب یا حکم کرنے والے میری مرضی میں ڈوپٹہ پہنوں یا نہیں۔ معصومہ اُس پہ چڑھ ڈوری

اگر میں کچھ نہیں تو اُس کو لیں جاؤ جو تمہارا کچھ لگتا ہو میرا کیا کام۔ عماد ناراض لہجے میں بولا

یہ دیکھو گلے میں پہن لیا میرے باپ اب تو مان لو۔ معصومہ کوفت کا شکار ہوئی

سر پہ اچھے سے لو میری عزت کا سوال ہے۔ عماد کی بات پہ معصومہ نے اُس کو گھورا

بڑی عزت ہے تمہاری۔ معصومہ نے بھگو کر طنز یہ کیا

اور نہیں تو کیا اب تم بڑی ہو گئی ہو خیال کرو اپنا کل قرآن پڑھانے والے امام صاحب نے کیا کہا تھا اللہ عورت کو

پردے کا حکم دیتا ہے جب کی مرد کو نظر جھکا کر چلنا چاہیے عورت کو اپنی عصمت کی خود حفاظت کرنا چاہیے تاکہ

کسی غیر مرد کی اُس پہ بُری نظر نہ پڑے زمانہ چاہے کتنا آگے کیوں نہ چلا جائے ہمارا اسلام ہمارا دین اُس کے احکام

وہی ہیں۔۔ عماد سر جھٹک کر بولا تو معصومہ بھی اپنی جگہ چورسی ہو گئی



## Posted On Kitab Nagri

حجاب کر لیا اب اگر کوئی اور شوشہ تم نے چھوڑا تو میں روڈ پہ چلتی گاڑی کے پاس تمہیں کر ڈالوں گی۔ معصومہ نے عماد کو بضد دیکھا تو اپنے گلے میں پہنا ڈوپٹہ اچھے سے سر پہ پہن کر عماد سے بولا جو اپنی بات مان جانے پہ دل کھول کر مسکرا رہا تھا۔

معصومہ ماضی کی یادوں سے باہر آتی گہری سانس ہوا میں خارج کرتی اپنے ڈوپٹے کو اچھے سے کھول کر سر پہ پہنا کوئی کچھ بھی کہے تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہیے تم نے کب کسی کی باتوں کا اثر لیا یا ان کی پرواہ کی کے لوگ کیا کہیں گے۔ معصومہ اجوہ اور سرفراز پہ نظر ڈال کر خود سے کہا

کیا ہو گیا ہے معصومہ لوگوں نے ہنسنا ہے ہم پہ کے کس مولانی کو ساتھ لائے ہیں۔ سرفراز جھنجھلا کر بولا میں واپس جا رہی ہوں دوسرا یہ مجھے کسی کی باتوں سے فرق نہیں پڑتا اور آجکل کوئی ڈوپٹہ چادر پردہ کرے نہ کرے یہ اُن کا فعل ہے جس میں میرا بھی شمار ہوتا تھا پر اب معصومہ عباد اتنی غافل نہیں رہے گی کیونکہ زمانہ چاہے آسمان چھو لیں ہمارا مذہب یہی کہتا ہے اپنے گھر کی عورتوں سے کہو پردہ کر کے باہر نکلا کریں مجھے یہاں نمائش کا سامان بننے کا کوئی شوق نہیں زندگی میں شاید میں نے کبھی خود کو اور اپنی عزت کو غیر محفوظ محسوس کیا ہے مجھے اگر تھوڑا بھی اندازہ ہو تا ریٹورنٹ کے نام پہ میں کسی ریڈ ایریا کے علاقے سے زیادہ بدتر ماحول میں آنے والی ہوں تو ایسی جگہ پہ تھوکنہ بھی گوارہ نہ کرتی۔ معصومہ سر دسپاٹ لہجے میں کہتی اُن سب کو حیران کر گئی اُس کو اُلجھن ہو رہی تھی وہاں کھڑے سب لڑکوں کی خود پہ نظریں محسوس کر کے اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ یہاں سے ایک منٹ سے پہلے غائب ہو جاتی تھی اُس نے اپنے قدم واپسی کے لیے بڑھائے۔

معصومہ ویٹ یار کیا ہو گیا ہے۔ اجوہ اُس کے پیچھے آتی حیرت انگیز طور پر بولی

## Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں ہوا۔ معصومہ نے بے زاری سے جواب دیا

پھر وہاں جو تم نے اتنا سب کہا وہ کیا تھا؟ اجوہ نے اُس کو گھورا

یار اجوہ سچ بتاؤ تو میں کبھی عمار کے علاوہ اکیلی نہیں گئی کہی تمہاری سا لگرہ ہم یونی میں مناتے ہیں اگر کسی فرینڈ کے گھر ہو تو عمار ساتھ ہوتا ہے آج پہلی بار میں خود سے آئی ہوں اُس کے بغیر یہ تو نہیں کہوں گی مجھے اُس کی یاد آرہی ہے پر اگر وہ میرے ساتھ ہوتا تو وہاں کسی ایک لڑکے کی بھی ہمت نہ ہوتی میرے یہ نظر ڈالنے کی عمار اُس کی آنکھیں نکال لیتا آج وہ میرے ساتھ نہیں تھا میں نے خود کو حد سے سوا انسکیور فیل کیا۔ معصومہ ایک سانس میں بولتی چلی گئی۔

تم اور ری ایکٹ کر رہی ہو ورنہ ایسی کوئی بات نہیں۔ اجوہ اپنی حیرانی پہ قابو پاتی بولی شاید پر مجھے یہاں اچھا نہیں لگ رہا اس لیے میں جارہی ہو ٹیک کیئر۔ معصومہ اُس کے گلے لگتی پورچ کی جانب آئی

جاؤ گی کیسے؟ اجوہ نے پیچھے سے آواز لگائی۔

تمہارے گلے لگتے وقت میں نے تمہاری پرس سے تمہاری گاڑی کی چابیاں نکال لی تھی۔ معصومہ بناٹڑے ہاتھ اُپر کر کے چابیاں دیکھا کر کہا تو اجوہ نے اُس کی پشت کو گھورا وہ جو کچھ دیر کے لیے سمجھی تھی شاید معصومہ بدلنے لگی ہے اب اپنی سوچ پہ افسوس ہوا اور یقین ہو گیا دُنیا دھڑکی اُدھر ہو جائے معصومہ عمار سدھرنے والی ہڈی بالکل نہیں ہے۔



## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

گھر آکر سیدھا معصومہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی سوہانے اُس کو اتنی عجلت میں دیکھا تو اُس کے پیچھے  
کمرے میں آئی۔

جلدی آگئی کیا برتھ ڈے پہ نہیں گئی تم۔ سوہانے حیرت سے پوچھا  
مزرہ نہیں آیا۔ معصومہ اتنا کہتی وارڈروب کی جانب بڑھی

## Posted On Kitab Nagri

مزرہ نہیں آیا یہ بات ہوئی فرینڈ کی برتھ ڈی تھی نہ؟ سوہا کو اُس کی بات عجیب لگی  
فرینڈ کے فرینڈ کی تھی وہاں کا ماحول مجھے اچھا نہیں لگا تو واپس آگئی۔ معصومہ نے تفصیل سے بتایا  
کیا ڈھونڈ رہی ہو مجھے بتاؤ۔ سوہا نے اُس کو وارڈروب کیا ستیاناس کر تا دیکھا تو آگے بڑھ کر کہا  
میرے وارڈروب میں ایسا کوئی ڈریس نہیں جس میں ڈوپٹہ ہو؟ معصومہ نے پوچھا  
ہے عید پہ جو میں لاتی تھی تمہارے لیے۔ سوہا نے مسکرا کر بتایا

کہاں ہیں وہ؟ معصومہ نے جھٹ سے پوچھا

کیا آج تم عید والے کپڑے پہنوں گی۔ سوہا نے تعجب سے اُس کو دیکھا

ہاں اچھے ہو گے تو سوچ رہی ہوں آپ کی بات مان لوں چادر نہیں تو ڈوپٹہ یوز کر لوں۔ معصومہ کی بات پہ سوہا  
نہال ہی ہو گئی۔

ٹھیک ہے ڈوپٹے کی عادت اگر ہو جائے گی تو چادر لینے میں بھی مسئلہ نہیں ہو گا۔ سوہا خوشی سے کہتی وارڈروب  
سے کچھ شاپرز نکالے جو عجلت میں ہونے کی وجہ سے معصومہ دیکھ نہیں پائی تھی۔

یہ لوچیک کرو ویسے ہی پیک ہیں تم نے تو کھول کر دیکھے بھی نہیں۔ سوہا شاپرز بیڈ پہ رکھ کر معصومہ سے بولی

سوری اب ایسا نہیں ہو گا۔ معصومہ نے جواب کہا

ان شاء اللہ۔ سوہا نے مسکرا کر کہا

-----

## Posted On Kitab Nagri

حمادٹی وی لاؤنج میں بیٹھا کارٹون دیکھ رہا تھا جب اُس کے کانوں میں رنگ ٹون کی آواز پڑی اُس نے آس پاس دیکھا تو کوئی نہیں تھا تبھی پاس پڑے فون پہ نظر پڑی جو معصومہ کا تھا کال بھی اُس پہ آرہی تھی حماد اپنی جگہ سے اٹھتا فون ہاتھ میں لیا جس میں سرفراز کالنگ لکھا آرہا تھا

آپو

حماد نے زور سے معصومہ کو آواز دی۔

کیا ہے۔ معصومہ لاؤنج میں آتی اُس سے بولی

سرفراز دھوکہ دے گا۔ حماد نے سنجیدگی سے کہا

کیا!؟ معصومہ کو سمجھ نہیں آیا

آپو سرفراز دھوکہ دے گا۔ حماد فون کی اسکرین اُس کے سامنے کرتا بھاگا۔

ساری بات سمجھ آنے کے بعد معصومہ اُس کے پیچھے بھاگی۔

حماد میرا فون واپس کرو۔ معصومہ نے سخت لہجے میں کہا

نونیو اور پہلے بتائے یہ پی کے فلم کا سرفراز کو کیسے جانتی۔ حماد ایک صوفے سے دوسرے صوفے پہ چڑھتا شیر

لہجے میں بولا جس پہ معصومہ نے دانت پیسے

یونی فیلو ہے واپس کرو میرا سیل ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔ معصومہ رک کر گہرے سانس لیتی بولی

امی کو بتاتا ہوں آپ کے سیل پہ کسی لڑکے کی کال آرہی ہے۔ حماد نے اپنی طرف سے دھمکی دی

چغلخوڑ ایسا ویسا کچھ نہیں۔ معصومہ نے گھور کر کہا



## Posted On Kitab Nagri

ایسا ویسا نہیں پر امی کے کانوں میں اور علم میں یہ بات ہونی چاہیے کیونکہ پھر ایسا ویسا ہونے میں وقت نہیں لگتا۔ حماد ہاتھ نچانچا کر بولا تو معصومہ کو بہت بُرا لگا  
پندرہ سال کے ہوا اپنے کرتوت دیکھو۔ معصومہ نے جھٹکے سے فون اُس کے ہاتھوں سے لیا کیونکہ اُس کو بھاگتا نہ دیکھ کر حماد بھی رک گیا تھا جس کا فائدہ معصومہ نے لیا۔  
ناٹ فیئر۔ حماد کا منہ بن گیا۔

ایوری تھنگ از فیئر۔ معصومہ کال بیک کرتی مزے سے بولی تو حماد اُٹھ کھڑا ہوا اُس کو جاتا دیکھ کر معصومہ نے آواز دی  
کدھر؟

اپنے کمرے میں کیونکہ آپ کی پرسنل باتیں سن کر مجھے شرم آئے گی اور خود کے سنگل ہونے پہ رونا بھی آئے گا۔ حماد فل ڈرامائی انداز میں بولا تو معصومہ نے پیروں سے چپل اُتار کر اُس کی طرف پھینکی پر اُس کا ارادہ جان کر حماد فورن جھک گیا تھا جس سے معصومہ کا وار خالی گیا۔

چہ چہ آپ آپ یہ بات کیوں بھول جاتی ہیں میں بھی آپ کا بھائی ہوں جہاں سے آپ سوچنا سٹارٹ کرتی ہیں وہی سے میں بھی سٹارٹ کرتا ہوں۔ حماد بالوں میں ہاتھ پھیرتا ایک ادا سے بولا  
دفع ہو جاؤ۔ معصومہ چیخی

ہا ہا ہا ہا اوکے بوس۔ حماد بے ہنگم قہقہہ لگا کر اُس کو سیلوٹ کرتا نو دو گیارہ ہو گیا معصومہ بھی سر جھٹک کر فون کی طرف متوجہ ہوئی

ہیلو۔ معصومہ نے کال ریسیو ہونے پہ کہا

## Posted On Kitab Nagri

ہیلو یار تم ناراض تو نہیں مجھے نہیں تھا پتا تم کل اتنا بُرا مان جاؤ گی۔ دوسری طرف سرفراز نے کہا  
میں ناراض نہیں ہوں۔ معصومہ نے بس یہ کہا  
تو آج یونی کیوں نہیں آئی میں نے تمہیں بہت مس کیا۔ سرفراز نے کہا تو معصومہ نے فون کان سے ہٹا کر  
اسکرین کو گھورا جیسے سامنے سرفراز ہو  
مجھے کیوں مس کیا تم نے؟ معصومہ نے پوچھا  
وی آر فرینڈز تو کیا فرینڈز ایک دوسرے کو یاد نہیں کرتے۔ سرفراز نے مسکرا کر بتا کر پوچھا  
ہاں اچھا۔ معصومہ کو سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔  
تو کل تم آر ہی ہو نہ یونی؟ سرفراز نے پوچھا  
ہاں آؤں گی۔ معصومہ نے بتایا  
اوکے گڈ مجھے انتظار رہے گا۔ سرفراز نے کہا پھر کچھ اور بات کرنے کے بعد معصومہ نے کال بند کی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں نے تمہیں بہت مس کیا

وی آر فرینڈز تو کیا فرینڈز ایک دوسرے کو یاد نہیں کرتے؟

کال بند ہونے کے بعد معصومہ سرفراز کی باتیں یاد کرنے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

عماد مجھے یاد کرتا ہو گا چار دن ہونے والے ہیں ہماری بات نہیں ہوئی اگر سرفراز کو میری یاد آسکتی ہے تو عماد کو بھی آنی چاہیے ہمارا ساتھ تو بچپن سے ہے۔ سرفراز کے بعد اچانک سے اُس کا دھیان عماد کی طرف گیا تو خود سے پوچھنے لگی۔

کال کرتی ہوں۔ معصومہ دوبار فون ہاتھ میں لیتی عماد کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔ آپ کا ملایا ہوا نمبر فلوقت بند ہے برائے مہربانی کچھ دیر بعد کوشش کریں۔ ایک تو انہیں بھی چین ہے۔ معصومہ بد مزہ ہوتی بڑبڑائی۔

معصومہ۔ عبیر اُس کے پاس آکر بیٹھ گئی تو معصومہ اُس کی طرف متوجہ ہوئی کام تھا کوئی؟ معصومہ نے سوال پوچھا

ارے نہیں وہ میں امی کے ساتھ جا رہی ہوں اُن کو شاپنگ کرنی تھی تو انہوں نے ساتھ چلنے کو کہا تمہیں کچھ چاہیے تو بتادو۔ عبیر نے مسکرا کر کہا

ہاں وہ تم جیسے کپڑے پہنتی ہوں نہ ویسے میرے لیے بھی لانا سائز تو دونوں کی ایک ہے تو فٹنگ کا بھی مسئلہ نہیں ہوگا۔ عبیر معصومہ کی بات پہ کچھ حیران ہوئی

میں تو شلوار قمیض پہنتی ہوں جب کی تم فراق کے ساتھ جینز پھر؟ عبیر نے تعجب سے کہا ہاں اب اپنا ڈریسنگ سٹائل چیلنج کر رہی ہوں۔ معصومہ نے بتایا

یہ تو اچھی بات ہے پھر تم بھی ساتھ چلو۔ عبیر نے کہا

نہیں تم جاؤ میرا باہر جانے کا موڈ نہیں۔ معصومہ نے کسلمندی کا مظاہرہ کیا

ٹھیک ہے میں تمہارے لیے کپڑے لیں آؤں گی۔ عبیر کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

## Posted On Kitab Nagri

کلرز کا خیال کرنا زیادہ شوخ قسم کے بھی نہ ہو ڈوپٹہ بھی زیادہ بھاری نہ ہو۔ معصومہ نے ہدایت کی تو ہنسی  
فکر نہیں کرو مجھے پتا ہے تم گولڈن کلر پرپل کلر اور بلیک کلر زیادہ پہنتی ہوں۔ زویا کو سیڑھیوں سے اترتا دیکھا تو  
عبیر نے جلدی سے جواب دیا

اللہ کی بندی بلیک کلر کا ڈریس نہ لانا۔ معصومہ نے اُس کو جاتا دیکھا تو پیچھے سے ہانک لگائی



عماد کا اسٹے لاہور کے ہوٹل میں تھا وہ جیسے ہی میٹنگ سے فارغ ہوتا اپنے کمرے میں آیا تو فون آن کر کے کالز  
چیک کرنے لگا جس میں

امی

ڈیڈ

عبیر

فیصل



پٹاخہ عرف شیطانی دماغ ♥ ان کمنگ مسڈ کال

اور کچھ فرینڈز کال لسٹ دیکھ کر عماد نے گہری سانس ہوا میں خارج کر کے سیل فون چار جنگ پہ لگا کر فریش  
ہونے کے غرض سے واشروم کی طرف بڑھا

بیس منٹ بعد فریش ہو کر جب واپس کمرے میں آیا تو بنا بالوں میں برش کیے گیلے بالوں سمیت دوبارہ فون کی  
طرف آیا جہاں فیصل کی کال آرہی تھی۔

اسلام علیکم۔ عماد نے کال اٹینڈ کیے سلام کرنے میں پہل کی۔

## Posted On Kitab Nagri

وعلیکم اسلام کیسے ہو مصروف نہیں ہو گئے کچھ زیادہ؟ فیصل نے شکوہ کیا  
بس یہاں کام کچھ زیادہ ہے ایک سے دو ماہ لگ سکتے ہیں کیونکہ ایک میٹنگ کی تاریخ آگے ہو گئی ہے جو کی ہمارے  
لیے بہت ضروری ہے۔ عماد نے سنجیدگی سے جواب دیا  
دو ماہ زیادہ ہیں کوشش کرنا جلدی آنے کی۔ فیصل نے کچھ سوچ کر کہا  
کیوں کیا کوئی بات ہوئی ہے۔ عماد کا ماتھا ٹھٹھا کا عماد کے سوال پہ فیصل کے سامنے معصومہ اور سرفراز کی بڑھتی  
دوستی کا خیال آیا اُس کا دل کیا عماد کو آگاہ کریں پر اپنے خیال کو جھٹک دیا۔  
پیپر ز ہونے والے ہیں تبھی کہا ہے ویسے تمہاری بات ہوتی ہے اپنی کزن سے؟ فیصل نے اپنا لہجہ سرسری کیے  
پوچھا  
نہیں ابھی تک تو نہیں ہوئی میرے ذہن میں نہیں تھا گھر میں کم بات ہوتی ہے کسی سے معصومہ سے تو وہ بھی  
نہیں ہوئی اُس نے خود بھی نہیں کی کسی پڑھائی کے سلسلے میں یا ایسے ہی۔ عماد نے جواب دیا  
اچھا۔ فیصل بس یہ بول پایا  
کیا یونی میں کچھ ہوا ہے معصومہ نے کوئی شرارت وغیرہ تو نہیں؟ عماد نے کسی خیال کے تحت پوچھا  
اُس کی طرف سے تو شانتی ہے ویکی ٹیسٹ بھی کافی اچھا دیا تھا اُس نے۔ فیصل نے بتایا  
اوکے پھر بات ہوگی۔ عماد نے کہہ کر کال کٹ کر کے پٹاخہ عرف شیطانی دماغ کو کال بیک کی جو تیسری بیل پہ  
ریسیو کی گئی تھی۔  
آگئی یاد کے ایک معصومہ پیاری بھولی بھالی کزن بھی ہے تمہاری۔ دوسری طرف سے معصومہ شروع ہو گئی اُس کی  
آواز سن کر عماد نے آنکھیں بند کر کے کھولی۔



## Posted On Kitab Nagri

لگتا ہے مجھے یاد کیا جا رہا ہے کافی۔ عماد نے خوشگوار موڈ سے پوچھا جس پہ معصومہ نے آنکھیں گھمائی۔

بندہ خوشفہمیاں ذرہ کم پالے۔ معصومہ نے کہا

آج کیسے کال کی؟ عماد سنجیدہ ہوا

ایسے ہی دل کیا۔ معصومہ نے کندھے اُچکائے

پڑھائی کسی جا رہی ہے تمہاری۔ عماد نے پوچھا

زبردست سرفراز بہت مدد کرتا ہے میری اور اجوہ کی۔ معصومہ نے پر جوش آواز میں بتایا لڑکے کے نام پہ عماد کے کان کھڑے ہوئے

سرفراز کون؟ عماد کی گرفت اپنے سیل پہ مضبوط ہوئی

ہمارا یونی فیلو دو سال ہم سے جونیئر ہے پر کافی ذہین ہے۔ معصومہ نے بتایا

ہم سب مر گئے ہیں کیا جو تم اُس انجان سے مدد لیں رہی ہو۔ عماد سخت لہجے میں بولا

اپنا لہجہ درست کرو عماد اور وہ کوئی انجان نہیں فرینڈ ہے۔ معصومہ نے ٹوکا

سیریل فرینڈ؟ عماد طنزیہ لہجے میں بولا

ہاں۔ معصومہ نے فورن سے کہا

اوکے۔ عماد اتنا کہہ کر کھٹاک سے کال کٹ کر گیا

ٹوں

ٹوں

کی آواز پہ معصومہ نے حیرت سے اپنے سیل فون کو دیکھا۔

## Posted On Kitab Nagri

اِس کو کیا ہوا۔ معصومہ تعجب سے بڑبڑائی۔



تبریز اپنے کمرے میں بیٹھ لپ ٹاپ یوز کر رہا تھا جب جنید اُس کے کمرے میں آیا جس کی موجودگی کا تبریز نے کوئی خاص نوٹس نہیں لیا

لیپ ٹاپ بند کرو مجھے بات کرنی ہے۔ جنید نے اُس کی بے نیازی پہ دانت پیسے  
میرا لاسٹ ایئر سوفٹ لیمائٹ میرے پاس کسی اور بات کے لیے وقت نہیں۔ تبریز لیپ ٹاپ کی اسکرین پہ نظریں  
مرکوز کرتا اپنی بیئر ڈپہ ہاتھ پھیر کر بولا۔

باپ ہوں تمہارا۔ جنید نے جیسے باور کروایا  
اچھا۔ تبریز کی آنکھوں میں طنزیہ تاثرات ابھرے

کیا اچھا یہ جو تم عیش کی زندگی گزار رہے ہو وہ میری بدولت ہے اگر میں چاہوں تو یہ سب چھین سکتا ہوں اِس  
لیے جتنا ہو سکے اپنے باپ سے تہمیز سے پیش آؤ۔ جنید کی بات پہ تبریز نے لیپ ٹاپ بند کیے اُس کی طرف دیکھا  
جو اُس کو ہی گھور رہا تھا

www.kitabnagri.com

میرا وہ باپ جس نے میری ماں سے ملکیت کی وجہ سے شادی کی وہ باپ جس نے میری بیمار ماں کو ہسپتال میں بے  
سہارا چھوڑا یا وہ باپ جس نے میری ماں کے جنازے کو کندھا تک نہیں دیا تو آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے  
جس ملکیت کی وجہ سے آپ نے میری ماں کو اپنے پیار کے جال میں پھنسا یا تھا وہ ملکیت میرے نام پہ ہے جس کو  
استعمال کرنے کا اختیار مجھے میرے بیس سال ہونے پہ مل گیا تھا پر آپ پُنسوں اور عورتوں کی حوس میں یہ بات  
کبھی جان نہیں پائے کے میں نہیں بلکہ آپ میرے پُنسوں پہ عیش کی زندگی گزار رہے ہیں۔ تبریز اپنی سرخ

## Posted On Kitab Nagri

ہوتی آنکھوں سے گھورتا ایک ایک لفظ پہ زور دیئے بولا اُس کی بات پہ جنید کے چہرہ لٹھے مانند سفید پڑ گیا تھا ماتھے پہ پسینے کے قطرے نمایاں ہونے لگے

یہ سب جھوٹ ہے میرے خلاف سازش ہے تم بچے تھے تمہارا برین واش کیا گیا ہے میرے خلاف باتیں بتائی گئی ہیں جس میں کوئی صداقت نہیں۔ جنید پریشانی کی حالت میں جانے کیا کچھ بول گیا جس میں تبریز کو کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

میری ماں کی ایک ڈائری تھی جس کی شروعات انہوں نے اپنی زندگی کی خوبصورت یادوں سے شروع اور اختتام بہت بھیانک کیا تھا کیونکہ تب آپ تھے اُن کی زندگی میں تو سب بھیانک تو ہونا تھا یہ سب مجھے موم کے وکیل سے معلوم ہوا مجھے اپنی اسٹیپ مدر کے لیے بہت افسوس ہوتا ہے جس نے اپنی ساری جوانی زندگی کے خوبصورت رنگ آپ پہ لوٹائے پر اُن کو ملا کیا کچھ بھی تو نہیں۔ تبریز نفرت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔

مناہل کو میں نے ساری خوشی دی ہے۔ جنید چاہ کر بھی اپنا لہجہ مضبوط نہیں کر پایا

اُن سے رشتے کی شروعات آپ نے جھوٹ سے کی تھی اُن کی ساری جائیداد آپ نے دھوکے سے اپنے نام کروائی اُن کے خاندان سے قطع تعلق کروایا یہ ساری خوشیاں دی ہیں آپ نے اُن کو مجھے کبھی اُن سے ہمدردی تو کبھی حد سے سوا غصہ آتا ہے عورت کی تو چھٹی حس بہت تیز ہوتی ہے پھر وہ آپ کا مفاد کیسے جان نہیں پائی کیوں آپ سے دھوکہ کھا گئی جان کر بھی کیوں آپ کے ساتھ رہی ہر چیز تھی اُن کے پاس پھر بھی آپ کو نہیں چھوڑا عجیب مشرقی ٹامپ کی نگلی وہ جو آپ کے سارے عیب جان کر اُن پہ پردار کھا اب سمجھ نہیں آ رہا یہ اُن کی اعلیٰ ظرفی ہے یا وہ بے وقوف ہیں۔ تبریز کی سفید رنگت پہ سرخی چھا گئی تھی پورے وجود پہ غصے کی شدید لہر ڈور گئی تھی تبھی لیپ ٹاپ کو بیڈ پہ پھینکتا اٹھ کھڑا ہوا

## Posted On Kitab Nagri

بات سنو میری۔ جنید نے آواز دے کر روکنا چاہا پر تبریز اُن سنی کر تا چلا گیا۔  
جنید ہال میں آیا تو منابل پہ نظر پڑی جو کہی جانے کی تیاریوں میں تھی۔

عورت کی تو چھٹی حس بہت تیز ہوتی ہے پھر وہ آپ کا مفاد کیسے جان نہیں پائی کیوں آپ سے دھوکہ کھا گئی جان کر بھی کیوں آپ کے ساتھ رہی ہر چیز تھی اُن کے پاس پھر بھی آپ کو نہیں چھوڑا عجیب مشرقی ٹاہیپ کی نگلی وہ جو آپ کے سارے عیب جان کر اُن پہ پردار کھا اب سمجھ نہیں آ رہا یہ اُن کی اعلیٰ ظرفی ہے یا وہ بے وقوف ہیں۔  
منابل کو دیکھ کر تبریز کی باتیں دماغ میں آئی تو اپنے قدم اُس کی طرف بڑھائے۔

کہاں جا رہی ہو؟ جنید نے روعب سے پوچھا

مارکیٹ۔ منابل نے مختصر جواب دیا

اگر میں تمہیں غلط لگتا تھا تو پھر کیوں میرے ساتھ رہی؟ جنید کے اچانک کیے جانے والے سوال پہ منابل کو

حیرت ہوئی جس پہ قابو پا کر بولی  
چھوڑتی تو یہ معاشرہ مجھے پہ تھو تھو کر تا تم مردوں سے تو کوئی سوال جواب نہیں پوچھتا پھر معاشرے کی فکر چھوڑ کر اپنا سوچا تو فرشتے کی پیدائش ہوئی اُس سے باپ کا نام نہیں چھیننا چاہتی تھی نہ حسرت بھری زندگی جس میں وہ بس یہ سوال کرتی اُس کا باپ کون ہے؟ اُس کا باپ کہاں ہیں؟ اُس کے پاس کیوں نہیں؟ اُس سے ملنے کیوں نہیں آتا؟ دوسری شادی کرتی تو وہ میرا شوہر ہوتا میری بیٹی کا باپ نہیں میری بیٹی کے لیے وہ ایک نامحرم ہوتا اس لیے باپ اور ماں سے اُس کو محروم نہیں کرنا چاہا کیونکہ ہر کوئی تمہاری طرح مفاد پرست نہیں ہوتا تبریز تو لڑکا تھا سروائیو کر گیا پر فرشتے وہ لڑکی ذات تھی وہ کیسے سروائیو کرتی اُس کو میں تبریز کی طرح احساس سے عاری

## Posted On Kitab Nagri

کیسے بتا دیکھتی۔ مناہل کی باتوں پہ جنید کچھ بولنے کے قابل نہیں رہا مناہل ایک طنزیہ نظر اُس پہ ڈال کر پرس کندھے پہ ڈال کر باہر کی جانب بڑھنے لگی۔



عائشہ تم یہاں۔ زویا نے مال میں عائشہ اور اعیان کو دیکھا تو خوشگوار لہجے میں بولی  
ہاں بس شاپنگ کرنے کا موڈ بنا۔ عائشہ اُس سے ملتی بولی

اور ساتھ میں مجھ معصوم کو بھی گھسیٹ لیا اب میں بے چارہ خوار ہو رہا ہوں۔ اعیان نے دوہائی دینے والے انداز  
میں کہا تو عائشہ اور زویا ہنس پڑی جب کی عبیر کو اکتاہٹ ہونے لگی کیونکہ خوار زویا نے بھی اُس کو کم نہیں کیا تھا  
اُس نے معصومہ کی شاپنگ کر لی تھی اب بس اُس کو زویا کے فارغ ہونے کا انتظار تھا۔  
اگر ایسی بات ہے تو تم عبیر کو لیکر پاس والے ریسٹورنٹ کی طرف جاؤ تھوڑی دیر تک ہم بھی فری ہو کر جوائن  
کر لیں گے۔ زویا کی بات پہ اعیان متفق ہوا پر عبیر بُری طرح زروس ہوئی  
امی۔

اسلام علیکم

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو



## Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

جاؤ اعیان کے ساتھ اور اچھے سے بیہو کرنا۔ عبیر نے زویا کو روکنا چاہا پر اُس سے پہلے زویا نے وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا تو وہ کچھ بول نہیں پائی

چلیں محترمہ ورنہ میری ٹانگیں چلنے پھرنے سے انکاری ہو جائے گی۔ اعیان عبیر کو دیکھ کر شوخ لہجے میں کہا تو اُس نے گردن کو جنبش دینے پہ اکتفا کیا

کتنے اچھے لگ رہے ہیں نہ ساتھ میں۔ اُن دونوں کو جاتا دیکھ کر زویا نے عائشہ سے کہا

لگ تو رہے ہیں پر تم سوچ کیا رہی ہوں۔ عائشہ نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر کہا

وقت آنے پہ بتادوں گی ابھی چلو۔ زویا نے پُر اسرار لہجے اپنا تے ہوئے کہا تو عائشہ نے پھر سے نہیں پوچھا کیونکہ وہ جانتی تھی زویا بتائے گی تب جب اُس کا اپنا دل کرے گا۔

## Posted On Kitab Nagri

گھر سے نکلنے کے بعد تبریز پہلے تو بے مقصد گاڑی سڑکوں پہ چلاتا رہا پھر اُس نے اپنا رخ ریسٹورنٹ کی طرف کیا وہ کافی کاکپ ہاتھ میں پکڑے بیٹھا تھا جب غیر شعوری طور پہ اُس کی نظر سامنے آتی وجود پہ پڑی تو آنکھوں میں حیرت در آئی کیونکہ سامنے کوئی اور نہیں عبیر کے ساتھ اعیان تھا

مجھے کیا۔ تبریز ایک تیز نظر اعیان پہ ڈالتا اپنا رخ وال گلاس کی طرف کیا۔

کیا آرڈر کروں تمہارے لیے۔ اعیان نے مینیو کارڈ ہاتھ میں لیتے عبیر سے کہا جو جانے کن سوچو میں نکل پڑی تھی در حقیقت اُس کو یہ سمجھ نہیں آرہا تھا زویا نے کیوں کسی لڑکے کے ساتھ بھیجا پہلے تو نہ کبھی اُس کو دوستیاں بنانے دی نہ کسی کے ساتھ جانے کی اجازت پھر آج ایسا کیا ہو گیا جو لڑکے کے ساتھ اکیلے ریسٹورنٹ ہی بھیج دیا اس بات کو وہ جتنا سمجھنے کی کوشش کرتی اتنا الجھ جاتی۔

مجھے بھوک نہیں۔ عبیر نے بنا اُس کی جانب دیکھے کہا

آپ شاید مجھ سے کترار ہی ہیں تو ایزی ہو جائے کیونکہ میں آپ کے نوالے نہیں گنوں گا۔ اعیان نے اُس کو رلیکس کرنے کے غرض سے مزاحیہ انداز اپنایا جو اُس کی طبیعت کا خاصہ تھا

ایسی کوئی بات نہیں۔ عبیر نے سنجیدگی سے جواب دیا

اوکے تو میں جو اپنے لیے آرڈر کروں گا وہی آپ کے لیے بھی کرتا ہوں۔ اعیان بھی اپنے نام کا ڈھیٹ نکلا عبیر نے کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

جب کی دور تبریز اعیان کا یوں مسکرا کر عبیر سے بات کرنا عبیر کا سر جھکا کر جواب دینے کا انداز دیکھ کر ایک الگ مطلب اخذ کر لیا تھا وہ جو پہلے ہی غصے سے بھنا بیٹھا تھا اب اور اضافہ ہوا تھا اپنی کیفیت سے وہ یکسر انجان تھا اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیوں اُس کی نظریں بے اختیار ہوتی بھٹک بھٹک کر اُن دونوں کی ٹیبل پہ پڑ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

مجھ سے تو کبھی ایسے بات نہیں۔ تبریز گردن کی پشت پہ ہاتھ پھیرتا جل کے سوچنے لگا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ایک منٹ میں اعیان کو غائب کر دیتا اچانک اُس کے دماغ میں جانے کیا سمایا تو چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ آئی اپنی جگہ سے فورن اٹھ کر وہ سامنے والی ٹیبل کی طرف بڑھنے لگا۔

تم یہاں مجھے بتایا کیوں نہیں۔ تبریز دوسری ٹیبل کے سامنے سے چیئر اٹھا کر عبیر کے سامنے رکھ کر مکمل اعیان کو نظر انداز کیے عبیر سے فرینک انداز میں مخاطب ہوا

عبیر پہلے تبریز کی اچانک موجودگی پھر یوں اُس کا مخاطب کرنا حیران کر گیا اُس کو سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے اُس کے برعکس تبریز کو اُس کی حالت مزہ دے رہی تھی اُس کا موڈ یکدم بدل گیا تھا۔

آپ جانتی ہیں انہیں۔ اعیان نے عبیر کو خاموش دیکھا تو لب کشائی کی لیس وی آر بیسٹ فرینڈ رائٹ عبیر۔ تبریز اچھنی نظر اعیان پہ ڈال کر بولا اور ساتھ میں تائید نظروں سے عبیر کو دیکھنے لگا

اودیس گریٹ بٹ مجھے ایسا لگ رہا جیسے میں نے پہلے آپ کو کبھی دیکھا ہے۔ اعیان پر سوچ لہجے میں بولا دیکھا ہو گا ورنہ میں تو پہلی بار تمہاری شکل دیکھ رہا ہوں۔ تبریز جلے کٹے لہجے میں بولا ہاں کیونکہ میں اپنی شکل کا ون پیس ہوں۔ اعیان اُس کے لہجے پہ غور کیے بنا مگن انداز میں بولا تب تک کھانا سرو بھی ہو چکا تھا پر ان کا دھیان باتوں میں لگ گیا تھا

امی نے شاپنگ کر لی ہوگی ہمیں چلنا چاہیے۔ عبیر تبریز کی نظروں سے پزل ہوتی اٹھ کھڑی ہوئی یار بیٹھ جاؤ ابھی تو کھانا بھی نہیں کھایا ہم نے۔ اعیان ناراض لہجے میں بولا عبیر کھڑی ہوتی اپنے ہاتھ چٹخانے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

عبیر کو چائیز کھانا نہیں پسند یہ تم ہی کھاؤ۔ جلن میں تبریز کا لگایا ہوا تکہ ٹھیک نشانے پہ لگا تھا یوں عبیر کے حرکت کرتے ہاتھ تبریز کی بات سن کر تھمے تھے

اوو آے سی میں نے تو آرڈر کا کہا تھا پر عبیر نے انکار کر دیا تبھی میں نے اپنی پسند کا آرڈر دے ڈالا۔ اعیان اب کی کچھ شرمندہ ہوا

کوئی بات نہیں میرا ویسے بھی کھانے کا دل نہیں۔ عبیر نے اعیان کو جواب دیا تو تبریز کو آگ لگ گئی دل کا کھانے سے کیا تعلق کھانے کا تعلق معدے سے ہوتا ہے۔ تبریز نے عبیر کو اپنی طرف متوجہ کیا اعیان اب کی فضول تکرار سے بے نیاز کھانا کھانے میں مگن ہو گیا تھا۔

امی۔ عبیر نے زویا اور عائشہ کو دیکھا تو اُس کی طرف لپکی تبریز نے پلٹ کر دیکھا تو زویا کو دیکھ کر اُس کا منہ ایسے بن گیا جیسے کڑوا بادل نگل لیا ہو۔

ایک دوسرے کی کمپنی انجوائے کی تم دونوں نے۔ عائشہ نے مسکرا کر پوچھا تبریز ایک نظر عبیر پہ ڈال کر ریسٹورنٹ سے نکل گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جی۔ عبیر بس یہی بول پائی



رات کا وقت تھا عبیر شام کے وقت زویا کے ساتھ آئی تھی آنے کے بعد وہ فریش ہونے کے بعد ہی اُس نے معصومہ کو اُس کو کپڑے دیکھائے جو اُس کو بے حد پسند بھی آئے تھے۔

شکریہ جانوں۔ معصومہ چٹا چٹ اُس کے گالوں پہ بوسہ دیتی بولی تو عبیر کا چہرہ سرخ ہو گیا اوہو شرم مار ہی ہو۔ معصومہ اپنا کندھا اُس کے کندھے سے مس کرتی چھیڑنے لگی

## Posted On Kitab Nagri

یار نہ کیا کرو ایسا۔ عبیر آہستہ آواز میں بولی  
او کے بٹ تھینکس ونس اگین۔ معصومہ نے بھی ٹالا  
میں کمرے میں جا رہی ہوں تھک چکی ہوں۔ عبیر اٹھتی ہوئی معصومہ سے بولی  
ابھی تو آٹھ بج رہے ہیں اتنی جلدی؟ معصومہ نے اپنے کمرے میں موجود وال کلاک پہ وقت دیکھ کر کہا  
ہاں کل کالج بھی جلدی جانا ہے تبھی۔ عبیر نے وجہ بتائی تو معصومہ نے سر ہلانے میں اکتفا کیا  
اُس کے جانے کے بعد معصومہ نے ایک ایک ڈریس پہن کر چیک کیا پھر اپنا وارڈروب سیٹ کرتی نیچے آئی جہاں  
اُس کو کارٹونوں کی تیز آواز کانوں کے پردے پھاڑتی محسوس ہوئی معصومہ نے اپنا رخ ٹی وی لاؤنج کی جانب کیا  
جہاں ہاتھوں میں پاپ کارن کا باؤل پکڑے حماد غور سے ٹی وی پہ نظریں مرکوز کیے بیٹھا تھا  
رات کے دس بج رہے ہیں آواز آہستہ کرو۔ معصومہ اُس کے ہاتھوں سے پاپ کارن کا باؤل پکڑتی بولی  
بس یہ لاسٹ اینڈ ہو جائے اُس کے بعد کمرے میں سونے کے لیے جاؤں گا۔ حماد نے ٹی وی کا ویلیم مزید تیز  
کر کے جواب دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ڈھیٹ۔ معصومہ بڑبڑائی

ویسے آپو۔ حماد نے کچھ دیر بعد معصومہ کو مخاطب کیا

ہمم۔ معصومہ نے جواب دیا

عماد بھائی کے بنا گھر خالی خالی ہو گیا ہے نہ۔ حماد کچھ اُداس لہجے میں بولا

مجھے تو نہیں لگتا ایسا کیونکہ تمہارے عماد بھائی کا ہونا نہ ہونا ایک برابر ہے سارا دن تو اپنے کمرے میں رہتا اگر کبھی

کبھار باہر بیٹھتا بھی تو زبان کو قفل ڈال دیتا۔ معصومہ نے اعتراض کیا



## Posted On Kitab Nagri

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں میں تو بڑا مس کر رہا ہوں ان کو شام کو جب میں نے امی کے فون سے اُن کو کال کی تو معلوم ہوا ایک اور ماہ لگ سکتا ہے ان کو آنے میں ڈیڈ نے لاہور میں میٹینگز کیوں رکھ دی۔ حماد نے ٹی وی آف کر کے کہا

عماد نامہ بند کرو اور کیوں نہ کوئی ہارر مووی دیکھے تمہارے کمرے میں؟۔ معصومہ متجسس لہجے میں حماد سے بولی جس کو ہارر مووی کے نام پہ چپ لگ گئی تھی

میرے کمرے میں کیوں اگر آپ کو دیکھنا ہے تو اپنے کمرے میں جا کر دیکھے میرے کمرے والی ٹی وی ویسے بھی ایک شوپیز کے سوا کچھ نہیں نہ تو میرے پاس پر سنل سیل ہے نہ کوئی یو ایس پی نہ میرے کمرے میں کیبل سسٹم ہے جو میں اُس کو آن کروں۔ حماد کو جیسے موقع مل گیا اپنے دو کھوں کا انبار کھولنے کا

اوہو میرا سیل تو ہے نہ اور تمہیں یہ سب چیزیں اس لیے کمرے میں موجود نہیں کیونکہ ابھی تم اٹھارہ کے نہیں ہوئے اس لیے ڈیڈ اور مم چاہتے ہیں تمہیں جو بھی دیکھنا ہوا اونچ میں موجود ٹی وی پہ دیکھ لیا کرو اس کی پابندی تو تم پہ عائد نہیں دوسرا سیل فون تمہارا اپنا نہ بھی ہو تو ہم سب تو دیتے ہیں نہ جب جب تم مانگتے ہو تو پر سنل نہ بھی ہو تو کیا فرق پڑتا ہے بس تمہارا مائنڈ باقی سوچو سے دور رہے کچھ غلط چیزیں تمہاری نظروں کے سامنے نہیں آئے اس لیے ورنہ مجھے بھی تو اپنا پر سنل سیل فون انیسویں سالگرہ پہ ڈیڈ نے گفٹ کیا تھا۔ معصومہ آرام سے اُس کو سمجھانے لگی۔

سہی پر میں ہارر مووی نہیں دیکھوں گا۔ حماد کی سوئی ابھی تک ہارر مووی پہ اٹکی ہوئی تھی۔

میں تمہارے ساتھ ہوں تو کیسا ڈر اور میں تمہارے کمرے میں رہوں گی آج ٹھیک ہے۔ معصومہ نے پھر کہا پر میرا بیڈ تو سنگل ہیں آپ وہاں سوئی تو میں کہاں سوؤں گا۔ حماد نے ایک اور نقطہ نکالا

## Posted On Kitab Nagri

صوفہ تو ہے نہ۔ معصومہ نے دانت پیسے

اچھا پر آپ پرومیں کریں آج رات میرے کمرے میں ہوگی۔ حماد نے اپنا ہاتھ اُس کے سامنے کیا  
اب یہ دن آگیا ہے تمہیں اپنی اکلوتی بہن پہ اعتبار نہیں اُس سے وعدہ لوگے تو یقین آئے گا تمہیں۔ معصومہ نے  
جیسے افسوس کیا  
اچھا چلے۔ حماد بے دلی سے بولا پر معصومہ خوش ہو گئی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

whatsapp \_ 0335 7500595

آپو یہ تو بہت بُرائی فلم ہے۔ حماد نے معصومہ سے کہا جو اُس کے کمرے میں موجود ٹی وی پہ اپنا سیل فون کنیکٹ کر رہی تھی کیونکہ معصومہ کا آج ہارر فلم 1990 دیکھنے کا دل چاہا تھا اور حماد کو بھی راضی کر لیا تھا۔ تو کیا ہوا اولڈ از گولڈ اور یہ موسٹ ہارر مووی ہے آجکل کی ہارر مووی دیکھو تو ڈر تو نہیں لگتا خوا مخواہ ہنسی نکل جاتی ہے۔ معصومہ بیڈ پہ بیٹھتی جواب دینے لگی

اچھا۔۔۔ حماد نے ٹی وی پہ نظر ڈالی تو اُس کا خون خشک ہونے لگا وہ پچھتا رہا تھا ہاں کیوں کی۔ اور نہیں تو کیا اب تم اُٹھو اب کمرے کی ساری لائٹس آف کرو کھڑکیاں بھی بند کر کے پردے سامنے کرو پھر دیکھنا سینما والی فیلنگز آئے گی۔ معصومہ نے مزے سے کہا اُس کا تو نہیں پتا پر میرا ہارٹ ضرور فیل ہو جائے گا کھڑکی سے بیڈ تک آنے پہ۔ معصومہ کی بات سن کر حماد بڑبڑایا کیا بول رہے ہو۔ معصومہ نے کوفت سے پوچھا

آپ بھی ساتھ چلتی تو تسلی ہوتی۔ حماد کی بات پہ اُس نے گھورا تمہارے کمرے کا یہ اور بس کھڑکی بند کرنے کا کہا کونسا باہر جانے کا کہا ہے۔ معصومہ نے اُس کو جھڑکا تو حماد مرتا کیا نا کرتا کے مصداق حُرما حُرما چال چلتا کھڑکیوں کے پاس آیاتب تک ٹی وی پہ فلم کا خوفناک بھی سین بھی شروع ہو چکا تھا حماد کو اپنے دل کے دھڑکنے کی آواز کانوں تک سنائی دی۔

آپو۔

آآآ

## Posted On Kitab Nagri

معصومہ جو ایک آنکھ بند کیے ٹی وی پہ چلتے مناظر دیکھ رہی تھی حماد کے اچانک آواز دینے پہ اُچھل پڑی جس سے حماد کی آدھی جان نکل گئی۔

کیا ہے جان نکال دی میری۔ معصومہ گہری سانس لیتی بولی  
میں کیسے آؤں اندھیرا ہے۔ حماد نے وجہ بتائی

ٹانگوں سے چل کر آؤ کمرہ ٹی وی کی روشنی سے روشن تو ہے۔ معصومہ نے جھنجھلا کر کہا  
اچھا۔ حماد بس یہی بول پایا کیونکہ اُس کے سامنے بار بار وہ منظر آرہا تھا جب آدمی کھڑا تھا تو کسی نے اُس کی ٹانگوں  
سے کھینچا یہ فلم کا منظر حماد نے غلطی سے دیکھ لیا۔ تھا کیونکہ فلم کی شروعات ہی ایسی تھی اب اُس کو ڈر لگ رہا تھا  
کوئی اُس کو بھی نہ ٹانگوں سے کھینچ لیں۔

حماد کلمہ پڑھتا ایک جست میں بیڈ پہ چڑھا  
فلم آدھی چل گئی تھی اب لڑکی رات کو کمرے سے نکلتی جا رہی تھی تو حماد بیڈ سے اُٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اب اُس کی  
بس ہوئی تھی

کہاں۔ معصومہ کے گلے سے پھسی پھسی سی آواز نکلی  
پانی پینے۔ حماد نے بہانا بنایا

پانی تو یہاں موجود ہے تم مجھے اکیلا چھوڑ کر جا رہے ہو کمرے میں تو بتادوں آدھے راستے میں چھوڑ کر جانے والے  
بے وفا ہوتے ہیں۔ معصومہ نے ایمو شنل لہجے میں کہا  
وفا کے چکر میں میرا جنازہ نکل جائے گا۔ حماد نے کہا

## Posted On Kitab Nagri

بس تھوڑی بچی ہے وہ دیکھ لیتے ہیں۔ معصومہ نے منت کی تھی تو حماد بیٹھ گیا پر نظریں سامنے اسکرین پہ کرنے کی غلطی نہیں کی۔

فلم پہ لڑکی کچا گوشت کھانے لگی تو معصومہ کو قے آنے لگی وہ تھوڑا سا کھسک کر حماد کے قریب ہوئی جو آنکھیں بند کیے آیۃ الکرسی کا ورد کر رہا تھا اللہ اللہ کر کے فلم کا اختتام ہوا تو حماد کی جان میں جان آئی اوکے گڈنائٹ۔ فلم کا اینڈ ہوا تو معصومہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اُس کو جاتا دیکھ کر حماد کا رنگ اڑا آنکھیں خوف سے پھٹی

آپو۔ حماد نے بے یقینی سے اُس کو دیکھا  
کیا اا۔ معصومہ نے آبرو اُچکائے

آپ نے کیا کہا تھا ہارر فلم کے بعد میرے کمرے میں ہوگی اب آپ کیسے جاسکتی ہیں۔ حماد نے یاد دہائی کروائی بڑے ہو کونسا چھوٹے ہو جو میں تمہارے کمرے میں رہوں۔ معصومہ نے اُس کو شر مندہ کرنا چاہا میں صوفے پہ سو جاؤں گا آپ بیڈ پہ پریوں مجھے چھوڑ کر نا جائے۔ حماد روہانسنے لہجے میں بولا ڈیزبرادر مجھے میرے کمرے اور بیڈ کے علاوہ کہیں اور نیند نہیں آتی۔ معصومہ نے اپنی مجبوری بتائی آپ نے ہی کہا تھا آدھے راستے میں چھوڑ کر جانے والے بے وفا ہوتے ہیں تو آپ مجھ معصوم کے ساتھ بے وفائی کیسے کر سکتی ہیں۔ حماد نے اُس کی کہی بات یاد کروائی۔

نہیں بیٹا سب بے وفا نہیں ہوتے کچھ میری طرح مجبور بھی ہوتے ہیں اس لیے گڈنائٹ ہیو آ سویٹ ڈریمر۔ معصومہ آنکھیں پٹیٹا کر کہتی باہر جانے لگی حماد سہمی نظروں سے اپنے کمرے کو چاروں طرف سے دیکھنے لگا جب معصومہ نے دروازے سے سر نکالا کر کہا



# Posted On Kitab Nagri

سوتے وقت یہ یاد مت کرنا کیسے فلم میں لیزا لیٹی ہوئی تھی تو اُس کا بیڈ آپوووووو۔ معصومہ کی بات پوری ہونے سے پہلے حماد چیخا تو معصومہ ہنستی اپنے کمرے کی طرف بڑھی اللہ پوچھے آپ سے۔ حماد کی حالت رونے والی ہو گئی۔

وڈیڈ کے یاس جانا ہو گا۔ حماد کے دماغ میں خیال کوندا تو جھٹ سے بیڈ سے اُترا

کمرے میں آکر معصومہ کی اپنی حالت پتلی ہو گئی اُس کو ایسا لگنے لگا جیسے کمرے کے پردے اور بیڈ ہل رہا ہو اور کوئی اُس کو آواز دے رہا ہے۔

ہائے ساری رات کیسے کٹے گی۔ معصومہ لب دانتوں تلے کچل کر بڑبڑائی

اللہ کا نام لیں اور سو جا بھلا جنات کا ہماری دنیا میں کیا کام۔ معصومہ خود کو ہمت دیتی بنا لائیٹ آف کیے بیڈ پہ سو گئی۔

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی جب اُس کو لگا جیسے اُس کی چادر کوئی کھینچ رہا تھا بس یہ محسوس کرنا تھا فلم کے سارے مناظر آنکھوں کے سامنے لہراے تو وہ اچھل کر بیڈ سے اُتری

تیرا گزرا آج یہاں ممکن نہیں۔ معصومہ فق ہوتے رنگ کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی۔

عباد اور سوہاگہری نیند میں تھے جب دروازے پہ ہونے والی دستک نے اُن کی نیند میں خلل ڈالا تھا عباد نے آنکھیں کھول کر اپنی طرف کا لیمپ آن کیا اور سیل فون کی اسکرین آن کی تو رات کا ایک بج رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اس وقت کون ہو سکتا ہے۔ سوہا کی نیند سے بھری آواز سن کر عباد نے اپنے اُپر سے بلینکٹ ہٹایا اور دروازے کی طرف بڑھا

اس وقت یہاں۔ عباد نے دروازہ کھولا تو حماد کو تکیے سمیت کھڑا پایا  
آج میں آپ دونوں کے کمرے میں سو جاؤ۔ حماد سوہا اور عباد کو دیکھتا آنکھیں جھپکا کر بولا  
خیریت۔ عباد کو تعجب ہوا

جی بس سوچا آج آپ لوگوں کے ساتھ سویا جائے۔ حماد کمرے میں داخل ہوتا بیڈ پہ لیٹ گیا سوہا تاسف سے سر ہلانے لگی عباد دروازہ بند کرتا جیسے ہی پلٹا دروازے پہ دوبارہ دستک ہوئی عباد ایک نظر سوہا پہ ڈال کر دروازہ کھولا تو معصومہ نائٹ سوٹ پہنے کھڑی تھی

آج میں آپ کے کمرے میں سو جاؤں؟؟ معصومہ نے مسکین شکل بنائے کہا تو عباد اور سوہا کو ساری بات سمجھ آگئی عباد بنا کوئی بات کیے سائیڈ پہ کھڑا ہو گیا معصومہ خوش ہوتی اندر آ کر سیدھا بیڈ کی دوسری طرف لیٹ گئی  
عباد اور سوہا دونوں کو بس دیکھتے رہ گئے جو ان کے بیڈ پہ آرام سے لیٹے ہوئے تھے۔

میں الماری سے دوسرا بستر نکالتی ہوں۔ سوہا نے کہا تو عباد نے سر کو جنبش دی پر معصومہ نے پٹ سے آنکھیں کھولی

ڈیڈ آپ بیڈ پہ سو جائے میں امی کے ساتھ نیچے سو جاؤں گی۔ معصومہ نے جلدی سے کہا اُس کو ایسے کہاں نیند آتی  
خود بیڈ پہ اور اپنے جان سے پیارے باپ کو نیچے بے آرام سوتا ہوا دیکھ کر۔

کوئی بات نہیں تم سو جاؤ۔ عباد نے مسکرا کر کہا

نو ڈیڈ آپ بیڈ پہ۔ معصومہ بیڈ سے کھڑی ہوتی عباد کا بازو پکڑتی بیڈ کی جانب لائی۔

## Posted On Kitab Nagri

آجاؤ معصومہ۔ سوہانے نیچے بستر لگایا تو معصومہ سے کہا تو وہ اُس کی طرف آئی۔

عباد جیسے ہی لیٹا حماد اُس سے چپک کر سو گیا۔

ساری زندگی میں کبھی ایسے سوہا مجھ سے چپکی نہیں ہوگی جیسے اُس کا بیٹا چپک رہا ہے۔ حماد کو گھورتا عباد بڑبڑایا تو آپ چپک کر سو جاتے پھر آج یہ حسرت نہ رہتی۔ حماد نے بند آنکھوں سے جواب کہا تو عباد سٹیٹا گیا اور خود کو کوسا کیسے اپنے بچوں کو انڈر سٹیمینٹ کیا جو سوہا سے بھی دو تین ہاتھ آگے تھے۔

چپ کر کے لیٹو۔ عباد نے خجالت مٹانے کی خاطر کہا

آپ اب آہستہ بڑبڑائیے گا۔ حماد مسکراہٹ ضبط کیے بولا پر عباد نے سر جھٹکا

یوں ساری رات معصومہ سوہا کے ساتھ چپک کر سو گئی تو حماد عباد کے ساتھ جب کی عباد اور سوہا بس صبح ہونے کا انتظار کرنے لگے کیونکہ ایسے نیند دونوں کو نہیں آئی سوہا کو نیچے سونے کی وجہ سے تو عباد کو حماد کے کھراٹوں کی وجہ سے۔



معصومہ کی صبح آنکھ کھلی تو خود کو اکیلا لیٹا پایا اُس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر پورے کمرے کے اطراف دیکھا جہاں بیڈ پہ حماد ابھی تک نیند کے مزے لوٹ رہا تھا سوہا آئینے کے سامنے کھڑی تھی جب کی عباد شاید واشروم میں تھا۔

گڈ مارنگ۔ معصومہ نے انگڑائی بھر کر سوہا سے کہا جواب سوہانے اُس کو گھورا

لڑکیاں ایسے انگڑائیاں نہیں لیتی۔ سوہا کی بات پہ معصومہ کا منہ بن گیا

## Posted On Kitab Nagri

لڑکیاں یہ نہیں کرتی وہ نہیں کرتی سمجھ نہیں آتا اگر لڑکیوں نے کچھ کرنا نہیں ہوتا تو پیدا کیوں ہوتی ہیں۔ معصومہ بستر سے اٹھتی منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی  
آجکل بہت فضول بولنے لگی ہو تم جاؤ اپنے کمرے میں یونی جانے کی تیاری کرو۔ سوہانے اُس کو گھور کر کہا تو اُس نے منہ بسورا

کتنا اچھا بولتی ہوں پر مجال ہے جو آپ لوگوں کو میرے الفاظ کی قدر ہو کسی اور کے سامنے بیٹھی تو بولے معصومہ توں بولتی جا اور ایک میرے گھر والے ہیں جو کہتے ہیں چپ ہو جا۔ معصومہ ہاتھ کی کہنی ماتھے پہ رکھتی ڈرامائی انداز میں بولی

آپو پلینز باہر جا کر تقریر کریں میری نیند خراب ہو رہی ہے۔ حماد اپنے اُپر چادر ڈالتا بولا تو معصومہ کا منہ کھل گیا صبح ہو گئی ہے اُٹھو جا کر کالج کی تیاری دیکھو بستر توڑتے رہتے ہو۔ معصومہ نے چادر چھپٹنے والے انداز میں اُس کے اُپر سے ہٹا کر کہا

کیا ہو رہا ہے۔ عباد واشروم سے باہر نکل کر بولا تو دونوں الرٹ ہوئے کچھ نہیں ڈیڈ بس ہم اپنے اپنے کمرے میں جا رہے ہیں۔ معصومہ نے حماد کے کچھ بولنے سے پہلے کہا اچھا مجھے لگا تم دونوں کے بیڈ واپس اپنے کمرے میں لگوانے پڑے گے۔ عباد کی بات پہ معصومہ کھسیانی سی ہو گئی نہیں ڈیڈ کل تو بس ایسے ہی۔ معصومہ اتنا کہتی کمرے کی طرف گئی۔



کل تمہارے ساتھ کون تھا؟ تبریز کالج سیڑھیوں کے پاس عبیر کو اکیلا بیٹھتا پایا تو فاصلے پہ بیٹھ کر استفسار کرنے لگا میری ماں کی فرینڈ کا بیٹا تھا۔ عبیر نے ایک نظر اُس پہ ڈال کر جواب دیا

## Posted On Kitab Nagri

نیکسٹ ویک میرے پیپرز ہیں۔ تبریز کی بات پہ عبیر نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھا  
جی مجھے پتا ہے۔ عبیر نے بتایا

اچھا۔ تبریز بس یہ بول کر خاموش ہو گیا

کیا آپ پیپرز کے بعد یونی نہیں آئے گے؟ عبیر نے جاننا چاہا

ڈگری ملنے کے بعد نہیں آؤں گا۔ تبریز اُس کی طرف رخ موڑ کر بولا

وہ تو آپ کو تین چار سالوں سے نہیں مل رہی۔ عبیر کے منہ سے بے ساختہ پھسلا جب کی تبریز نے خشمگین  
نظروں سے اُس کو گھورا

اس بار مل جائے گی اور میں جاب بھی کر لوں گا۔ تبریز فخریہ انداز میں بولا

اچھی بات ہے۔ عبیر نے مسکرا کر کہا

ویسے تمہارے کلاس کیسے جارہے ہیں۔ تبریز نے بات کو بڑھایا

ٹھیک۔ عبیر نے مختصر بتایا

کوئی ٹاپک سمجھنا ہو تو مجھے کہہ دینا میں سمجھا دوں گا۔ تبریز نے اپنی خدمت پیش کی

جی شکریہ۔ عبیر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جو تبریز نے بغور دیکھی



میں معصومہ کو پرپوز کرنا چاہتا ہوں مجھے پسند ہے وہ۔ سرفراز نے یونی گراؤنڈ میں بیٹھی اجوہ سے کہا جو اُس کی

بات سن کر حیرت سے اُس کو تک رہی تھی جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو جو اُس نے سنا وہ واقع سچ تھا۔

شادی پرپوز معصومہ کو؟ اجوہ حیرت سے بولی



## Posted On Kitab Nagri

ہاں کیوں؟ سرفراز کو اُس کا اتنا حیران ہونا بُرا لگا۔

گھر میں کون کون ہے تمہارے؟ اجوہ اُس کا سوال نظر انداز کرتی بولی

میں اور میری موم اینڈ ڈیڈ۔ سرفراز نے بتایا

تمہاری ماں کس نیچر کی خاتون ہیں؟ اجوہ نے دوسرا سوال داغا جس سے سرفراز چڑا پر بڑے تحمل سے جواب دیا  
کول نیچر کی ہیں۔

پھر ڈن سمجھو۔ اجوہ نے مزے سے کہا

کیا ڈن؟ اب حیران ہونے کی باری سرفراز کی تھی

دیکھو اگر تم اور تمہاری ماں کول مائینڈ ڈیڈ ہو گی تو بھلا معصومہ کو کیا انکار کرنا ہے وہ تو خوشی خوشی راضی ہو جائے گی

کیونکہ اُس کو اول تو ساس چاہیے نہیں پر اگر کول مائینڈ والی ہو گی تو وہ گُزارا کر لیں گی۔ اجوہ نے مسکرا کر کہا

اچھا پر مجھے اُس کے کزن سے بہت انسکیورٹی محسوس ہوتی ہے۔ عماد کا خیال آتے ہی سرفراز نے بُری شکل بنائی

ارے عماد سے کیوں مانا کے وہ تم سے ہر لحاظ سے بہتر ہے پر معصومہ کا جسٹ کزن اور فرینڈ ہے اُن کے درمیان

پیار وغیرہ کا کوئی سین نہیں ہے نہ کبھی ہو گا کیونکہ دونوں کی نیچر میں زمین آسمان کا فرق ہے عماد ہر بات پہ

معصومہ کو روکتا ٹوکتا ہے اور یہ سب چیزیں معصومہ کو بُری لگتی ہیں اُس کا دل خراب ہو جاتا ہے دوسرا مزے کی

بات اُس کی اپنی خالہ اُس کو لائیک نہیں کرتی تو تمہیں تھوڑا بھی انسکیور عماد سے نہیں ہونا چاہیے۔ اجوہ نے

رسانیت سے کہا

اچھا اگر یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے کیونکہ عماد جیسے سائے کی طرح یونی میں اُس کے ارد گرد منڈلاتا تھا مجھے فکر

ہوتی۔ سرفراز نے کہا

## Posted On Kitab Nagri

ڈونٹ وری اب یہ بتاؤ کب پرپوز کرو گے معصومہ کو؟ اجوہ پر جوش آواز میں بولی  
جب اُس کا موڈ سہی لگا تو۔ سرفراز پر سوچ لہجے میں کہا  
اچھا پر جلدی کرنا اگر عماد آگیا تو تمہیں موقع نہیں ملے گا کیونکہ عماد کو نہیں پسند معصومہ کا کسی غیر مرد سے بات  
کرنا۔ اجوہ نے جواب میں کہا  
پھر بھی کہتی ہوں ان سکيور فيل نہ ہو۔ سرفراز بد مزہ ہوا  
بعد میں تو تمہارا رشتہ بدل جائے گا پھر تم عماد کو معصومہ سے دور کرنا۔ اجوہ نے مفت مشورہ دیا  
کیا تمہیں عباد پسند ہے؟ سرفراز نے سنجیدگی سے پوچھا اجوہ جو کتاب پڑھنے کا ارادہ کیے ہوئی تھی سر اٹھا کر  
سرفراز کو دیکھا  
جیسی عماد کی پرسنالٹی اُس حساب سے بہت سی لڑکیاں اُس کو پسند کرتی ہیں ایون میں اپنا شمار بھی اُن میں کرتی  
ہوں ہماری اچھی خاصی دوستی تھی اسکول میں پر تب معصومہ اپنی دھن میں ہوتی تھی عماد کی وجہ سے میری  
دوستی معصومہ سے ہوئی پر کالج یونی کے بعد تو وہ میرے منہ سے عماد کا نام تک لینا پسند نہیں کرتی عماد بھی مجھ سے  
بات کرنا پسند نہیں کرتا۔ اجوہ نے گہری سانس خارج کی۔  
جانے ایسا کیوں ہے۔ سرفراز اُس کی ساری بات سن کر بولا جس پہ اجوہ نے کندھے اُچکائے  
اسلام علیکم گائیز۔ معصومہ کی اچانک آواز پہ وہ دونوں چونکے جو مسکرا کر آرہی تھی ساتھ میں فیصل بھی تھا جس  
کو دیکھ کر سرفراز نے منہ بنایا

اسلام علیکم

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

**Kitab Nagri**

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

وعلیکم اسلام آج دیر کر دی۔ اجوہ نے سلام کے بعد پوچھا

دیر نہیں دراصل میں لاہور میں تھی فیصل ایک ٹاپک سمجھا رہا تھا مجھے۔ معصومہ گھاس پہ بیٹھ کر بتانے لگی۔

اچھا اچھا۔ اجوہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا

تم بیٹھو نہ۔ معصومہ نے فیصل سے کہا جو ہاتھ میں اپنا سیل فون پکڑے جانے کن سوچو میں گم تھا۔

ہاں شیور۔ معصومہ کی بات پہ وہ ساتھ بیٹھا

## Posted On Kitab Nagri

میں ہیلپ تو کر دیتا ہوں پھر انہیں زحمت کیوں دی۔ سرفراز نے برار است معصومہ کو دیکھا  
زحمت کیسی ہم اکثر ایک ساتھ اسٹڈی کرتے تھے سیم کلاس ہے ہماری وہ تو چند دنوں سے تمہیں زحمت  
دی۔ معصومہ کے بجائے جواب فیصل نے سپاٹ لہجے میں دیا

او۔ سرفراز نے بس یہ کہا

ویسے معصومہ تمہارا پیار محبت عشق کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اجوہ نے اچانک سے شوشہ چھوڑا  
پیار محبت عشق ایک لفظ ہے بس۔ معصومہ نے کندھے اچکا کر کہا

میرے فرینڈ کی۔۔۔ کزن محبت ایک خوبصورت احساس ہے۔ فیصل نے (کی) لفظ پہ زور دیتے کہا  
میرا نہیں خیال۔ معصومہ اپنی بات پہ قائم رہی۔

خیال کرنا چاہیے وگرنہ کوئی ایسے ہی تو کسی کے عشق میں پاگل نہیں ہو جاتا اور نہ ہی ایسے ان کو ہارٹ اٹیک  
آ جاتا۔ سرفراز نے مسکرا کر کہا

پاگل انسان ویسے ہی ہو جاتا ہے ہارٹ اٹیک کا مجھے نہیں پتا اور نہ کہتے تو لوگ یہ ہیں کہ پیار دل سے ہوتا تو دماغ پہ  
کیوں اثر کرتا اور پھر ہارٹ اٹیک۔ اجوہ نا سمجھی سے بولی

اگر تم لوگوں نے یہ ٹاپک چھیڑا ہے تو میں اپنی رائے دیتی ہوں۔ معصومہ نے سنجیدگی سے کہا تو وہ تینوں اُس کی  
طرف متوجہ ہوئے

ہارٹ اٹیک اس لیے آتا ہے کیونکہ دل اور دماغ آپس میں کنیکٹڈ ہوتے ہیں اُس میں ایک سسٹم رکھا ہوا ہوتا  
ہے کہ اس میں جب بھی کوئی خطرے والی بات دماغ کو پتا چلتی ہے تو دل کو انفارم کر دیتا اور دل اپنی ہارٹ بیٹنگ  
سپیڈ تیز بڑھا دیتا ہے وہ اس لیے کہ جب کوئی مشکل آتی ہے تو اُس میں زیادہ سانس لینے کی ضرورت پڑھ سکتی

## Posted On Kitab Nagri

ہے اس وجہ سے دل بوڑی کو اس خطرے کے لیے پرہیز کر لیتا ہے اور بائے بیٹنگ ریپیڈ لی وہ زیادہ بلڈ کو آکسجینیٹ کرتا ہے

اور جیسا کہ آجکل لوگ کہتے ہیں عشق پیار دل سے ہوتا ہے تو عشق کا تعلق ہر گز دل سے نہیں ہوتا یہ صرف ایک میتھ ہے انسانوں کا کہ عشق دل سے ہوتا ہے دل کا کام صرف بلڈ پمپ کرنا ہوتا ہے باقی یہ عشق وغیرہ سب دماغ کا کھیل ہے ہم ایڈیکٹ ہو جاتے ہیں اس انسان کے اس کی باتوں سے اور ہم اس کی عادتوں کے عادی ہو جاتے ہیں اسے سوچنے کے بھی عادی ہو جاتے ہیں اس وجہ سے ہم پاگل ہو جاتے ہیں۔ معصومہ بن سانس لیے اپنی بات ختم کی اور اپنی بیگ سے پانی بوتل نکال کر پینے لگی جب کی وہ تینوں حیرت سے معصومہ کو دیکھنے لگے جو آئے دن ان کو اپنی باتوں سے حیران کر دیتی ہے

ایسے کیا دیکھ رہے ہو اتنی سائنس تو میں نے بھی پڑھی ہے آفٹر آل ایک ڈاکٹر کی بیٹی ہوں اور ایک ڈاکٹر کی بھانجی اور بھتیجی ہوں جلد کزن بھی ہو جاؤں گی۔ معصومہ نے اب کی مزاحیہ لہجے میں کہا

مطلب تم پیار کو نہیں مانتی۔ فیصل بغور اس کی جانب دیکھ کر کہا  
فلحال تو نہیں۔ معصومہ نے سادہ لفظوں میں کہا  
www.kitabnagri.com

عادت بھی تو پڑ جاتی ہے نہ کسی انسان کی چاہے پھر وہ پیار نہ ہو تو بھی عادت تو اور بُری چیز ہے۔ سرفراز نے کہا  
ہاں ہیں پر ہم کیوں کسی کی عادت خود میں ڈالیں۔ معصومہ نے جواب کہا

اچھا اب یہ بحث چھوڑو۔ اجوہ نے بیزاری سے کہا

میڈم عشق محبت کی بحث سٹارٹ تم نے کی تھی۔ معصومہ نے گھورتے کہا تو اس نے اپنے ہاتھ کھڑا کر دیئے





## Posted On Kitab Nagri

ایک ماہ بعد!

مبارک ہو۔ عبیر نے مسکرا کر تبریز سے کہا جس نے فائنلی کالج کو خیر آباد کہہ دیا تھا۔

خیر مبارک اور شکریہ۔ تبریز سر کو خم دیتا جواب مسکرا کر بولا

شکریہ کیوں؟ عبیر نے پوچھا وہ دونوں اس وقت کالج گراؤنڈ میں ایک ساتھ واک کر رہے تھے۔

ایسے ہی دل کیا۔ تبریز نے کندھے اچکا کر کہا تو ہنسی

اچھا اچھی بات ہے۔

تمہیں آج میں ڈراپ کر دوں پھر جانے ہماری کب ملاقات ہوں؟ تبریز اُس کی طرف رخ کیے بولا تو عبیر سوچ

میں پڑ گئی

میں ڈرائیور انکل کو منع کر دیتی ہوں۔ عبیر کو آج جانے کیوں تبریز سے انکار کرنا اچھا نہیں لگا تو حامی بھر لی

گڈ۔ تبریز نے کہا تو عبیر نے ڈرائیور کو کال پہ آنے سے منع کیا اور خود تبریز کے ساتھ کالج گیٹ سے باہر آئی

جہاں آج پہلی بار تبریز گاڑی میں آیا تھا ورنہ اکثر وہ بانیٹ پہ آتا تھا۔

فرسٹ یو۔ تبریز نے اُس کے لیے فرنٹ سیٹ کھولا تو عبیر کو ہچکچاہٹ ہونے لگی

تھنک یو۔ عبیر نے کہا

نو نیڈ۔ تبریز جواب دیتا ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا

آپ ہاؤس جاب کب سٹارٹ کریں گے؟ عبیر نے جاننا چاہا

ان شاء اللہ جلد پہلے جاب پھر اپنا ہاسپٹل تعمیر کرواؤں گا جگہ تو میں نے دیکھ لی ہے بس کام کروانا ہے۔ تبریز

ڈرائیو کرنا ساتھ میں بتانے لگا

## Posted On Kitab Nagri

اللہ آپ کو کامیاب کریں۔ عبیر کے منہ سے بے ساختہ دعا نکلی تو تبریز نے اُس کی جانب دیکھا تبھی ایک جیب ان کی گاڑی کے سامنے آکر رُکی تبریز نے جلدی سے اپنی گاڑی کو روکا ورنہ بہت بُرا ایکسیڈنٹ ہو جاتا سا منے جیب کو دیکھ کر تبریز غصے سے گاڑی سے اُتر جب کی عبیر خوفزدہ ہو گئی تھی کیونکہ اس وقت وہ جہاں تھے وہ سنسان علاقہ تھا تبریز شارٹ کٹ کے چکر میں جانے کہاں آگیا تھا عبیر جو ڈری ہوئی تبریز کو باہر جاتا دیکھ رہی تھی یکدم دماغ میں کچھ کلک ہوا تو اپنا سیل فون اُٹھایا

آنکھیں بند کر کے ڈرائیو کر رہے ہو کیا۔ تبریز غصے سے دھاڑا اُس کی دھاڑ پہ پانچ لوگ کمینی مسکراہٹ سے اپنی جیب سے نکلے جن کے ہاتھوں میں حاکی اسٹکس تھی جن کو دیکھ کر تبریز نے کوئی خاص تاثر نہیں دیا اپنی گاڑی سامان سمیت چھوڑ کر نکل جاتو۔ ایک نے کہا تو تبریز کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ ابھری جیب میں بیٹھ کر اب تم لوگ نے لوٹنا شروع کیا ہے واہ چوروں نے بھی ترقی کر لی ہے۔ تبریز کی بات سن کر اُن کو آگ لگ گئی

ابے زیادہ بک بک نہ کر ورنہ اُڑا دوں گا۔ دوسرے لڑکے نے حاکی اسٹک ہوا میں لہرا کر اُس کو ڈرانا چاہا جس پہ تبریز نے آبرو اُپر کو اُٹھا کر بازوؤں سینے پہ باندھے

دودھ پیتا بچہ تو میں بھی نہیں آرٹ مارشل کچھ ہم نے بھی کیا ہے۔ آستین کے کف فولڈ کرتا تبریز نے جیسے اُن کو لڑنے کی دعوت دی عبیر کو وہ سرے سے فراموش کر بیٹھا تھا جو گاڑی میں تھر تھر کانپتی باہر نکلی

تبریز پلینز گاڑی ریورس کریں۔ عبیر کی آواز پہ تبریز یکدم چونک کر پلٹا اُس کو خود پہ بے انتہا غصہ آیا ساتھ میں عبیر کی بے وقوفی پہ بھی کیونکہ اب اُن پانچوں کی ایکسرے کرتی نظریں عبیر پہ تھی

اندر بیٹھو۔ تبریز نے سخت نظروں سے اُس کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

آپ بھی آئے۔ عبیر بلکل اُس کے سامنے کھڑی ہوئی

اوے ہوئے لیلا بھی ساتھ آئی ہے۔ پہلے والے لڑکے نے کہا تو تبریز نے غصے سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لی  
پہلے پہل اُس کو اُن کا مقابلہ کرنے میں پریشانی نہیں تھی پر اب جب اُس کے ساتھ عبیر تھی وہ کیسے اُن کا مقابلہ  
کرتا اگر اُس کا دھیان بھٹکتا تو وہ عبیر کو نقصان پہنچا سکتے تھے جو تبریز ہر گز نہیں چاہتا تھا تبریز عبیر کے سامنے کھڑا  
ہو گیا جس سے عبیر کا وجود تبریز کے سامنے دب سا گیا تھا

کیا چاہیے تم سب کو۔ تبریز سپاٹ لہجے میں بولا

پہلے یہ بتا دہ لڑکی کیا لگتی ہے تیری۔ آدمی نے خباثت سے اُس کو دیکھ کر پوچھا تبریز نے بامشکل اپنا اشتعال دبایا  
گاڑی کی چابی چاہیے تو وہ لیکر اپنی اپنی منہوس شکل لیکر دفع ہو جاؤ۔ تبریز نے ناگواری سے کہا  
ابے تجھے اتنی اکڑ کس چیز کی ہے ہم پانچ ہیں اور توں اکیلا اُپر سے ایک حسی

اس سے آگے ایک اور لفظ کہانہ تو دوبارہ بولنے کے قابل نہیں رہو گے۔ تبریز یکدم اُن کی طرف بڑھتا اُس  
آدمی کا گریبان ہاتھ میں دبوچا عبیر نے ڈر کے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا تبھی پولیس سائرن کی آواز سن کر سب  
الرٹ ہوئے

www.kitabnagri.com

ابے پولیس کہاں سے آگئی۔ وہ سب ہڑبڑا کر بولے تبریز کی گرفت گریبان پہ ڈھیلی ہوئی تو وہ آدمی بھی اپنی جان  
بچاتا جیپ پہ بیٹھا یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ تبریز کو اپنے بلکل پاس پولیس آفسر کی موجودگی بھی محسوس نہ ہوئی  
مسٹر وہ محترمہ آپ کی کیا لگتی ہیں؟ بھاری آواز سن کر تبریز نے گردن موڑ کر دیکھا جہاں ایک لڑکا پولیس وردی  
میں ملبوس کڑی نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

بیوی ہے میری آپ کو کوئی اعتراض؟ پولیس والے کے بھی وہی سوال پہ تبریز سچ مچ تپ گیا

## Posted On Kitab Nagri

اچھا۔ پولیس والا مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھتا عبیر کی طرف بڑھنے لگا جس کے ساتھ کانسیٹیل کھڑا تھا محترمہ یہ آپ کے کیا لگتے ہیں۔ پولیس والے نے اب کی تبریز کی طرف اشارہ کر کے عبیر سے پوچھا جو بس گھر کیسے جائے گا سوچ رہی تھی

میری مسز پہلے ہی گزرے واقع کی وجہ سے پریشان ہیں پھر آپ کیوں اُن سے ایسے سوال کر کے ڈپر یس کر رہے ہیں۔ اُس سے پہلے عبیر کچھ اور بولتی تبریز عبیر کے ساتھ کھڑا ہوتا بولا لفظ مسز پہ عبیر بے ہوش ہوتے ہوتے بچی

تھانے چلے تک آپ کی مسز ٹھیک ہو جائے گی۔ پولیس والے نے چبا چبا کر کہا عبیر کی سٹی گم ہو گئی تھی تھانے کیوں ہم نے کونسا جرم کیا ہے جن کو پکڑنا چاہیے اُن کو تو آرام سے جانے دیا۔ تبریز فکر مندی کے آثار عبیر کے چہرے پہ دیکھتا اُس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیکر رلیکس کرنا چاہا ساتھ میں پولیس والے سے کہا دیکھے جی ہمیں ان محترمہ نے کال کی تھی کافی گھبرائی ہوئی سی تھی تو ہم کیسے مان لیں آپ ان کے خاوند ہیں۔ پولیس والے کی بات سن کر تبریز نے عبیر کو گھورا جو خود تھانے فون کرنے پہ پچھتا رہی تھی۔

میری بیوی عقل سے کچھ پیدل ہے آپ کا وقت برباد ہوا اُس کے لیے معذرت اب آپ اپنی تشریف لیں جا سکتے ہیں۔ تبریز کو فٹ سے بولا

پہلے۔ ذرہ آپ اپنی تشریف کاٹو کر اٹھانے لیں چلے اُس کے بعد۔ پولیس والے کی بات پہ تبریز نے دانت پیسے اوکے میں چلتا ہوں پر عبیر نہیں چلے گی تھانے۔ تبریز سنجیدگی سے بولا

ہمیں ان سے سوال جواب کرنے ہیں تو ان کا چلنا ضروری ہے۔ پولیس والے نے بھی سنجیدگی سے کہا

## Posted On Kitab Nagri

یہاں کرلیں جو سوال کرنے ہیں پر عبیر تھانے نہیں چلے گی ہمارے خاندان کی لڑکیاں تھانوں کے چکر نہیں لگاتی۔ تبریز نے اپنی بات پہ زور دیا تو پولیس والے نے جیسے ہارمان لی تو یہ آپ کی بیوی ہیں؟ پولیس والے نے کنفرم کرنا چاہا بلکل۔ تبریز بناتا خیر کیے بولا

آپ اُن کی بات سے متفق ہیں۔ اب کی عبیر سے پوچھا جو پریشان کھڑی تھی تبریز نے اُس کے ہاتھ پہ دباؤ دیا تو فورن سے اپنا سراسبات میں ہلایا تبریز کے چہرے پہ دلکش مسکرائٹ نمودار ہوئی پوچھ لیا مل گیا جواب ہو گئی تسلی اب ہم جائے جب میں نے ان کا ہاتھ تھاما ہوا ہے تو سوال کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ تبریز نے کہا

میری تسلی نہیں ہوئی اس لیے آپ دونوں کا نکاح دوبارہ ہو گا اگر آپ شادی شدہ ہیں تو۔ پولیس والے کی بات پہ اب دونوں شاک کی کیفیت میں اُس کا چہرہ تکتے لگے عبیر کی آنکھوں میں نمی اُتر گئی تھی وہ جی جان سے لرز اُٹھی تھی نکاح کا سن کر بھلا وہ کیسے کر دیتی نکاح تبریز سے اپنے گھر والوں کو کیا منہ دیکھاتی



کیا بات ہے کیوں اتنی عجلت میں بلایا مجھے۔ معصومہ ریسٹورنٹ کے اندر داخل ہوتی سرفراز سے بولی جس نے آج یہاں آنے کا کہا تھا کسی ضروری بات کرنے کے لیے۔

سائنس تو لو پھر بتاتا ہوں۔ سرفراز ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھاتا اُس کی جانب دیکھ کر بولا جو پیچ کلر کے شلوار قمیض کے ساتھ ڈوپٹہ سر پہ پہنے بیٹھی اُس کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی معصومہ کا ڈریسنگ سینس پہلے سے بہت مختلف ہو گیا تھا جو اُس پہ سوٹ بھی کرتا تھا



## Posted On Kitab Nagri

بتا بھی چکو۔ معصومہ بے زار ہوئی تو سرفراز نے ارد گرد نگاہ ڈورائی جہاں کچھ لوگ کپل کی صورت میں بیٹھے تھے تو کچھ تنہا کسی کا بھی دھیان اپنی طرف ناپا کر سرفراز نے بات کا آغاز کرنے کا فیصلہ کیا۔  
تمہارا شادی کے بارے میں کیا خیال ہے۔ سرفراز کی بات پہ معصومہ ہونک بنی اُس کو دیکھنے لگی۔  
دونٹ ٹیل می سرفراز کے تم نے یہ سوال پوچھنے کے لیے یہاں بلایا ہے۔ معصومہ گھور کر بولی تو وہ سٹپٹا گیا  
ارے نہیں نہیں وہ تو میں نے بس جزلی پوچھا۔

تواصل بات کرو۔ معصومہ شان بے نیازی سے بولی  
لو میری توجہ کروں گی یا رینج میری توجہ؟ سرفراز نے کنفیوزن ہو گئی تھی اب کے کیسے بات کریں معصومہ کا کیا بھروسہ  
اُس کا سر پھاڑ دیتی

مجھے میری توجہ سے مطلب ہے چاہے پھر لو ہو یا رینج۔ معصومہ آنکھ و نک کیے بولی تو سرفراز کو کچھ ڈھارس ملی  
میں تمہیں پرپوز کرنا چاہتا ہوں۔ سرفراز کی بات پہ معصومہ یکدم سیدھی ہوئی  
کیا ااا۔ وہ چیخی

کیوں کیا کوئی پروبلم ہے؟ سرفراز گڑبڑا گیا  
www.kitabnagri.com

نہیں تم شادی کرنا چاہتے ہو مجھ سے؟ معصومہ بے یقین ہوئی

ہاں۔ سرفراز آنکھیں بند کرتا بولا اُس کو خود سے ڈرتا دیکھ کر معصومہ کی آنکھیں چمکی

تو کرو پرپوز اور رنگ کہاں ہیں ایسے ہی آگئے خالی ہاتھ۔ معصومہ نے کہا جسے سن کر سرفراز کو خوشگوار حیرت

ہوئی اُس کو یقین نہیں آ رہا تھا معصومہ اتنی جلدی مان گئی

آریو سیریس۔ سرفراز نے کنفرم کرنا چاہا

## Posted On Kitab Nagri

یس مجھے تمہارے جیسا ہی الو چاہیے تھا شادی کرنے کے لیے۔ معصومہ نے یس کے علاوہ باقی باتیں دل میں کی۔  
تو میں اپنے گھر والوں کو بھیجو تمہارے گھر۔ سرفراز نے کہا  
نوپ ابھی نہیں نیکسٹ ویک ابھی مجھے موم سے بات کرنی ہے پہلے وہ میرے ڈیڈ سے کریں گی اُس کے بعد تم  
لیں آنا۔ معصومہ نے کہا

اگر تمہارے والدین نے انکار کیا تو۔ سرفراز نے خدشا ظاہر کیا  
میرے والدین کے لیے ہماری خوشیاں ضروری ہے اگر میں خوش ہوں تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا بس وہ  
اپنی طرف سے چھین بین کریں گے۔ معصومہ آرام سے بولی  
تو ڈن ہو گیا۔ سرفراز خوش ہو گیا  
میری رنگ۔ معصومہ کی سوئی انگھوٹی پہ اٹکی ہوئی تھی۔

وہ میں نے نہیں لی سوچا تمہارے ساتھ چل کر لوں گا تاکہ تم اپنی پسند سے لوں۔ سرفراز نے بتایا  
اچھا یہ بھی سہی ہے۔ معصومہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتی بولی



دیکھے نکاح کے اُپر نکاح تو نہیں ہو سکتا نہ۔ عبیر نے اپنی طرف سے عقلمندی کا مظاہرہ کیا پر اُس کی بات سن کر  
کانسٹبل نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تبریز کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اپنے بال نوچتا  
محترمہ اگر یہ آپ کے خاوند ہیں تو آپ دوبارہ ان سے نکاح کر سکتی ہیں جو کی ہم کروائے گے۔ پولیس والے کی  
بات پہ عبیر نے التجا کرتی نظروں سے تبریز کو دیکھا جو خود اپنی بات کہہ جانے پہ پچھتا رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے کر لیں گے ہم نکاح۔ تبریز نے ہم پھوڑا عبیر نے بامشکل خود کو گرنے سے بچایا اُس کو تبریز سے اس بات کی توقع نہیں تھی وہ سمجھی تھی تبریز سنبھال لیں گا پروہ یہ کیا کہہ رہا تھا

تبریز

عبیر کے کچھ کہنا چاہا پر تبریز کی گھوری پہ خاموش ہو گئی۔

چلیں ہمارے ساتھ۔ پولیس والے نے کہا تو تبریز عبیر کا ہاتھ تھامتا اُن کے پیچھے چلنے لگا۔

میں اس نکاح کو نہیں مانتی۔ مسجد سے باہر نکلتے ہی عبیر نے اپنا ہاتھ تبریز کے ہاتھ سے آزاد کروا کر کہا جس سے تبریز نے ناگواری سے اُس کو دیکھا

بیچ راستے تماشا نہیں کرو چلو۔ تبریز نے دے دے لہجے میں کہا

میں کیوں چلو آپ کے ساتھ ایک دفع چلنے کا نتیجہ دیکھ لیا ہے۔ عبیر کی آنکھیں بھر آئی تھی

یہ تو اپنے پاس رکھ لو۔ تبریز کے نکاح کے کاغذ اُس کی طرف بڑھا کر کہا جس کو پکڑے کر عبیر نے ایک جھٹکے میں پھاڑ دیا تبریز شاکی نظروں سے اُس کا رد عمل دیکھنے لگا جو اپنے آپ میں نہ تھی

میں نے پہلے بھی کہا نہ میں اس نکاح کو نہیں مانتی تو نہیں مانتی کاغذ پہ سائن کر لینے سے ہمارا نکاح نہیں ہو سکتا ایک لڑکی کے والد کی دلی رضامندی ہونا لازمی ہے اور یہاں تو میرے ڈیڈ کو کچھ پتا ہی نہیں میں خود راضی نہیں تو کیسا ہوا نکاح۔ عبیر اپنے آنکھوں سے آنسو صاف کرتی چلاتی بولی

## Posted On Kitab Nagri

تبریز نے خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھا پھر اُس کی نظر مسجد کے دروازے پہ پڑی جہاں پولیس والے نکل رہے تھے تبریز عبیر کو بازوؤں سے دبوچتا اپنی گاڑی کے پاس لایا اور ایک جھٹکے میں اُس کو اندر دھکیلا عبیر تبریز کا جلالی روپ دیکھ کر سہم کر دروازے کے پاس لگ گئی۔

تمہارے باپ کو انوائٹ کر لیتے بتا دیتی اُس پولیس والے کو اور تم کیوں راضی نہیں تھی میں کیا لنگڑالولا اندھا گونگا بھیڑا ہوں یا بات کرتا ایک سے ہوں دیکھتا دوسرے کو ہوں۔ ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ کر تبریز اپنا رخ عبیر کی طرف کرتا سخت لہجے میں بولا

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ عبیر نے وضاحت کرنا چاہی

جسٹ شٹ اپ عبیر اپنے فضول ایسکیوز اپنے پاس رکھو مجھے نہیں چاہیے اور میری طرف سے بے فکر رہو کسی کو یہ بات پتا نہیں چلے گی۔ بات کرتے کرتے تبریز کا لہجہ کچھ نرم ہوا

میرے ماں باپ۔ عبیر کے گلے میں آنسو کا پھندا اٹکا تو تبریز نے گہری سانس لی

میں سب سنبھال لوں گا بٹ اے پرومس تمہارے کریکٹر پہ ایک حرف بھی آنے نہیں دوں گا آج جو کچھ بھی ہوا وہ بھول جاؤ۔ تبریز اُس کا گال تھتھپا کر بولا تو عبیر اب کی خاموش رہی اُس کو خاموش دیکھتا تبریز بھی گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔



کب واپس آؤں گے عمادوی آل آر مس یو۔ زویا نے کال پہ بات کرتے عماد سے کہا

آفٹر فیوڈیز موم۔ عماد نے سنجیدگی سے جواب دیا

دوماہ ہو گئے ہیں اس بیچ لاہور سے ملنے ہی آجاتے۔ زویا نے شکوہ کیا

## Posted On Kitab Nagri

کام نیٹا کر آجاؤں گا ڈونٹ وری۔ عماد نے تسلی کروائی۔

عباد سے کہتی ہوں خود کام دیکھے۔ زویا نے سنجیدگی سے کہا

چچا جان سے آپ ایسا کچھ نہیں کہے گی موم پہلی دفع انہوں نے کچھ کام کہا ہے وہ اب بھی نہ کہتے اگر حماد چھوٹا نہ

ہوتا۔ عماد سنجیدگی سے ٹوکتا بولا

نہیں کہتی میں پر تم ذرا آنے کی بھی کرو۔ زویا افسوس سے بولی

جی اور یہ بتائے گھر میں کون کون ہے؟ عماد اپنے لہجے کو سرسری کیے بولا

میں ہوں آج جلدی ہاسپٹل سے آف لیا عبیر کالج ہے حماد بھی اپنے کالج ہے تمہارے ڈیڈ اور خالہ دونوں ہاسپٹل

ہیں جب کی عباد اپنی جاب پہ ہے۔ زویا نے سب کے بارے میں بتایا سوائے معصومہ کے۔

اور معصومہ؟ عباد نے اُس کے خاموش ہوتے ہی پوچھا

اُس کا نہیں پتا جانے کہاں ہیں یونی آج نہیں گئی تھی اب اللہ جانے کہاں ہوگی وہ۔ زویا نے بیزاری سے معصومہ کا

ذکر کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بہم سہی۔ عماد اتنا کہتا خاموش ہو گیا

تمہاری بات ہوتی اُس سے؟ زویا نے جاننا چاہا

وقت نہیں ہوتا کسی سے بات کرنے کا۔ عماد نے بتایا

اپنا خیال تو رکھتے ہونہ۔ زویا فکر مند ہوئی

جی رکھتا ہوں۔ عماد ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ وقت دیکھتا بولا



## Posted On Kitab Nagri

معصومہ گھر آئی تو سیدھا سوہا سے بات کرنے کا سوچا پر اُس کو گھر پہ ناپا کروہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی جبھی زویا کی آواز پہ پلٹ کر اُس کو دیکھا  
کہاں گئی تھی تم؟

فرینڈ کے پاس۔ معصومہ نے بتایا

کونسا فرینڈ۔ زویا نے آئبرو اٹھا کر پوچھا

خالہ جان عرف چچی جان اگر آپ بھول رہی ہیں تو میں بتا دوں میں معصومہ عباد ہوں عبیر نہیں جس سے آپ اتنے کڑے لہجے میں تفتیش کر رہی ہیں میں کہاں جاتی ہوں کہاں نہیں یہ پوچھنے کا حق میں نے صرف اپنے والدین کو دیا ہے آپ کو بھی دیا ہوتا اگر آپ کا رویہ قابل قبول ہوتا ہم بہن بھائی سے۔ معصومہ سپاٹ لہجے میں سناتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی جب کی زویا گھور کر اُس کی پشت کو دیکھنے لگی۔

بد تمیز۔ زویا بڑبڑائی عین اُسی وقت ہال کے دروازے سے عبیر آتی نظر آئی

تم نے آج لیٹ کیا ہے خیریت؟ زویا نے اب کی اُس سے سوال پوچھا

جی بس ہو گئی دیر۔ عبیر نے ڈرتے ہوئے جواب دیا

www.kitabnagri.com

کیوں کیا ہوا اور ڈرائیور نے بتایا اُس کو آج آنے سے منع کر دیا تھا تم نے؟ زویا نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی  
عبیر آپ کو سانس تو لینے دے پانی تو پینے دے پھر اپنا سوال جواب کرنے کا سیکشن شروع کیجیے گا اور آپ ڈاکٹر  
کیوں بنی آپ کو تو پولیس میں بھرتی ہونا چاہیے تھا۔ حماد کالج یونیفارم میں ملبوس گھر میں داخل ہوتا شرارت لہجے  
میں گویا ہوا اُس کی آمد پہ عبیر نے شکر کا سانس لیا جانتی تھی وہ اب زویا کا دھیان حماد پہ جائے گا

بڑوں کے بیچ تمہارا کیا کام۔ زویا نے ناگواری سے کہا

## Posted On Kitab Nagri

بچ کہاں اتنا دور کھڑا ہوں میں۔ حماد نے دانتوں کی نمائش کرتے بتایا ساتھ میں آنکھوں سے اشارے پہ عبیر کو جانے کا کہا جس کو سمجھتی عبیر جلدی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔

تم بھی آج لیٹ آے ہو پر پرواہ کس کو ہے۔ زویا گھور کر کہتی پلٹ کر جانے لگی جب حماد نے کہا پرواہ کے لیے آپ جو ہیں باقی سب کو کرنے کی کیا ضرورت بھلا آپ بھی تو کچھ کریں سارا دن ویلا ہونا بھی کسی اچھی چیز کی علامت نہیں ہوتا۔ حماد زویا کو آگ لگا تا نو دو گیارہ ہو گیا پیچھے زویا بچ و تاب کھاتی رہ گئی۔

-----

مم آپ سے بات کرنی ہے۔ سوہا کو آے ابھی کچھ ہی وقت ہوا تھا جب معصومہ اُس کے کمرے میں آتی مخاطب ہوئی

بولوں۔ سوہا ایک نظر اُس پہ ڈال کر بولی

میں شادی کرنا چاہتی ہوں۔ معصومہ کی بات پہ سوہانے گھورا

ہر وقت مذاق مت کیا کرو

نوموم سچ میں۔ معصومہ نے جھٹ سے کہا

معصومہ۔ سوہانے تنبیہ کرتے لہجے میں پکارا

سرفراز نام ہے لڑکے کا اور وہ اپنے والدین کو یہاں لانا چاہتا ہے۔ معصومہ نے سنجیدگی سے کہا تو سوہا کا ماتھا ٹھٹکا

کون سرفراز اور ابھی تمہاری پڑھائی پوری نہیں ہوئی۔ سوہانے سنجیدگی سے کہا

صرف دو سال رہتے موم اور ابھی بات کرنے چاہتے شادی بعد میں ہوگی۔ معصومہ نے کہا

## Posted On Kitab Nagri

سرفراز ہے کون آج سے پہلے تو کبھی تم نے اُس کا نام نہیں لیا پھر یوں اچانک۔ سوہا کو ابھی لگ رہا تھا جیسے معصومہ مذاق کر رہی ہو

مشرقی لڑکی ہوں موم ایسے کیسے اپنے ہونے والے خصم کا نام لیتی۔ معصومہ نے شرماتے کی ناکام کوشش کی۔ سوہانے تاسف سے اُس کو دیکھا

عباد سے بات کروں گی اگر لڑکے میں کوئی عیب نہیں ہوا تو آگے کا سوچے گے۔ سوہانے سنجیدگی سے کہا تو معصومہ کا چہرہ چمک اٹھا

اولو یو ماما۔ معصومہ سوہا کے گالوں پہ پیار کرتی خوش ہوتی بولی  
کبھی مم کبھی موم اور کبھی ماما۔ سوہا معصومہ کے سر پہ چپت لگا کر بولی تو وہ ہنس پڑی



کب آنے ہے تم نے واپس لاہور کے ہو گئے ہو تم تو۔ فیصل آج عباد سے ملنے لاہور آیا تھا تبھی فیصل نے اُس سے کہا

شو قیہ نہیں رُکا ہوا جلد آ جاؤں گا۔ عباد کنبٹی مسل کر جواب دیا  
www.kitabnagri.com  
پہلے سے زیادہ روڈ ہو گئے ہو خیریت۔ فیصل نے گھورتے ہوئے سوال داغا

کچھ نہیں یار بس کام کا پریش ہے۔ عباد نے ٹال مٹول لیا  
یہی بات ہے یا کوئی یاد آرہا ہے۔ فیصل نے چھیڑنے والے لہجے میں کہا

یہی بات ہے۔ عباد نے دانت پیس کر جواب دیا

تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں ورنہ بدلے بدلے سرکار نظر آتے ہیں۔ فیصل چھیڑنے سے باز نہیں آیا

## Posted On Kitab Nagri

اگر یہی سب ہانکنا تھا تو فون پہ ہانکتے یہاں آنے کی زحمت کیوں کی۔ عماد نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا  
بس سوچا تمہارے چہرے کے فیس ایکسپریشن بھی دیکھو سچی بڑا یاد کیا ہے میں نے۔ فیصل نے کہا تو عماد کے  
چہرے پہ پہلی بار مسکراہٹ آئی۔

معصومہ کی مدد تو کرتے ہو نہ اور جو میں نے اسائنمنٹ تمہیں میل کیا تھا وہ معصومہ کو سینڈ کیا۔ عماد نے سنجیدگی  
سے پوچھا

ہاں جب مجھے تمہاری میل ریسیو ہوئی تو میں نے فورن تمہاری کزن کو سینڈ کر دیا تھا  
میری کزن کا ایک نام بھی ہے۔ عماد نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھا جو ہر بار تمہاری کزن تمہاری کزن کا  
راگ لاپتا تھا۔

وہ کہتے جو ہیں عاشق اپنے محبوب کا نام کسی دوسرے کے منہ سے سننا گوارا نہیں کرتا اس وجہ سے میں احتیاط کرتا  
ہوں۔ فیصل مزاحیہ لہجے میں بولا پر عماد خاموش ہو گیا تھا

اب چپ کیوں ہو گئے۔ فیصل نے تعجب سے اُس کو دیکھ کر کہا  
چپ نہیں ہوں بس خود کو کوس رہا ہوں اس بات پہ کہ میں کیوں بھول جاتا ہوں میری زندگی میں ایک سے  
بڑھ کر ایک نمونے ہیں۔ عماد کے جلے کٹے لہجے پہ فیصل قہقہہ لگا کر ہنسا جیسے بہت لطف اندوز ہوا وہ عماد کی بات پہ



عباد آپ سے ایک بات کرنی تھی مجھے۔ سوہا کشمش میں مبتلا ہوتی عباد سے بولی جو فریش ہو کر اب شاید سونے کی  
تیاری میں تھا

کرو میں سن رہا ہوں۔ عباد نے اپنی نظریں سوہا پہ مرکوز کیے کہا

## Posted On Kitab Nagri

معصومہ کو ایک لڑکا پسند آگیا ہے اور اُس لڑکے کے گھر والے یہاں آنا چاہتے ہیں۔ سوہانے گہری سانس بھر کر بتایا تو عباد نے ہنکارہ بھرا  
معصومہ نے خود یہ بات کہی تم سے؟ عباد نے پوچھا  
جی۔ سوہانے فوراً سے کہا  
نام کیا ہے؟

سرفراز بتا رہی تھی یونی میں ساتھ ہوتے ہیں۔ سوہانے بتایا  
میں پہلے اُس لڑکے کا سارا ڈیٹا نکلاؤں گا پھر دیکھتے ہیں اُن کو آنے کا کہنا ہے یا نہیں۔ عباد نے سنجیدگی سے کہا  
جیسا آپ کو مناسب لگے۔ سوہا مسکرا کر بولی  
عماد جانتا ہو گا اُس لڑکے کے بارے میں اُس سے کہوں گا سرفراز نامی لڑکے کا سارا بائیو ڈیٹا میرے سامنے  
کریں۔ عباد پر سوچ لہجے میں بولا  
عماد پہلے ہی اتنے ماہ سے لاہور ہے آپ کسی اور سے یہ کام کہے زویا پہلے ہی خفا ہے عماد دو ماہ سے گھر نہیں آیا تو۔  
سوہانے عباد کی بات سن اپنی رائے دی۔  
www.kitabnagri.com

مسئلہ ہو گیا تھا ورنہ جلدی آجاتا عماد واپس۔ عباد نے بتایا  
آپ اپنے سوز لگائے عماد کو رہنے دے۔ سوہا کے ایک بار پھر کہا



تم نے واقع ایک لڑکے کا پُرپوزل قبول کر لیا۔ عبیر حیرت سے معصومہ کو دیکھ رہی تھی جو مزے سے اُس کو  
بتا رہی تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

اور نہیں تو کیا۔ معصومہ گود میں کشن رکھ کر بولی

بھائی کے سامنے ایسی بات کر رہی ہیں آپ تھوڑا تو خیال کریں۔ حماد کچھ روعب سے بولا تو معصومہ نے دانت پیسے

اللہ نے ایک بھائی دیا وہ بھی کمینہ۔ معصومہ کی بات پہ حماد کا منہ کھل گیا

ناٹ فیئر۔ حماد نے منہ بسورتے کہا

تو تم چھوٹے ہو تو چھوٹے بن کر رہو نہ۔ معصومہ نے آرام سے کہا

لڑکا جانے کیسا ہو۔ عبیر نے معصومہ کو دھیان اپنی طرف کروایا۔

اچھا ہے ہمیشہ سے مجھ سے دب کر رہے گا۔ معصومہ نے پر جوش آواز میں بتایا

دب کر رہے گا تبھی تم نے ہاں کی؟ عبیر بے یقین ہوئی

ہاں اور نہیں تو کیا۔ معصومہ بال جھٹک کر ایک اداسے کہا تو عبیر نے تاسف سے سر کو جنبش دی



میرا ایک بزنس پارٹنر ہے احتشام وہ اپنی بیٹی کی شادی تم سے کروانا چاہتا ہے ایک دفع اُس سے مل لینا۔ رات کے

www.kitabnagri.com

کھانے کا وقت تھا جب جنید نے سرفراز سے کہا

میں شادی اپنی پسند کی کروں گا۔ تبریز نے سکون سے جواب دیا

تمہاری پسند احتشام کی بیٹی سے اچھی نہیں ہوگی اس لیے میری مانوں اپنی انا کو بیچ میں مت گھسیٹو اور شائلہ سے

ملو۔ جنید نے ایک مرتبہ پھر کہا

## Posted On Kitab Nagri

میں کچھ دنوں تک آپ کو بتادوں گا پھر آپ اُن کے یہاں میرا رشتہ لیکر جائیے گا۔ تبریز جنید کی بات نظر انداز کر کے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا مناہل سے بولا جو اُس کی بات پہ حیران ہوتی پھر خوشدلی سے سر کو جنبش دینے لگی۔

کون لڑکی پسند کی ہے؟ جنید نے سختی سے پوچھا

میرے لیے لڑکی تو اللہ نے پسند کی ہے آپ بس ملانے کا وسیلہ بنے گے۔ تبریز جلانے والی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بول کر اُٹھ گیا۔

تم کہیں نہیں جاؤں گی رشتہ لینے۔ جنید نے مناہل سے کہا اُن دونوں کو بات کرتا دیکھ کر فرشتے اندر کی طرف بڑھ گئی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

تبریز کہے گا تو میں جاؤں گی پہلی بار اُس نے کچھ مانگا ہے مجھ سے۔ مناہل کندھے اُچکا کر کہتی جنید کو آگ لگائی۔

ہیلو ایس پی برہان؟ تبریز اپنے کمرے میں آتا ایک نمبر ڈائل کرتا بولا

ایس پر آپ کون؟ دوسری طرف مثبت جواب دیا گیا۔

میں وہ جس کا نکاح آپ نے کروایا تھا ایک دن پہلے۔ تبریز نے دانت پیس کر کہا

او اچھا اچھا کیسے یاد کر لیا جی ہمیں۔ ایس پی اب گر مجوشی سے بولا

ایک کام تھا مسجد میں جب ہمارا نکاح ہوا تھا تو آپ نے اصل نکاح نامہ اپنے پاس رکھا تھا جب کے اُس کی کاپی

ہمیں دی تھی میں وجہ نہیں پوچھو گی بس یہ کہوں گا کے مجھے وہ نکاح نامہ چاہیے۔ تبریز سنجیدگی سے بولا

کاپی ہم نے اس لیے دی کیونکہ آپ تو پہلے سے شادی شدہ تھے تو یقیناً اصل نکاح نامہ آپ کے پاس موجود ہو گا

تبھی سوچا دوسرا کیا کرے گے تو ہم نے اصل اپنے پاس رکھ لیا اور کاپی آپ کو پکڑا دی۔ ایس پی کی بات پہ تبریز

نے دانت پیس کر موبائل اسکرین کو گھورا

مجھے کچھ نہیں جاننا بس نکاح نامہ چاہیے۔ تبریز بالوں میں ہاتھ پھیرتا با مشکل اپنے لہجے کو نارمل کرتا بولا

اُس کے لیے تو آپ کو تھانے آنے ہو گا۔ ایس پی نے آرام سے کہا

## Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے میں کل آجاؤں گا اور آپ بنا کوئی بہانا کیے مجھے وہ دے گے۔ تبریز اپنی بات کہتا کال کٹ کر گیا۔



معصومہ آج سرفراز کے ساتھ مال آئی تھی اپنے لیے انگھوٹی پسند کرنے کے لیے جب سرفراز نے اُس کو مخاطب کیا۔

تمہارے فادر نے انکار کر دیا تو؟

تمہیں بار بار ایسا کیوں لگ رہا ہے کیا تم میں کوئی فالٹ ہے یا کریکٹر میں مسئلہ۔ معصومہ جیولری شاپ پہ رنگز دیکھتی مصروف لہجے میں بولی اُس کے جواب پہ سرفراز بس اُس کو دیکھتا رہ گیا جو بات کرنے وقت شاید سوچتی نہیں تھی۔

ایسی کوئی بات نہیں۔ سرفراز نے کہا

پھر ٹینشن ناٹ۔ معصومہ ایک ہاتھ میں رنگ پکڑتی سکون سے بولی

دودن ہو گئے ہیں ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا فکر تو ہو گی نہ۔ سرفراز نے وجہ بتائی

ڈونٹ وری آج جواب مل جائے گا پر ایک دن بعد آجانا اپنے گھر والوں کے ساتھ۔ معصومہ کا اعتماد قابل دید تھا ہو پ سو۔ سرفراز نے کہا

اچھا یہ دیکھو خوبصورت رنگ ہیں نہ۔ معصومہ اپنے ہاتھ کی انگلی میں رنگ پہنتی اشتیاق سے پوچھنے لگی۔

ہاں بہت۔ سرفراز ستائش بھرے لہجے میں بولا

اوکے تو پھر اس کو ڈن کرتے ہیں۔ معصومہ نے کہا تو سرفراز نے اثبات میں سر ہلایا۔

کچھ کھانا پسند کروں گی۔ جیولری شاپ سے باہر نکلنے کے بعد سرفراز اُس سے بولا

## Posted On Kitab Nagri

ہاں کسی اچھے ریٹورنٹ میں چلو۔ معصومہ نے جواب دیا کیونکہ اُس کو واقع بھوک لگی تھی۔



میں نے ٹکٹ کنفرم کروانے کا کہا تھا اُس کا کیا بنا؟ عماد فائل لڑکے کی طرف بڑھا کر سنجیدگی سے بولا جو اُس کے ساتھ رہتا تھا کیونکہ وہ عباد کا قابل اعتبار ملازم تھا۔

سرفلائیٹ نہیں کوئی مسلسل تین دنوں سے بارش تھی تبھی آپ کو دو تین دن ویٹ کرنا ہو گا۔ لڑکے کی بات سن کر عماد نے اپنی کنپٹی کو دو انگلیوں سے مسلا وہ اب جلد از جلد اپنے گھر جانا چاہتا تھا جانے کیوں اُس کو کچھ دنوں سے بے چینی ہو رہی تھی۔

بائے روڈ جانا پڑے گا۔ عماد کی بات پہ لڑکا جس کا نام اصغر تھا وہ چونکا پھر بولا سارے راستے بلاک کیے گئے ہیں سر۔ عماد اُس کی بات سن کر گہری سانس بھر کر رہ گیا۔ ٹھیک ہے تو جاؤ۔ عماد نے اُس کو جانے کا اشارہ کر کے خود سیل فون کی طرف متوجہ ہوا ہیلو حماد۔ عماد نے سوہا کے فون پہ کال کی جانتا تھا اس وقت حماد کے پاس اُس کا فون ہو گا اور حماد عماد کو کسی ماہر رپورٹر سے کم نہیں لگتا تھا۔

www.kitabnagri.com

عماد برو آپ تو لاہوری ہو گئے ہیں۔ حماد نے چھوٹے ہوئے ہی شکوہ کیا

کیا بتاؤ بس اب ایک دو دن تک آ جاؤں گا۔ عماد نے بتایا

اچھا جلدی کریں آپ کے لیے ایک سرپرانز ہے۔ حماد نے پراسرالہجے میں کہا تو عماد یکدم سیدھا ہوا۔

سرپرانز کونسا سرپرانز۔ عماد نے جھٹ سے پوچھا

اگر بتا دیا تو سرپرانز کیسا اس لیے آپ جلدی سے فلائی کر کے آجائے۔ حماد نے سکون سے عماد کو بے سکون کیا



## Posted On Kitab Nagri

اچھا بس یہ بتا دو سر پرانز ہے کس کے مطلق؟ عماد نے گہری سانس خارج کر کے پوچھا  
یہ بھی ایک راز ہے جو وقت پہ کھلے گا۔ حماد کی بات سن کر عماد کا دل کیا فون میں گھس کر حماد کا گلا دبا دے



کیا بات ہے پریشان ہیں کسی بات پہ؟ سوہانے عباد کو خاموش بیٹھا دیکھا تو استفسار کیا  
نہیں پریشان نہیں تم معصومہ سے کہنا وہ سرفراز سے کہے اپنے گھر والے لانے کے لیے۔ عباد نے سنجیدگی سے  
کہا

کیا مطلب وہ قابل ہے ہماری معصومہ کے۔ سوہا حیران ہوئی  
پتا نہیں مجھے تو اُس کے خلاف کوئی بات نہیں ملی اگر کوئی بُرائی نہیں تو اچھا ہے رشتہ قبول کرتے ہیں معصومہ کی  
بھی خوشی شامل ہے۔ عباد نے کہا

اگر ایسی بات ہے تو آپ پریشان مطلب خاموش کیوں ہیں۔ سوہانے جاننا چاہا  
کیونکہ میں نے ہمیشہ عماد کو معصومہ کے لیے سوچا تھا مجھے لگا تھا ایسے معصومہ ہماری نظروں کے سامنے رہے گی  
اور غیروں کا کیا بھروسہ۔ عباد نے وجہ بتائی۔

ایسی باتیں مت سوچے یہ تو قدرت کے فیصلے ہیں ہم یا آپ کیا کر سکتے ہیں دوسری بات کے کبھی کبھی اپنوں سے  
زیادہ غیر کام آجاتے ہیں۔ سوہانے اُس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر پرسکون کرنا چاہا

بات تو تمہاری سہی ہے پر باپ ہوں نہ تو بس معصومہ کے لیے فکر مندی ہو رہی ہے کل کی بات ہے وہ پیدا ہوئی  
تھی اور آج دیکھو ہم اُس کی شادی کرنے کا سوچ رہے ہیں وقت کتنی تیزی سے گزر رہا ہے نہ۔ عباد آبدیدہ ہو گیا  
تھا پر ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

بیٹیاں جلدی بڑی ہو جاتی ہیں اللہ بس ہماری بچی کے نصیب اچھے کریں۔ سوہا مسکرا کر بولی  
آمین۔ عباد نے صدق دل سے کہا



کہا تھا نہ اچھا جواب ملے گا۔ معصومہ نے مسکرا کر سرفراز سے کہا وہ چاروں اس وقت یونی کیفٹیریا میں تھے  
معصومہ نے جیسے ہی اُن کو اطلاع دی کلثوم اور اجوہ نے ٹریٹ مانگی تھی۔

یہ تو اچھا ہو گیا پھر میں کل اپنی فیملی سمیت آؤں گا۔ سرفراز نے اُس کی بات کے جواب میں کہا  
تمہاری مرضی اب۔ معصومہ نے آرام سے کہا

آج تم چاروں نے کلاس نہیں لی۔ فیصل وہاں آتا ڈائریکٹ معصومہ سے مخاطب ہوا  
پہلے تم منہ میٹھا کرو۔ اجوہ اپنی جگہ اُٹھتی چاکلیٹ بڑھا کر بولی تو فیصل نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔  
کس خوشی میں؟ فیصل نے جاننا چاہا

معصومہ اور سرفراز کا رشتہ پکا ہونے والا ہے اُس خوشی میں۔ اجوہ کی بات فیصل پہ کسی ہم کی طرح گری تھی وہ  
حیرت سے گنگ معصومہ کو دیکھنے لگا جو لا تعلق سی چاٹ کھانے میں مصروف تھی  
کیا واقع؟ فیصل کو لگا اُس کو سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

ہاں نہ۔ معصومہ نے سر اٹھا کر جواب دیا

عماد کو پتا ہے یہ بات؟ فیصل کے سوال پہ معصومہ خاموش سی ہو گئی کیونکہ ایک ماہ سے زیادہ وقت ہو گیا تھا پر اُس  
نے عماد کو کوئی کال یا میسج نہیں کیا تھا پہلے وہ سوچا کرتی تھی اگر کبھی اُس نے کسی کو پسند کیا تو وہ سب سے پہلے عماد

## Posted On Kitab Nagri

سے شیر کرے گی پر اس بار جب ایسا کچھ ہوا تو اُس نے عماد سے بات نہیں کی تھی دوسری طرف سرفراز عماد کا نام سنا تھا بے زارگی سے فیصل کو دیکھا

اُس کو نہ بھی پتا ہوا تو کیا ہو گیا وہ کون ہوتا ہے۔ سرفراز ناگواری سے بولا اُس کا عماد کے بارے میں ایسے بات کرنا معصومہ کو ایک آنکھ نہ بھایا۔

وہ میرا فرسٹ کزن پلس بیسٹ فرینڈ ہیں اُس کو بات پتا ہونی چاہیے تھی پر میں نے ابھی تک نہیں بتایا پر گھر جا کر سب سے پہلے یہ کام کروں گی۔ معصومہ اپنے لفظوں پہ زور دیتی آرام سے عماد کی اہمیت باور کروا گئی تھی اُس کی بات سن کر فیصل کیفٹیریا سے نکل گیا تھا۔

باہر آکر فیصل نے عماد کو کال کرنی چاہیے پر بار بار اُس کا نمبر بند جان کر فیصل نے پریشانی سے بالوں میں ہاتھ ڈالا۔ دیر مت کرنا عماد ورنہ تمہاری خاموش محبت کسی اور کی ہو جائے گی۔ موبائل پہ عماد کا نمبر دیکھ کر فیصل تصور میں اُس سے مخاطب ہوا



معصومہ نے گھر آکر سوہا کو سرفراز کی فیملی کے آنے کا بتا دیا تھا اُس نے عماد سے بات کرنی چاہی پر بات نہ ہو سکی تو اُس نے ارادہ ملتوی کر لیا معصومہ کے رشتے کی بات پہ زویا کو عجیب سی خوشی محسوس ہو رہی تھی جو سب کو حیران کر رہی تھی ہر وقت اب اُس کا مسکرانا سب کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

آپ معصومہ سے اتنا پیار تو نہیں کرتی جو میں یہ سوچو آپ اُس کی خوشی میں خوش ہیں تو پھر کیا وجہ ہے آپ کیوں اتنا خوش ہیں معصومہ کے رشتے سے۔ عبیر سے رہا نہیں گیا تو پوچھ لیا

## Posted On Kitab Nagri

ایسی بھی کوئی بات نہیں میرا موڈ ویسے ہی بہت فریش ہے کیونکہ۔ عائشہ نے اپنی بیٹی خوشبو کا رشتہ عماد کے لیے دیا ہے اور بیٹا کا رشتہ تمہارے لیے معصومہ کی رسم ہو جائے تو میں اُس کو تاریخ دوں گی۔ زویا آرام سے عبیر کے سر پہ بم گرا کر چلی گئی۔

آپ کا نکاح تبریز جنید کے ساتھ طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟

کچھ دنوں پہلے کا گزرا واقع آنکھوں کے سامنے لہرایا تو عبیر نے بے اختیار جھرجھری لی



معصومہ اپنے کمرے میں کھڑی تیار ہو رہی تھی سرفراز اپنی فیملی کے ساتھ آنے والا تھا اس لیے وہ جلدی سے تیار ہونا چاہتی تھی۔

عبیر خاموشی سے اُس کی جانب دیکھ رہی تھی جو وائٹ کلر کا فراق پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی چہرے پہ مسکراہٹ برقرار تھی جو پہلی بار عبیر کو بُری لگی تھی کیونکہ اُس نے ہمیشہ معصومہ کو عماد کی دولہن بننے کا سوچا تھا اور وہ جانتی تھی عماد معصومہ کو پسند کرتا ہے پہلے وہ سمجھی تھی معصومہ بھی کرتی ہوگی پر اُس کا خیال غلط ثابت ہوا تم سرفراز سے پیار کرتی ہو؟ عبیر نے اچانک سے پوچھا معصومہ جو آے لائسنر لگانے والی تھی چونک کر عبیر کو دیکھنے لگی۔

پیار تو میں فلحال اپنے گھر والوں سے کرتی ہوں۔ معصومہ نے بتایا

تو پھر آج خوش کیوں ہو اتنی۔ عبیر نے جاننا چاہا

## Posted On Kitab Nagri

کیونکہ فائنلی میری شادی ہوگی اور میری جان پڑھائی سے چھوٹے گی۔ معصومہ کے جواب پہ عبیر کامنہ حیرت کی زیادتی سے گھلا کا کھلا رہ گیا

کیا مطلب تم شادی پڑھائی کی وجہ سے کر رہی ہو تاکہ اُس سے جان چھوٹے۔ عبیر بے یقینی سے اُس کو دیکھتی بولی اور نہیں تو کیا ورنہ مجھے کونسا کسی پاگل کیڑے نے کاٹا ہے جو سکون بھری زندگی ختم کروں یا اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر دوسرے آنگن کا خوبصورت پھول بنو بس یہ جو پڑھائی ہے سچی جان نکلتی ہے میری۔ معصومہ سکون سے کہتی اپنے ڈریس سے میچ ڈوپٹہ اوڑھنے لگی۔

معصومہ تیار ہوگئی ہو تو نیچے آجاؤ۔ سوہا اُس کے کمرے میں آتی بولی جی تیار تو ہوگئی ہوں آپ بتائے لگ کسی رہی ہوں۔ معصومہ مسکرا کر پوچھنے لگی ماشا اللہ بہت پیاری۔ سوہا اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیتی بولی چلیں پھر۔ معصومہ نے کہا تو سوہانے سر کو جنبش دی

آپ جم و م نہیں جاتے کیا۔ حماد سرفراز کے ساتھ بیٹھتا سرگوشی میں بولا سرفراز نے کوفت سے حماد کو دیکھا جس نے مسلسل اُس کا دماغ خراب کر دیا تھا سوال پوچھتے پوچھتے۔

جاتا ہوں۔ سرفراز نے زبردستی مسکراہٹ سجا کر کہا

اچھا لگ تو نہیں رہا۔ حماد اُس کے بازوؤں کو دیکھتا منہ بنا کر بولا وہ جو پہلے بہت پر جوش تھا اپنی آپ کی پسند دیکھنے کے لیے پر جب سرفراز کو دیکھا تو اُس کا سارا جوش جاگ کی مانند بیٹھ گیا تھا کیونکہ اُس کو سرفراز کچھ خاص پسند نہیں آتا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم۔ معصومہ سوہا اور عبیر کے درمیان آتی سلام کرنے لگی تو سب کی نظر اُس پہ ٹھہر گئی۔  
وعلیکم اسلام ماشا اللہ آپ کی بیٹی تو بہت پیاری ہے۔ سرفراز کی ماں مسکرا کر سوہا سے بولی جس نے سر ہلانے پہ  
اکتفا کیا پھر سرفراز کی ماں نے اُس کو اپنے اور سرفراز کے بیچ بیٹھا دوسری طرف عباد اور عمار سرفراز کے والد  
سے بات کرنے میں مصروف تھے

پھر انگلیجمنٹ کی تاریخ کب رکھے۔ سرفراز کی ماں حمیرا بیگم اُن سب سے بولی  
انگلیجمنٹ نہیں ہم ڈائریکٹ نکاح کی رسم کرے گے کیونکہ وہ مضبوط رشتہ ہے۔ عباد نے سنجیدگی سے بھرپور لہجے  
میں کہا تو سب اُس کی بات سے متفق ہوئے  
آپ کی بات تو سہی ہے پر میں یہ انگھوٹی لائی تھی اگر آپ کی اجازت ہو تو سرفراز معصومہ کو پہنائے پھر ہم  
ڈائریکٹ نکاح کی تاریخ طے کرتے ہیں۔ حمیرا بیگم اپنے پرس سے انگھوٹی نکال کر بولی جو معصومہ نے خود اپنے  
لیے پسند کی تھی جو سرفراز نے اپنے پاس رکھ لی تھی۔

جی ہمیں کیا اعتراض ہو گا۔ سوہانے عباد کے چہرے پہ نافہم تاثرات دیکھے تو خود ہی کہہ دیا جب کی زویا کی  
ایکسرے کرتی نظریں سرفراز پہ تھی وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی ایسا کیا دیکھ لیا معصومہ میڈم نے جو اس  
لڑکے کو شادی کے لیے ہاں کہہ دی۔

شکریہ سرفراز یہ لو۔ حمیرا بیگم سرفراز کے ہاتھ میں انگھوٹی پکڑاتی بولی جس کو اُس نے خوش اسلوبی سے تھام لیا  
ساتھ میں معصومہ کا ہاتھ بھی جس پہ حماد نے تکیہی نظروں سے اُس کو گھورا اُس کا تو بس نہیں چل رہا تھا سرفراز  
کو نظروں ہی نظروں میں بھسم کر دیتا

## Posted On Kitab Nagri

کیا ہو رہا ہے یہاں؟ اچانک تیز ابھرتی آواز پہ سب نے چونک کر ڈرامینگ روم کے داخلی دروازے کی طرف دیکھا جہاں عماد سپاٹ تاثرات سجائے ہاتھ میں بیگ پکڑے کھڑا تھا اُس کی تیکھی نظریں سرفراز کے ہاتھ میں موجود معصومہ کے ہاتھ پہ تھی جس کو دیکھ کر اُس نے زور سے ہاتھ کی مٹھیوں کو بھینچا۔

عماد کو اتنے ماہ بعد دیکھ کر زویا جلدی سے اُٹھ کر اُس کے پاس ڈوری معصومہ نے عماد کو مسکراہٹ پاس کی پر جواب میں عماد نے سرد نظروں سے اُس کو دیکھا جس سے معصومہ کی مسکراہٹ سمٹ سی گئی عبیر نے اپنے بھائی کو دیکھ کر گہری سانس خارج کی۔

حماد غور سے عماد کو دیکھنے لگا جو بلیک شرٹ کے ساتھ بلیک ہی جینز پیٹ میں ملبوس تھا بالوں کو جیل سے سیٹ کیا گیا تھا آنکھوں پہ نظر کا چشمہ لگائے وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا پر اس وقت جانے کیوں حماد کو کچھ زیادہ ہی پیارا لگا تھا منگنی ہے آپ کی۔ حماد منہ بسور کر بولا عماد کو لگا جیسے گھر کی پوری چھت اُس پہ آگری ہو وہ بے یقین نظروں سے سب کو دیکھنے لگا۔

کس سے پوچھ کر۔ عماد ناگواری سے بولا اُس کی بات پہ سب نے تعجب سے عماد کو دیکھا

عباد اُس کا باپ ہے اُس کی اجازت سے اور تم کمرے میں چلو تھک گئے ہو گے۔ زویا اُس کے بازو پہ ہاتھ رکھتی بتانے لگی

میرے خیال سے میں بھی اس گھر کا فرد ہوں کسی نے رائے کرنا تو دور بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ عماد کے لہجے میں گہرا دکھ بول رہا تھا جس سے عباد کو کچھ شرمندگی ہوئی تھی

# Posted On Kitab Nagri

ایسی بات نہیں بس سب اچانک طے ہو پایا معصومہ نے اپنی پسند بتائی تو۔ سوہانے وضاحت دیتے کہا تو عماد نے خون آشام نظروں سے معصومہ کو دیکھا جس کی نظر سرفراز کے ہاتھ میں موجود انگھوٹی پہ تھی۔

تو صدمے میں کیوں ہو پہناؤ یا ایسا کرو میں پہنا دیتا ہوں۔ عماد اچانک لہجہ بدلتا سر فراز کے پاس آتا بولا جو اچانک عماد کی آمد پہ بے یقین سا تھا جب اُس کے ہاتھ سے عماد نے انگھوٹی چھینی تو وہ ہوش میں آیا پر جب عماد نے بنا ایک سیکنڈ کی تاخیر کیے خود معصومہ کو انگھوٹی پہنائی تو اُس کی صدمے والی کیفیت ہو گئی پر کسی نے عماد کی حرکت کا نوٹس نہیں لیا تھا۔

کانگریس نہیں بولوں گے مجھے؟ عماد تیکھی نظروں سے سرفراز کو دیکھتا آہستہ آواز میں بولا  
منگنی میری ہے۔ سرفراز نے باور کروانا چاہا  
اچھا۔ عماد اتنا کہتا دل کھول کر ہنسا

بڑی انوکھی تھی خیر میں تھک گیا ہوں اب آرام کروں گاناٹیس ٹومیٹ یو۔۔۔۔۔ ناٹ۔ عماد سرفراز کا گال  
تھپتھا کر بچوں کی طرح پچکا کر بولا پر آخر میں اُس کا لہجہ عجیب ہو گیا تھا جس سے سرفراز بس ضبط کرتا رہ گیا عماد  
ایک نظر معصوم پہ ڈالتا ڈرامینگ روم سے نکل گیا۔

www.kitabnaghi.com

عماد کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ سرفراز نے دوبارہ سب کو باتوں میں لگن دیکھا تو معصومہ سے کہا کیا کر دیا اُس نے۔ معصومہ اپنی تصویریں بناتی بولی

کچھ نہیں کیا۔ سرفراز جل بھن کے بولا تو معصومہ کندھے اُچکاتی دوبارہ تصویریں بنانے لگی۔

تو نکاح کب کریں۔ حمیرا بیگم نے پوچھا تو سوہانہ سوالیہ نظروں سے عباد کو دیکھا جس نے اشارے سے خود بات کرنے کا کہا

## Posted On Kitab Nagri

اس مہینے کی آخری تاریخ کو پر رخصتی معصومہ کی پڑھائی کے بعد ہوگی۔ سوہانے کہا تو سب خوش ہوئے۔



آپ اس نکاح نامے کا کیا کرے گے؟

اچار ڈالوں گا۔ ایس پی کی بات سن کر تبریز تپ کے بولا

مذاق اچھا کر لیتے ہیں۔ ایس پی دلچسپ نظروں سے تبریز کو دیکھتے بولا جس کی رنگت سرخ ہوتی جا رہی تھی ساتھ

میں وہ بار بار اپنے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے مسل رہا تھا

اور آپ زچ اچھا کر لیتے ہیں۔ تبریز دو بد بولا

کیا کریں ہمارا پیشہ ہی کچھ ایسا ہے آپ یہ بتائے ہاتھوں کو کیوں ایسے مسل رہے ہیں۔ ایس پی ہنس کر بولا

کیونکہ ہفتے میں ایک دو لوگ میرے ہاتھوں پیٹتے ضرور ہیں پر اب ایک ماہ سے مجھے ایسا موقع نہیں مل رہا تبھی

ہاتھوں میں کھجلی ہو رہی ہے۔ تبریز کے جواب پہ ایس پی جلال میں آیا

تم تھانے میں بیٹھ کر پولیس والے کو دھمکی دے رہو

نہ میں بھلا ایسا کیوں کرنے لگا ویسے بھی آپ جیسے پیشے میں ہیں آپ کے تو ہزاروں دشمن ہو گے کب کہاں کوئی

وار کرے کسی کو کیا پتا۔ تبریز کندھے اچکا کر لا پرواہی سے بولا تو ایس پی نے ٹیبل کا دراز کھولا

یہ پکڑو اپنی امانت۔ ایس پی نکاح نامہ اُس کی طرف بڑھا کر بولا

خوا مخواہ میرا وقت ضائع کر دیا تبریز نکاح نامہ پکڑتا بولا تو ایس پی اُس کو دیکھتا رہ گیا جو اُس کو لائیو ویڈیو دیکھا رہا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

عماد اپنے بیگ سے کپڑے نکال کر وارڈروب سیٹ کر رہا تھا جب اُس کے سیل فون پہ فیصل کی کال آنے لگی جس کو عماد نے ریسیو کر لیا

ہیلو عماد تمہیں ایک بات بتانی تھی۔ دوسری طرف فیصل بے چینی سے بولا  
اگر میں غلط نہیں تو یہی کے معصومہ کی منگنی سرفرا کے ساتھ۔ عماد سکون سے بولا  
تمہیں پتا ہے یہ بات پھر بھی اتنے سکون میں ہو۔ فیصل کو جیسے یقین نہیں آیا

کیوں مجھے کیا ڈپریشن میں ہونا چاہیے تھا۔ عماد سر جھٹک کر بولا  
عماد میرے ساتھ ڈرامے نہ کرو۔ فیصل نے وارن کیا

میں کیوں کرنے لگا ڈرامے کزن ہے وہ میری مجھے تو خوشی ہوئی ہے۔ عماد کی بات سن کر فیصل کو اُس کے دماغی  
حالت پہ شک گزرا ایک دو بات اور کرنے کے بعد اُس نے کال بند کر دی کال بند ہونے کے بعد عماد سنجیدگی سے  
آج کے واقعے کے بارے میں سوچنے لگا۔

معصومہ سرفراز ویری نامعقول۔ عماد بے زارگی سے بولا  
معصومہ عماد ساؤنڈ از کول۔ عماد اپنی بات کے آخر میں عجیب انداز میں مسکرایا  
www.kitabnagri.com

کیا سوچ رہے ہو۔ زویا نے عمار کو سوچو میں گم دیکھا تو پوچھا  
عماد کے ری ایکشن کے بارے میں۔ عمار نے بتایا  
کوئسے ری ایکشن کے بارے میں؟ زویا نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔



## Posted On Kitab Nagri

وہی جو اُس نے معصومہ کے رشتے کی بات سن کر دیا کیا کبھی تم سے عماد نے کہا وہ معصومہ کو پسند کرتا ہے؟ عمار نے بات کرتے کرتے اُس سے پوچھا

نہیں کیونکہ ایسی کوئی بات نہیں کہاں میرا بیٹا عماد اور کہاں معصومہ۔ زویا بے زاری سے بولی تو عمار افسوس کرتی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا

کیا بُرائی ہے معصومہ میں۔

بُرائی نہیں اگر تو ایسی بھی کوئی بات نہیں اُس میں جو میرا بیٹا اُس کو پسند کرے معصومہ جیسی دس لڑکیاں بھی عماد کا مقابلہ نہیں کر سکتی نہ ذہانت میں اور نہ خوبصورتی میں۔ زویا مغرور لہجے میں بولی

تم سے بات کرنا مطلب خود کو ذہنی ڈپریشن میں مبتلا کرنا ہے۔ عمار سنجیدگی سے کہتا کمرے سے باہر نکل گیا پیچھے زویا نے اُس کی پشت کو گھور کر دیکھا



کیا ااا تم دونوں کی منگنی ہو گئی اور مجھے انوائٹ تک نہیں کیا ابھی تو بس رشتہ پکا ہونے کی بات ہونی تھی تو یہ منگنی کا کیا چکر۔ سرفراز نے جیسے ہی اجوہ کو کال کر کے بتایا اجوہ چیختی بولی

آہستہ بولو اور خاک منگنی ہوئی اُس کی تاریخ طے ہونی تھی پر معصومہ کے فادر نے ڈائری نکاح کی بات کہی تو موم نے رسم آج کر دی انگھوٹی پہنانے کی۔ سرفراز کوفت سے بولا

یہ تو اچھی بات ہے

کیا اچھی بات ہے تمہیں پتا ہے عماد نے کتنی چلا کی سے معصومہ کو انگھوٹی پہنائی اگر نکاح کے دن بھی ایسے میرے ہاتھ سے پین چھین کر خود سائن کر دے تو۔ سرفراز تیز آواز میں بولا

## Posted On Kitab Nagri

ایسا نہیں ہو گا۔ اجوہ نے سمجھنا چاہا

ایسا ہونا چاہیے بھی نہیں۔ سرفراز دو ٹوک لہجے میں بولا

معصومہ کیا کہتی ہے۔ اجوہ نے جاننا چاہا

اُس نے تو کچھ نہیں کہا

تو بس تم بھی زیادہ مت سوچو ہو سکتا ہے تم زیادہ فیل کر رہے ہو اور حقیقت کچھ اور ہو۔ اجوہ نے سنجیدگی سے کہا تو سرفراز کو بھی اُس کی بات درست لگی۔



معصومہ کچن میں آئی تو عماد کو پہلے کچن میں موجود پایا جو سنجیدگی سے شاید اپنے لیے کافی بنا رہا تھا۔ اس طرح گال بھلاتے ہوئے بچپن والے گولوں مولوں لگ رہے ہو۔ معصومہ اُس کو دیکھتی مزاحیہ لہجے میں بولی پر عماد نے کوئی جواب نہیں دیا۔

یہ دیکھو انگھوٹی کسی ہے میں نے خود پسند کی تھی مال سے سرفراز کے ساتھ جا کر۔ معصومہ اپنا ہاتھ عماد کے سامنے لہرا کر بولی عماد پہلے تو سنجیدہ نظروں سے اُس کو دیکھتا رہا پھر اچانک سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر انگلی سے انگھوٹی نکال چو لہے سے ساس پین ہٹا کر انگھوٹی چو لہے کی نظر کر دی۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ معصومہ کو احتجاج کرنے کا موقع تک نہیں ملا مگر جب اُس نے اپنی انگھوٹی کو چو لہے پہ دیکھا تو صدمے میں آگئی

یہ کیا کر دیا جاہل انسان؟ معصومہ ہوش میں آتی چیخی اپنا ہاتھ چو لہے پہ ڈال کر انگھوٹی نکالنی چاہی پر عماد نے سختی سے اُس کا ہاتھ دبوچ لیا

تم نے پوچھا کسی لگی مجھے اچھی نہیں لگی۔ عماد کندھے اُچکا کر سکون بھرے لہجے میں بولا

## Posted On Kitab Nagri

تو پاگل انسان ایسا بھی کیوں کیا۔ معصومہ اُس کے بازوؤں پہ مکے برساتی بولی  
ایک انگھوٹی کے لیے کیا رونا کیوں ڈال رہی ہوں میں اس سے زیادہ اچھی اور مہنگی خرید کے دے ڈالوں گا۔ عماد  
نے اُس کو جیسے لالچ دی

یہ میری انگلیجمنٹ رنگ تھی۔ معصومہ نے دانت پیس کر کہا

یس مائے ڈیر کزن وہ تھی اور جو میں دوں گا وہ ہمیشہ تمہارے پاس موجود ہوگی گاٹ اٹ۔ عماد سنجیدگی سے اُس  
کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

یہ کسی باتیں کر رہے ہو عماد تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا میں چچا جان سے تمہاری شکایت کروں گی آخر ایسا  
کیوں کیا؟ معصومہ نے اُس کو جاتا دیکھا تو جھنجھلا کر کہا اُس کی بات سن کر عماد پلٹ کر اُس کی طرف آیا  
بچی تو نہیں تم معصومہ ویسے بھی تمہارا بس نام معصومہ ہے تم خود معصوم نہیں تو کیا تم انجان ہو۔ عماد کی بات پہ  
معصومہ الجھن بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی اُس کو واقع عماد کی بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔

کیا مطلب؟ معصومہ نے پوچھا  
مطلب صاف ہے اگر دوبارہ اُس پولیوں کے مریض سے اکیلی کہی گئی تو دونوں کو آگ کی نظر کر دوں گا۔ عماد  
گھورتے ہوئے بولا

پولیوں کا مریض؟ معصومہ کی سوئی پولیوں کا مریض پہ اٹکی گئی تو عماد کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی  
ہاں نہ بے چارہ کتنا کمزور ہیں لگتا ہے بچپن میں پولیوں کے انجیکشن نہیں کروائے۔ عماد کی بات سن کر معصومہ کو  
آگ لگ گئی

## Posted On Kitab Nagri

شرم کرو کسی کا مذاق نہیں بناتے دوسری بات اتنا بھی وہ کمزور نہیں تمہاری طرح بلڈوزر جسمامت کا مالک نہیں تو کیا ہوا۔ معصومہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی

میں نے جو کہہ دیا اُس بات کو ذہین نشین کر لوں میں بار بار اپنی بات نہیں کہوں گا۔ عماد دوبارہ سنجیدہ ہو کر بولا  
پندرہ رادن بعد ہمارا نکاح ہے تم مجھ پہ روعب نہیں جما سکتے۔ معصومہ کی بات پہ عماد نے سرخ آنکھوں سے اُس کو دیکھا

دیکھتا ہوں کیسا ہوتا ہے یہ نکاح۔ عماد اپنی بات کہتا وہاں سے چلا گیا معصومہ اُس کا عجیب و غریب رویہ سوچتی  
فریج سے پانی کی بوتل نکالنے لگی ساتھ میں ایک دُکھ بھری نظر چو لہے پہ بھی ڈال لیتی



پندرہ رادن کم عرصہ نہیں۔ سوہانے پر سوچ لہجے میں عباد سے کہا  
یہ تو تمہیں کہنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔ عباد کی بات پہ سوہانے اُس کو گھورا  
زیادہ عرصہ ہے سارے کام ہو جائے گے میں تو بس یہ جاننا چاہتی تھی آپ کیا کہتے ہیں پر آپ کو تو بس موقع  
چاہیے مجھ بتانے سنانے کا۔ سوہانہ روٹھے پن سے گویا ہوئی۔

تم نے معصومہ سے پوچھا تھا اُس کو نکاح سے کوئی مسئلہ تو نہیں۔ عباد اُس کی بات نظر انداز کرتا بولا  
میں نے تو نہیں پوچھا معصومہ کو مسئلہ کیا ہو گا اُس کی خود کی پسند ہے سرفراز۔ سوہانے بتایا  
یہ تو ہے لیکن ایک بار پھر بھی پوچھ لینا کیا پتا وہ نکاح نہیں منگنی چاہتی ہو۔ عباد نے کہا تو اُس نے سر کو ہاں میں  
جنبش دی۔

## Posted On Kitab Nagri

دیکھتی ہوں کیسے ویلن کارول ادا کرتا ہے یہ عماد میں جان سے مار دوں گی اگر اُس نے کوئی گڑبڑ کی تو ہائے میری انگھوٹی۔ معصومہ اپنے کمرے میں ٹہلتی مسلسل خود سے تانے بانے جوڑ رہی تھی جب اُس کو اپنی انگھوٹی یاد آئی اور اب اُس کو عماد سے اچھے کی اُمید نہیں تھی عماد کا رویہ بدلا ہوا لگا تھا جس سے وہ سوچنے پہ مجبور ہو گئی تھی۔ ہو سکتا ہے مذاق کر رہا ہو میں نے اُس کو انفارم نہیں کیا اس وجہ سے۔ ایک خیال اچانک دماغ میں کوندا تو معصومہ چونک گئی۔

عماد سے بات کرتی ہوں سب کچھ کلیئر کر دیتی ہوں تاکہ وہ کوئی مسئلہ نہ کریں۔ معصومہ خود سے کہتی عماد کے کمرے کی طرف بڑھی۔

یس۔

عماد لیپ ٹاپ پہ اپنا اسائنمنٹ بنا رہا تھا جب دروازہ نوک ہونے پہ اُس نے بنا سر اٹھائے آنے کی اجازت دی۔

بات کرنی ہے تم سے۔ دروازے کو کھلا چھوڑ کر معصومہ نے عماد سے کہا میں بڑی ہوں۔ عماد لا پرواہی سے بولا اُس کا لپٹیٹیوڈ دیکھ کر معصومہ نے دانت پہ دانت جمائے۔

یہ آجکل تم کن ہواؤں میں بنا پروں کے؟ معصومہ نے میٹھا سا طنز یہ کیا

بات کرو پھر جاؤ میرا یونی کا بہت کام پینڈنگ پہ ہے۔ عماد اُس کی بات نظر انداز کرتا بولا

تم مجھ سے ناراض ہو؟ معصومہ نے پوچھا

نہیں۔ یکلفظی جواب

پھر ٹھیک سے بات کیوں نہیں کر رہے؟ دوسرا سوال



## Posted On Kitab Nagri

میراموڈ نہیں۔ عماد نے بتایا

اور آپ محترم کا یہ موڈ شریف کب سہی ہو گا۔ معصومہ اب تپ کے بولی  
جب آپ محترمہ اپنے سر سے نکاح کا بھوت سر سے اُتار لینگئی۔ عماد نے جھٹ سے کہا  
تمہیں میرے نکاح سے کیا مسئلہ ہے؟ معصومہ جھنجھلا کر بولی  
سرفراز تمہارے لائق نہیں۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟

لڑکی کو اُس لڑکے سے شادی کرنی چاہیے جو زندگی میں آگے چل کر اُس کو پروٹیکٹ کرے ناکہ پروٹیکٹ کرنے  
کے وقت اکیلا چھوڑ کر چلا جائے۔ عماد نے سنجیدگی سے کہا  
تمہیں کیوں لگتا ہے سرفراز مجھے پروٹیکٹ نہیں کر سکتا۔ معصومہ کے منہ سے بار بار سرفراز کا نام سن کر عماد نے  
اپنی پیشانی کو مسلہ

کیونکہ اُس کو خود کسی پروٹیکٹر کی ضرورت ہے۔

ایسا نہیں ہے دوسری بات یہ ہے میں معصومہ عباد ہوں اور معصومہ عباد خود کو پروٹیکٹ کر سکتی ہے۔ معصومہ  
اب کی سنجیدگی سے بولی

لڑکی خود کو کتنی ہی توپ چیز کیوں نہ سمجھ لیں پر زندگی میں ایسا موڑ آتا ہے جہاں اُس کو مرد کی ضرورت پڑتی ہے  
مضبوط مرد کی جو ہر حالات میں اُس کا ساتھ دے اُس کو پروٹیکٹ کرے تپتی دھوپ سے اُٹھا کر ٹھنڈک بخشنے  
والی جگہ پہ لیں جائے۔ عماد اپنی بات پہ زور دیتا بولا

## Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں پتا کچھ میں بس یہ کہنے آئی تھی میں شادی صرف اور صرف سرفراز سے کروں گی تم کیوں سین کریٹ مت کرنا۔ معصومہ اپنی بات کہتے جیسی ہی پلٹنے لگی ٹھاہ کی آواز سے حیرت سے دوبارہ عماد کی طرف دیکھا جس نے اپنا لپ ٹاپ زور سے زمین پہ پھینکا تھا جب کی عماد کی سپید جلد خون چھلکانے کی حد تک سرخ انار ہو گئی تھی۔ یہ ک

آؤٹ۔ معصومہ کچھ کہنے والی تھی جب عماد دھاڑ کر بولا معصومہ عماد کا ایسا روپ دیکھ کر ایک پل کے لیے خوفزدہ ہو گئی تھی۔

پر جب کہا جائے آؤٹ تو مطلب آؤٹ۔ عماد ایک جست میں بیڈ سے اترتا معصومہ کی کلائی سے پکڑ کر کمرے سے باہر نکال کر دروازہ زور سے بند کیا معصومہ حق دق سی بند دروازے کو دیکھنے لگی اُس کو یقین نہیں آ رہا تھا واقع عماد نے اُس کو کمرے سے باہر نکال دیا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

♥♥♥♥♥♥♥♥

محبتیں سیزن ٹو

تحریر رمشا حسین

Episode 27 Part 2

مر جاؤں گی اب پر تمہارے کمرے میں نہیں آؤں گی اور تم دوبارہ مجھ سے بات مت نہ کرنا کمینے گھٹیا انسان۔ معصومہ ہوش میں آتی چیخی اس لیے جو منہ میں آیا بولتی چلی گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

جاہل۔ معصومہ بڑبڑاتی جیسے ہی پلٹی زویا کو کھڑا پایا جو دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی معصومہ جو پہلے ہی تپتی ہوئی تھی زویا کو دیکھ کر مزید پارہ ہاے ہوا  
کی

زویا کچھ کہنے والی تھی پر اُس سے پہلے معصومہ بول پڑی  
آپ کا بیٹا آپ کی طرح ہے گھٹیا کسی کے جذبات کی پرواہ کیے بنا اپنی کرنے والا  
چٹاخ

معصومہ اپنے دل کی بھڑاس نکال کر جانے لگی جب زویا اُس کو بازوؤں سے پکڑتی زور سے اُس کے گال پہ تھپڑ  
دے مارا معصومہ اپنے گال پہ ہاتھ رکھتی بے یقین نظروں سے زویا کو دیکھنے لگی یہ اُس کی زندگی میں پڑنے والا  
پہلا تھپڑ تھا

خالہ۔

حماد نے جیسے ہی زویا کی حرکت دیکھی تیز آواز میں بلایا جس پہ زویا نے اُس کو گھورا  
اتنا آگے بڑھنے کی اجازت تو میں نے سوہا کو نہیں دی تو تم نے کیسے سوچ لیا میں تمہاری بکو اس برداشت کر لوں  
گی۔ زویا معصومہ کو دیکھتی غرائی معصومہ کی آنکھوں میں نفرت بھرے تاثرات اُبھرے زندگی میں پہلی بار  
معصومہ کو اپنے دل میں نفرت کا جذبہ پیدا ہوتا محسوس ہوا۔

آپ کا کوئی حق نہیں میری آپ پہ ہاتھ اٹھانے کا اللہ کی قسم اگر مجھے آپ کی عمر اور رشتے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں آپ  
کا ہاتھ بازوؤں سے الگ کر دیتا۔ حماد معصومہ کو اپنے ساتھ لگائے غصے سے بولا اس وقت کہی سے بھی وہ پندرہ سالہ  
سالہ کا حماد نہیں لگ رہا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

خاموش رہو تم۔ زویا نے جھڑکا  
کیا ہو رہا ہے۔ سوہاجو اپنی ڈیوٹی سے گھر واپس آ کر کمرے میں جانے والی تھی پر اُن تینوں کو دیکھ کر اُن کی طرف  
آئی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted On Kitab Nagri

آپو پہ ہاتھ اٹھایا آپ کی بہن نے۔ حماد کی بات پہ سوہا کی نظر معصومہ پہ پڑی جو جس کی نظریں نیچے زمین پہ تھی پر گال پہ انگلیوں کا نشان واضح تھا جس کو دیکھ کر سوہا کا دل مٹھی میں جکڑا۔

وجہ۔ سوہا زویا کو دیکھتی سپاٹ لہجے میں بولی

گھٹیا کہا تمہاری بیٹی نے مجھے۔ زویا نے گھورتے کہا

تو کیا غلط کہا آپ ہیں اسی لائق اور آپ کے بچے بھی اسی نقشے قدم پہ چلنے لگے ہیں موم عماد نے مجھے کمرے سے باہر نکالا میری کوئی غلطی نہیں تھی اور یہ آپ کی بہن بقول سب کے ہماری خالہ او چچی جان ہر وقت تانے دیتی رہتی ہیں۔ معصومہ زیادہ دیر تک خاموش نہیں رہی پائی۔

حماد معصومہ کو اپنے کمرے میں چھوڑ آؤ۔ سوہا سنجیدگی سے بولی تو معصومہ ایک شکوہ کرتی نظر سوہا پہ ڈال کر خود اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اُس کے پیچھے حماد بھی چلا گیا دونوں کے جانے کے بعد زویا سوہا کی سائیڈ سے گزر کر جانے لگی جب سوہا نے اُس کا ہاتھ پکڑا زویا نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

چٹاخ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سوہا نے زناٹے دار تھپڑ زویا کے گال پہ مارا

تمہاری ہمت مت

زویا ہوش میں آتی سوہا کو تھپڑ مارنے والی تھی جب سوہا نے بیچ میں روک لیا

خاموش زویا میں نے پہلے بھی کہا تھا مجھے جو تم کہتی تھی میں برداشت کر لیتی تھی پر اپنی اولاد پہ میں ایک حرف برداشت نہیں کروں گی آج اگر معصومہ نے ایسا لفظ تمہارے لیے استعمال کیا تو اُس کی وجہ تم خود ہو تمہارے دل میں اتنا بغض بھرا ہے جس کا اندازہ تمہیں خود نہیں سالوں سے اپنے اندر نفرت پالتی آرہی ہو پر یہ نفرت



## Posted On Kitab Nagri

اپنے تک محدود رکھو میرے بچوں سے دور رکھو بچپن سے لیکر آج تک تم معصومہ کو ٹاچر کرتی آئی ہو تمہیں کیا لگتا ہے میں انجان ہوں تو میں بتا دوں تمہارے ہر فعل سے میں واقف ہوں میں اگر خاموش ہوں تو مجھے خاموش رہنے دو ورنہ تمہارا یہ چہرہ تمہاری اولاد تک دیکھنا پسند نہیں کرے گی مجھے شرم آتی ہے کہ میں تمہاری بہن ہوں تم میری بہن ہو جو بس بُرا کرنا جانتی ہے جو ایک ذہنی مریضہ ہے جس کو دوسروں کو تکلیف دیتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے معصومہ نے جو کہا سہی کہا تم ہو گھٹیا تمہاری سوچ گھٹیا ہے آج سے نہیں بچپن سے۔ سوہا بولنے پہ آئی تو ساری کسر نکال دی زویا سن ہوتے دماغ کے ساتھ سوہا کا بچہرا ہوا چہرہ دیکھنے لگی۔

اور ہاں

سوہا جاتے جاتے پلٹی

جو انسان اپنے اندر نفرت پالتا ہے اُس سے کسی اور کا کچھ نہیں جاتا نقصان اپنا ہوتا ہے ویسے ہی تمہارا رویہ اب ہم پہ اثر انداز نہیں ہوتا وقت رہتے ہوئے سُدھر جاؤ ورنہ ایک ایسا وقت آئے گا جب بھرے مجموعے میں تمہارے ساتھ کوئی نہیں ہو گا تم تنہا ہو جاؤ گی تب تمہارے پاس سوائے پچھتاوے کے اور کچھ نہیں ہو گا اور یہ پچھتاوا بھی پھر کسی کام کا نہیں رہے گا۔ سوہا سنجیدگی سے کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی سوہا کی باتوں سے زویا کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا تھا



رات کے کھانے کا وقت ہوا تو معصومہ نیچے نہیں آئی تھی اور نہ حماد حماد جو اپنی حرکت پہ شرمندہ تھا وہ معصومہ سے بات کرنا چاہتا تھا پر اُس کو اپنے کمرے میں بند ہوتا جان کر پریشان ہو گیا تھا پر سوہا سے یا کسی اور سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی بالآخر اُس کی مشکل عباد نے آسان کر دی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

سوہا معصومہ اور حماد ڈنر نہیں کرے گے کیا؟

نہیں انہوں نے آج اپنے کمرے میں کرنا ہے۔ سوہا نے مختصر بتایا

کیوں۔ عماد کے منہ سے بے اختیار پھسلا

کیوں کا سوال نہیں بنتا معصومہ کا اپنا کمرہ ہے کوئی اُس کو نکال تو نہیں سکتا۔ سوہا نے میٹھا سا طنزیہ کیا جو عماد بخوبی

سمجھ گیا تھا کہ سوہا یہ بات جان گئی تھی جس سے اُس کی شرمندگی میں اضافہ ہوا تھا

یہ کیا بات ہوئی بیٹا جا کر اُن کو کہو یہاں آ کر سب کے ساتھ کھانا کھائے۔ حنان صاحب جو سربراہی کر سی پہ

براجمان تھے سوہا سے بولے

جی چچا جان۔ سوہا فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتی اٹھ کھڑی ہوئی عماد کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اٹھ کر حنان صاحب کا

منہ چوم لیتا

اسلام علیکم! کچھ منٹ بعد دونوں سوہا کے ہمراہ ڈائیننگ ہال میں داخل ہوئے پھر سب نے کھانا شروع کیا عماد کی

بے چین نظریں معصومہ پہ تھی جو فل اُس کو انگور کرنے میں لگی ہوئی تھی

میرا ہو گیا۔ معصومہ اتنا کہتی اٹھ کھڑی ہوئی تو عماد بھی اُس کے پیچھے گیا

معصومہ لسن۔ معصومہ اُس سے پہلے اپنے کمرے میں جاتی اُس سے پہلے عماد اُس کے راستے میں حائل ہوا۔

سامنے سے ہٹو۔ معصومہ نے گھور کر کہا

سوری۔ عماد نے سنجیدگی سے کہا

بھاڑ میں گیا تمہارا سوری اور تم۔ معصومہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہہ کر سائیڈ سے گزرنا چاہا

## Posted On Kitab Nagri

نخرا کیوں دیکھا رہی ہوں سوری کہا تو اب کر لوں ایکسیپٹ ایٹی ٹیوڈ دیکھنا ضروری ہے کیا۔ عماد کی بات پہ معصومہ کو مزید تاؤ آیا

نہیں قبول تمہارا سوری اور میری مرضی میں جو کچھ کروں تمہارا اُس سے کیا اگر اتنا بُرا لگ رہا ہے تو مت آؤ میرے سامنے۔ معصومہ نے دانت پیس کر کہا

مانا میرا رویہ روڈ ایکسپلینیشنز مجھے کوئی انٹر سٹ نہیں نہ ہی مجھے تمہارے رویے سے اب فرق پڑتا ہے تو تم بھی اپنا ٹائم ویسٹ مت کرو۔ عماد کی بات بیچ میں ٹوک کر معصومہ نے ہاتھ کھڑے کر کے کہا پھر ایک اچٹنی نظر اُس پہ ڈال کر چلی گئی پیچھے عماد نے زور سے دیوار پہ مکہ مارا دیوار کا تو کچھ نہیں گیا خوا مخواہ اُس کا اپنا ہاتھ ہل گیا تھا



دودن بعد!

دودن ہو گئے تھے معصومہ نے اپنے چہرے پہ عماد کے لیے نولفٹ کا بورڈ لگایا تھا یونی بھی وہ عمار کے ساتھ جاتی جس پہ عماد دانت کچکا کر رہ جاتا کیونکہ یونی میں بھی وہ اُس سے سے کوئی بات نہیں کرتی بلکہ سرفراز کے ساتھ بیٹھ کر اُس کا دل اور خون دونوں جلاتی تھی آج بھی کچھ ایسا ہی تھا عماد گراؤنڈ میں فیصل کے ساتھ کھڑا اُس کو کوئی ٹاپک سمجھا رہا تھا جب اُس کی نظر سرفراز کے ساتھ معصومہ پہ پڑی عین اُسی وقت سرفراز کی نظر عماد پہ پڑی تھی پھر اُس کو جانے کو نئے کپڑے نے کاٹا جو خود اپنی شامت بِلائی سرفراز ایک نظر عماد پہ ڈالی پھر اجوہ سے بات کرتی معصومہ کے کندھے پہ ہاتھ رکھا یہ منظر دیکھتے ہی عماد آگ بگولہ ہوتا اُن کی طرف جانے لگا۔

## Posted On Kitab Nagri

سرفراز اپنی لمٹ میں رہو۔ معصومہ نے اپنے کندھے پہ سرفراز کا ہاتھ محسوس کیا تھا اُس کا ہاتھ جھٹکتی دے دے لہجے میں غرائی اُس سے پہلے سرفراز ایکسکیز کر تا عماد کے پڑنے والے مگے نے اُس کا جڑا ہلا دیا تھا۔ واٹ نانسنس۔ سرفراز اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتا چیخا جب کی معصومہ اس اچانک ہوتی افتاد پہ بکہ بکہ کھڑی کبھی سرفراز کا پھٹا ہونٹ دیکھتی تو کبھی عماد کو جس ماتھے کی رگیں ابھر کر اُس کے غصے کا پتا بتا رہی تھی۔

نانسنس تک میں آیا کہاں ہوں ابھی۔ عماد چنگاڑ کر کہتا ایک اور مگہ اُس کے چہرے پہ مارا بہت اسٹوڈنٹس کا وہاں جم غفیر ہو گیا تھا جس سے بے نیاز عماد سرفراز کا خون پینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

عماد چھوڑو سرفراز کو۔ معصومہ ہوش میں آتی عماد سے بولی جواب میں عماد نے جن نظروں سے اُس کی طرف دیکھا معصومہ کے قدم پیچھے کی طرف بڑھے عماد کا دھیان بھٹکا دیکھ کر سرفراز نے اُس کے پیٹ پہ لات ماری معصومہ شاک سی حالت میں عماد کو دیکھے گئی جو خونخوار لہجے میں سرفراز کو دیکھ رہا تھا عماد دوبارہ سرفراز پہ حملا آوار ہوتا فیصل پنچ میں کھڑا ہو گیا

بس میرے بھی آج اتنا ڈوز کافی ہے اُس سے پہلے بات ایڈمن تک پہنچے شانت ہو جاؤ۔ فیصل اُس کو دوسری طرف لا کر بولا عماد اُس کو دھکا دیتا معصومہ کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹنے والے انداز میں یونی کے گیٹ کے پاس لیکر جانے لگا معصومہ نے مزاحمت کرنی چاہی جس کو عماد کسی خاٹے میں نہیں لایا

ہاتھ چھوڑو میرا عماد۔ یونی کے باہر آتے ہی معصومہ نے سخت لہجے میں عماد سے کہا جس نے گاڑی میں دھکیل کر دم لیا

یہ کیا جاہلت ہے۔ اپنا بازو سہلا کر معصومہ تلملائی

وہی جو تم ڈیزرو کرتی ہوں۔ عماد ڈرائیونگ سیٹ پہ آتا بولا

## Posted On Kitab Nagri

مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا۔ معصومہ نے کہہ کر باہر جانا چاہا

ایک قدم باہر نکالا تو جان سے مادوں گا۔ عماد نے وارن کیا

جان سے مار دو گے لاوارث سمجھا ہوا ہے یا میری جان سستی ہے خود کو بیچ بھی ڈالوں گے تو میری جیسی دوسری نہیں ملے گی۔ معصومہ عماد کی بات سن کر تپ کے بولی

بات سنو تم میری کان کھول کر معصومہ آئیندہ کے بعد تم بیس فٹ کے فاصلے پہ رہ کر اول تو بات کروں گی نہیں اگر بات کرنے کی موت پڑے بھی تو بیس قدموں کی دوری اختیار کرنا ورنہ میں وہ کر گزروں گا جس کا تم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا۔ عماد اُس کی بات نظر انداز کر تارخ اُس کی طرف موڑتا اپنی بات پہ زور دیتا بولا معصومہ اُلجھن زدہ نظروں سے عباد کو دیکھنے لگی جس کا ترزِ خطاب آج کافی مختلف تھا۔

تمہیں میرا باپ بننے کی ضرورت نہیں۔ معصومہ ناگواری سے بولی

فضول بات کرنے بہتر ہے جو کہا ہے اُس پہ عمل کرو۔ عماد آنکھیں دیکھتا بولا

یقین کرو عماد ٹھہر ڈکلاس فلم کے ویلن لگ رہے ہو اور ایسا رول تم پہ بالکل سوٹ نہیں کرتا۔ اپنی بات کے جواب پہ معصومہ کی ایسی بات سن کر عماد کا دل کیا اپنے سر پہ بال نوچ ڈالے

میں نے جو کہا ہے اُس کو ذہین نشن کر لوں۔ عماد سر دسپاٹ لہجے میں کہتا سیدھا ہو کر بیٹھا۔

تم نے کہا میں نے سنا اور تمہاری بات میں مانوں کیوں جب کی تم اچھے سے جانتے ہو جس سے بیس قدم کی دوری اختیار کرنے کا بول رہے ہو جلد میں اُس کے نکاح میں ہو گی۔ معصومہ نے طنزیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا دیکھتا ہوں کون کس کے نکاح میں ہوتا ہے۔ عماد اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ کر کمالِ ضبط سے بولا



## Posted On Kitab Nagri

تمہیں مسئلہ کیا ہے یار بڑی مشکل سے تو الو ہاتھ آیا ہے۔ معصومہ اپنی بات کہہ کر لب دانتو تلے دبایا عماد نے  
خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھا

اگر تمہیں نکاح کرنے کا اتنا شوق ہے تو میں تمہیں بیٹر آپشن دیتا ہوں۔ عماد چہرے پہ عجیب تاثرات سجاتا بولا  
مسئلہ کونسا؟ معصومہ متجسس ہوئی

تم مجھ سے نکاح کر لوں۔ عماد کی بات پہ معصومہ کی آنکھیں پھٹنے کی حد تک گھل گئی۔  
آریو ان یوئر سینس۔ معصومہ ہوش میں آتی اُس کی کنپٹی میں اپنی دوا انگلیا مار کر بولی

?Yes or no

سر سپاٹ انداز

Obviously not

معصومہ جھر جھری لیکر بولی

وجہ؟ سنجیدہ انداز

مجھے تم اُس لحاظ سے پسند نہیں اور پلیز یہ ٹاپک اب ختم کرو دوبارہ اس موضوع پہ بات نہ کرنا۔ معصومہ کہہ کر اپنا  
رخ کھڑکی کی جانب کیا۔

سوچ لو ایک مرتبہ

سوچ لیا ہزار مرتبہ۔ معصومہ جھٹ سے بولی

پچھتاؤں گی۔

## Posted On Kitab Nagri

تم سے شادی کرنے سے اچھا ہے ساری زندگی میں پچھتاؤں۔ کیونکہ پچھتاوے کی زندگی ذلت بھری زندگی سے تو بہتر ہے۔ معصومہ بنا اُس کے احساس کی پرواہ کیے لمحے میں اُس کا دل کچل ڈالا اگر میں کہوں مجھے تم سے محبت ہے آج یا کل سے نہیں بلکہ بچپن سے پھر بھی؟؟؟ عماد کے لہجے میں ایک آس تھی پر معصومہ آج سنگدل بنی ہوئی تھی۔

پھر بھی میرا انکار ہو گا تمہیں مجھ سے محبت ہو گی پر مجھے نہیں۔ معصومہ کے صاف چٹا انکار پہ عماد کو لگا جیسے اُس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو اُس نے کبھی سوچا نہیں تھا معصومہ اُس کے جذبات کو یوں نظر انداز کرے گی یا سرے سے بے نیازی کا مظاہرہ کرے گی۔

گاڑی ڈرائیو کرو یا میں اکیلی جاؤں۔ عماد کو سوچو میں گم دیکھ کر معصومہ نے کہا جس پہ عماد بنا کوئی جواب دیتا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا



عبیر کالج گیٹ کے پاس کھڑی ڈرائیو کا انتظار کر رہی تھی جب تبریز کی بائیک اُس کے پاس رُکی عبیر نے تبریز کو دیکھا تو انجانی سی خوشی محسوس ہونے لگی جس کو اُس نے ظاہر ہونے نہیں دیا

www.kitabnagri.com

آپ یہاں؟

جی میں یہاں۔ تبریز اُس کو دیکھ کر مسکرا کر بولا

کیوں؟

تمہیں لینے سوچا آج اپنی منکوحہ کے ساتھ لُچ کرتے ہیں۔ تبریز کی بات سن کر عبیر کے گال تپ اُٹھے

میں آپ کی منکوحہ نہیں۔ عبیر کے کہا

## Posted On Kitab Nagri

اچھا پر یہ نکاح نامہ تو کچھ اور ظاہر کرتا ہے۔ تبریز اپنی جیب سے پیپر نکالتا اُس کے سامنے لہرا کر بولا عبیر نے دیکھا تو آنکھوں میں حیرت در آئی یہ تو

جی یہ تو آپ نے اپنے غصے کی نظر کر دیا تھا پروہ کا پی تھا یہ آرجنل ہے۔ تبریز نے اُس کی بات مکمل کی ناٹ فیئر۔ عبیر نے احتجاج کیا

از فیئر اور چپ چاپ پیچھے بیٹھو۔ تبریز نے کچھ روعب سے کہا میں نہیں آسکتی اگر کسی نے دیکھ لیا تو

تو کیا میں بتا دوں گا اپنی منکوحہ کے ساتھ فرسٹ ٹائیم لنچ کر رہا ہوں۔ تبریز کو جیسے موقع مل گیا عبیر کو زچ کرنے کا

آپ مجھے بلیک میل کر رہے ہیں۔ عبیر کو افسوس ہوا

نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں میری منکوحہ پیدا نشی وائٹ ہے۔ تبریز کے منہ سے بار بار منکوحہ کا لفظ سن کر عبیر سچ مچ تپ گئی

www.kitabnagri.com

میں کبھی بائیک پہ نہیں بیٹھی۔

اب عادت ڈال لو۔ تبریز نے آرام سے کہا

کیوں؟ عبیر متجسس ہوئی

کیونکہ تمہارا مستقبل کا مجازی خدا یہ بات کر رہا ہے۔ تبریز نے دلکش انداز میں کہا تو عبیر کتنے ہی پل اُس کا وجہہ چہرہ دیکھنے لگی

## Posted On Kitab Nagri

کیا میں آپ پہ اعتبار کر لوں۔ عبیر نے پوچھا  
کر لوں۔

توڑ دے تو؟

نہیں توڑوں گا۔ تبریز اُس کی آنکھوں میں دیکھتا پُر یقین لہجے میں بولا  
امی نہیں مانے گی۔ عبیر کی اس بات پہ تبریز اچھا خاصا بد مزہ ہوا تھا کیونکہ آنکھوں کے سامنے زویا کا عکس لہرایا تھا  
سچی زہر لگتی ہے تمہاری ماں۔ تبریز نے ایسی شکل بنائی جیسے کڑوا بادام نگل لیا ہو  
ماں ہے وہ میری۔ عبیر کو تبریز کا انداز ہتک آمیز لگا تو جلدی سے کہا  
جانتا ہوں اس لیے برداشت کر لوں گا فحال تم بیٹھو۔ تبریز نے کہا تو عبیر نے ایک نظر آس پاس ڈورائی پھر تبریز  
کے پیچھے بیٹھ کر جھجک کر اپنا ہاتھ اُس کے کندھے پہ رکھا جس کو محسوس کر کے تبریز کے چہرے پہ مسکراہٹ  
نے بسیرا کیا احتیاط سے بائیک چلاتا وہ اپنی منزل کی طرف گامزن تھا



گاڑی جیسے ہی گھر کے سامنے رُکی معصومہ بنا عماد پہ نظر ڈالتی گاڑی سے اتر گئی اُس کے اترتے ہی عماد گاڑی  
ریورس کر گیا جس پہ پلٹ کر معصومہ نے ایک بار ضرور دیکھا تھا پر جانے والا جا چکا تھا  
معصومہ اندر کی طرف جانے لگی جب ڈرائیونگ ہال سے آتی آواز نے اُس کے قدموں کو جکڑا  
تمہیں کبھی بتایا نہیں مجھے خوشبو عماد کے لحاظ سے بہت عزیز ہے میں نے عماد اور خوشبو کو ساتھ سوچا ہے دونوں  
آپس میں بیسٹ لگے گے تمہارا کیا خیال ہے۔ زویا پر جوش آواز میں عائشہ سے بولی جو آج اُس سے ملنے آئی تھی  
معصومہ زویا کا انداز دیکھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

مجھے کیا اعتراض ہونا تھا پہلے لگتا تھا شاید عماد معصومہ میں انٹرسٹ رکھتا ہو پر جب معصومہ کا نکاح ہے کچھ دن بعد

عماد نے کچھ شو نہیں کروایا تو میں ایگری ہو۔ عائشہ نے مسکرا کر مثبت جواب دیا

ٹھیک ہے یہ نکاح کی تقریب ہو جائے اُس کے بعد کیونکہ اعیان اور عبی



## Posted On Kitab Nagri

سوری زویا عبیر مجھے پسند ہے پر اعیان کسی اور لڑکی کو چاہتا ہے۔ زویا کی بات کا مطلب اخذ کرتی عائشہ پہلے ہی بول پڑی جس سے زویا کو خاموش ہونا پڑا  
اچھا ٹھیک ہے۔ زویا بس اتنا بولی

ہاں اعیان نہیں بتاتا تو میں خود عبیر کا ہاتھ مانگتی۔ عائشہ نے وضاحت دیتے کہا  
ارے نہیں کوئی بات نہیں ہوتا رہتا ہے۔ زویا نے سر ہلا کر کہا۔



تم یہاں خیریت۔ عماد فیصل کے فلیٹ آیا تو کہا  
کیوں نہیں آسکتا میں۔ عماد صوفی پہ بیٹھتا بولا  
ایسا بھی نہیں کہا اچانک آئے تو کچھ حیرت ہوئی تم بتاؤ آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے اپنی محبت پانی ہے یا قربان کرنی  
ہے۔ فیصل نے بغور اُس کا چہرہ دیکھ کر کہا  
وقت پہ چھوڑ دیا ہے۔ عماد کی بات سن کر فیصل نے اُس کو گھورا  
یہ کیا بات ہوئی۔

www.kitabnagri.com

پتا چل جائے گا ابھی خاموش رہو۔ عماد نے بے زاری سے کہا  
سرفراز کو آج بہت مارا تم نے۔ کچھ توقع کے بعد فیصل نے کہا  
مر نہیں گیا۔ عماد بناتا خیر کیے بولا  
میں بچ میں نہ آتا تو مر جاتا۔ فیصل نے باور کروایا

## Posted On Kitab Nagri

میں اُس کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا اس لیے اپنا منہ بند رکھو ایسا نہ ہو میں تمہارا منہ توڑ کر اپنی ساری فرسٹریشن اُتار دو۔ عماد کی بات پہ فیصل احتیاطاً اُس سے دور بیٹھا مجھے تو حیرت ہو رہی ہے کول اینڈ کام بندے کو ہو کیا گیا ہے مار دھار کا شوق کب سے ہو گیا تمہیں۔ فیصل نے تعجب کا اظہار کیا

ڈائریکٹ جانے کا کیوں نہیں کہتے۔ عماد اُس کی ایک ہی رٹ پہ تپ اُٹھا اب نہیں کہتا کچھ۔ فیصل نے سنجیدگی سے کہا تو عماد نے اپنا سر جھٹکا



میں تمہارے گھر رشتہ جلدی بھیجوں گا پر تم پریشان مت ہو ہمارے نکاح کی بات کسی کو پتا نہیں چلے گی۔ تبریز عبیر کو ریسٹورنٹ لایا تھا جہاں اُس نے پرائیوٹ ٹیبل بک کروائی تھی تبھی کچھ بعد تبریز نے اُس کو بتایا اگر گھر والوں کو اعتراض ہو تو آپ پلیز یہ کاغذی رشتہ ختم کر دینا۔ عبیر کی بات پہ تبریز نے اپنی مٹھیاں بھینچی میں اگر سکون میں ہوں تو سکون میں رہنے دو اور ویسے بھی تمہاری ماں کے اعتراض کو میں کسی خاٹے میں نہیں لاتا۔ تبریز بے نیازی سے بولا

www.kitabnagri.com

آپ کو میری ماں سے مسئلہ کیا ہے۔

وہی جو تمہاری ماں کو مجھ سے ہے۔ تبریز دو بدو بولا

اُن کو کوئی اعتراض نہیں۔ عبیر نے بتانا چاہا

تو مجھے بھی نہیں۔ تبریز نے کندھے اُچکائے

بہت عجیب ہیں آپ۔ عبیر نفی میں گردن ہلاتی بولی

## Posted On Kitab Nagri

جیسا بھی ہوں بس تم اپنا مینڈ سیٹ کر لوں پہلے تو سوچا تھا تمہارا میڈیکل پورا ہو جائے گا پر اب لگتا ہے جلدی کچھ کرنا پڑے گا۔ تبریز کی نئی بات پہ عبیر بس اُس کو دیکھتی رہ گئی جو بنا اُس کی رائے جانے سب کچھ خود طے کر رہا تھا۔



کچھ دن بعد!

میں آپ سب سے ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔ زویا نے کھانے کی ٹیبل پہ سب کو جمع دیکھا تو بات کا آغاز کیا

کہو۔ حنان صاحب نے اجازت دی

میری دوست ہے عائشہ اُس کی بیٹی مجھے پسند ہے عماد کے لیے۔ زویا کی بات پہ خاموش بیٹھے عماد نے اپنا سر اٹھا کر اپنی ماں کی جانب دیکھا جو اُس کی رائے جانے بناسب کے سامنے اپنا فیصلہ سنار ہی تھی حیرت تو معصومہ کو بھی ہوئی تھی اُس نے ایک چور نگاہ عماد پہ ڈالی جس کے چہرے سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ اُس کے اندر کیا چل رہا ہے۔

تم کیا چاہتی ہوں اب۔ اب کی عباد نے استفسار کیا

معصومہ کی تقریب کے دوسرے دن میں خوشبو کا رشتہ لیکر جانا چاہتی ہوں تاکہ آپ میں سے بھی کوئی ساتھ چلیں۔ زویا نے بتایا

ٹھیک ہے اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو ہمیں اعتراض نہیں عماد تمہارا بیٹا ہے تمہارا حق ہے فیصلہ کرنے کا۔ حنان صاحب کی بات پہ زویا کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

تمہیں کوئی اعتراض ہے تو بتادو۔ عمار نے عماد سے کہا جو خود کو ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے اُس کے مطلق نہیں کسی اور کے بارے میں بات ہو رہی ہو

## Posted On Kitab Nagri

مجھے کیا اعتراض ہونا ہے سب کو کچھ امی نے طے کر لیا ہے تو شادی کی تاریخ بھی مجھے بتادے نکاح کے سپر زپہ سائن کرنے آجاؤں گا۔ عماد کرسی پیچھے گھسیٹ کر بولتا وہاں سے چلا گیا جب کی اُس کے انداز پہ سب خاموش ہو گئے تھے۔

تمہیں پہلے عماد سے رائے لینی چاہیے تھی۔ عمار نے سنجیدگی سے زویا سے کہا جس پہ وہ خاموش رہی۔ آجکل عماد بروجل ہوئے توے پہ بیٹھے ہوتے ہیں۔ حماد معصومہ کے کان میں سرگوشی میں بولا تو معصومہ نے اُس کو گھورا

عماد مجھے ذرہ ڈراپ کر دینا میری دوست ہے منابل اُس کو نکاح کا انویٹیشن کارڈ دینا ہے۔ عباد نے عماد کو باہر جاتا دیکھا تو کہا جس پہ عماد نے ناچاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلایا تمہیں کھانے کی ٹیبل پہ زویا کو ایسے نہیں بولنا چاہیے تھا سب کے سامنے وہ ہرٹ ہوئی ہوگی۔ عباد نے گاڑی ڈرائیو کرتے عماد سے کہا

میں سوری بول دوں گا۔ عماد نے سنجیدگی سے کہا کرنا پھر دھیان رکھنا دوبارہ وہ ماں ہے تمہاری اگر تمہارے لیے کوئی فیصلہ رہی ہے تو بہتری سوچی ہوگی تمہارے لیے۔ عباد نے کہا تو عماد نے سر کو جنبش دی

مطلوبہ جگہ پر پہنچتے ہی عباد گاڑی سے باہر اُترتا تو عماد اُس سے مخاطب ہوا

آپ کہے تو میں یہاں ویٹ کر لیتا ہوں پھر ساتھ واپس جائے گا۔

یہاں ویٹ کرنے سے اچھا ہے ساتھ چلو۔ عباد اُس کی بات سن کر بولا

## Posted On Kitab Nagri

میرا وہاں کیا کام۔ عماد نے کندھے اُچکائے  
کارڈ دے کر واپس آنا ہے مجھ بھی پھر آفس جانا تھا تم چلو ساتھ۔ عباد کے اصرار پہ عماد نے دوبارہ انکار نہیں کیا  
اور اُس کے ہمراہ جنید مینشن کے اندر گیا  
اسلام علیکم! چودھویں کے چاند۔ مناہل نے عباد کو دیکھا تو پہلے اُس کو خوشگوار حیرت ہوئی پھر شکوہ کناں لہجے میں  
بولی

میں تو پھر بھی آتا ہوں تم تو وہ بھی نہیں آتی اور آپ محترمہ کے پھر بھی شکوے۔ عباد کی بات پہ کھسیانی سی ہنسی  
میٹھے میٹھے طنزیہ کر رہے ہو خیر بیٹھو اور عماد بھی تم کیسے ہو؟ مناہل نے مسکرا کر عباد کے بعد عماد سے کہا  
تبریز یہاں آنا۔ مناہل نے سیڑھیوں سے اترتے تبریز کو دیکھا تو کہا جس کا پورا دھیان اپنے موبائیل میں تھا  
مناہل کی آواز پہ اُس نے سر اٹھایا تو عماد پہ پڑی جو بار بار اپنی گھڑی کی جانب دیکھ رہا تھا  
سالے صاحب آئے ہیں۔ تبریز معنی خیز نظروں سے عماد کو دیکھتا سیل جیب میں رکھ کر اُن کی طرف آیا  
اسلام علیکم! انکل۔ تبریز نے پہلی بار اخلاقیات نبھائی۔

وعلیکم اسلام! عباد نے خوشدلی سے جواب دیا اُس کے برعکس عماد نے اُس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا۔  
کیسے ہو تم۔ تبریز عماد کے سامنے والے صوفے پہ بیٹھ کر بے تکلفی سے اُس سے مخاطب ہوا  
ٹھیک۔ عماد اُس کے ایسے مخاطب کرنے پہ پہلے تو خاموش رہا پھر کہا اُس کو تبریز کی نظریں عجیب لگ رہی تھی اُپر  
سے اُس کا بار بار یوں مسکرا کر دیکھنا

اسلام علیکم



## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

**Kitab Nagri**

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

پاگل۔ عماد منہ میں بڑبڑاتا جیب سے اپنا سیل نکال کر بڑی ہو گیا  
مناہل یہ کارڈ ہے معصومہ کے نکاح کا۔ عباد نے اپنے آنے کی وجہ بتائی  
کس سے؟ مناہل خوشگوار حیرت سے بولی تبریز کی نظریں پھر سے عماد پہ پڑی  
اُس کا یونی فیلو ہے سر فراز۔ عباد کے بتانے پہ تبریز ٹھٹک کر عماد کو دیکھنے لگا جولا تعلق سا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

یہ کیا ماجرہ ہے بھی۔۔۔ اب یہ کیا ناکام عاشقوں کی طرح اپنے محبوب کی شادی میں کرسیاں لگائے گا؟ تبریز عماد کو ایکسرے کرتی نظروں سے دیکھتا سوچنے لگا پھر اپنی ہی سوچ پہ ہنسی آئی۔

اللہ نصیب اچھے کرے۔ مناہل نے دعادی

آمین۔ عباد نے بے اختیار کہا

نکاح کی ڈیٹ؟ تبریز نے جان بوجھ کر عماد سے سوال کیا

کارڈ پڑا ہے سامنے اٹھا کر دیکھ لو۔ عماد نے دانت پیس کر کہا

تمہاری چچا زاد بہن۔۔۔۔۔ ہے تمہیں کیا نہیں پتا۔ تبریز مصنوعی حیرت کا اظہار کرتے (بہن) لفظ پہ زور دے

کر بولا عماد کا دل چاہا اٹھ کر اُس کا منہ توڑ دے مگر جانے کیا سوچ کر خاموش رہا

تمہیں کارڈ پڑھنا نہیں آتا تو وہ بات کرونا۔ عماد نے حساب بے باک کر اُس کی بات کو کسی خاٹے میں نہیں لایا

عباد اور مناہل کبھی اُن دونوں کو دیکھتے یا ایک دوسرے کو

ایسی تو بات نہیں مجھے پڑھنا تو آرہا ہے۔ سرفراز ویڈز معصومہ۔ تبریز نے اُس کو تپانے کی حد کر دی

ویڈنگ نہیں جسٹ نکاح۔ عماد نے دانت پہ دانت جمائے کیونکہ وہ بنا کارڈ دیکھے بتا سکتا تھا کارڈ میں ایسا کچھ نہیں

لکھا ہو گا۔

ایک ہی بات ہے جن سے نکاح کی سرمنی ہوتی ہے ویڈنگ سرمنی بھی اُن کے ساتھ ہوتی ہے۔ تبریز نے ناک

منہ چڑھا کر پتے کی بات بتائی اس بار عماد خاموش رہا کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

## Posted On Kitab Nagri

یہ خاموشی کسی اچھی بات کا پیش خیمہ تو بالکل نہیں ہوگی ضرور کسی آنے والے طوفان کی علامت ہوگی۔ وہ بھی تبریز تھا غور سے عماد کی جانب دیکھتا اپنی سوچ کے تانے بانے جوڑنے لگا جو بھی تھا اُس کو مزہ آرہا تھا اس کھیل میں یایوں کہنا بہتر ہو گا اپنے (سالے صاحب) کو تنگ کرنے میں۔



عماد کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ تم اکیلے نہیں کر سکتی عماد کی دلی راضا مندی ضروری ہے کیونکہ ساری زندگی اُس کو گزارنی ہے۔ عمار نے سنجیدگی سے دو ٹوک ہو کر زویا سے کہا وہ اس وقت ہسپتال میں اپنی ڈیوٹی پہ تھے میرا بیٹا راضی ہے تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ زویا نے آرام سے کہا کتنا راضی تھا وہ اُس کا رویہ بتا رہا ہے۔ عمار نے طنزیہ کیا تمہارا مسئلہ کیا ہے عمار؟؟ میرے ہر فیصلے کی خلاف ورزی کرنا ضروری ہے کیا؟ زویا نے چڑ کر پوچھا مجھے تمہارا فیصلے سے کوئی سروکار نہیں۔۔۔۔۔ جس کے لیے تم نے فیصلہ لیا ہے اُس سے ہے کیوں کہ وہ میرا بیٹا ہے جس کو میں تمہارے جذباتی فیصلے کی نظر ہر گز نہیں ہونے دینا چاہتا۔۔۔۔۔ عمار کی بات پہ زویا بس اُس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی

تمہیں میرا یہ جذباتی فیصلہ لگ رہا ہے۔ زویا کو جیسے یقین نہیں آیا

بلکل تم بس یہ بتانا چاہتی ہوں کہ

اوو پلیز عمار ناٹ اگین میرا موڈ بہت اچھا ہے اُس کو سپونل نہیں کرو۔ عمار کی بات سچ میں روک کر زویا نے بیزار کن تاثرات چہرے پہ سجا کر کہا کیوں وہ سمجھ گئی اب بات آگے جا کر سوہا اور معصومہ پہ روکے گی۔

زویا کی بات پہ عماد نے اُس کو ایک نظر ڈال کر کینبن سے باہر چلا گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

آج حمیرا بیگم معصومہ کو لینے آئی تھی نکاح کا جوڑا لینے کے لیے تاکہ معصومہ اپنی پسند سے لیں کیونکہ اگلے دن نکاح تھا گھر پہ کوئی مرد نہیں تھا سوہانے اجازت دے دی بنا عباد سے پوچھے کیونکہ وہ اُس کی ہونے والی ساس تھی سرفراز تھا تو نہیں جو اعتراض کرتی۔

معصومہ کو حمیرا بیگم کے ساتھ گئے ابھی چند گھنٹے ہوئے تھے جب عماد گھر واپس لوٹا عماد عباد سے بات ہوئی ہے تمہاری آج تم اُس کے ساتھ آفس گئے تھے نا؟ سوہانے اُس کو آتا دیکھا تو پوچھا خالہ جان گیا تو تھا آپ کو کام تھا اُن سے۔ بتانے کے بعد پوچھا ہاں وہ اصل میں معصومہ اپنی ہونے والی ساس کے ساتھ نکاح کا جوڑا لینے گئی ہے ابھی تک نہیں آئی عباد سے پوچھا نہیں تھا اس لیے ڈر لگ رہا ہے ناراض نہ ہو وہ۔ سوہانے پریشانی کے عالم میں بتایا کیا سرفراز بھی ساتھ تھا؟ عماد نے اپنا لہجہ سرسری کیا نہیں۔ سوہانے بتایا

تو آپ پریشان مت ہو میں جا کر دیکھتا ہوں اُن کے گھر کا ایڈریس پتا ہے۔ عماد نے کہا تو سوہا مشکور نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی

کچھ ہی دیر بعد عماد سرفراز کے گھر کے باہر کھڑا تھا اُس نے جیسے ہی ڈور بیل بجائی تو چوکیدار سامنے کھڑا تھا عماد نے اپنے آنے کا مقصد بتایا تو اُس نے اندر آنے کا راستہ دیا اندر آتے ہی اُس کا سامنا سرفراز کی ماں سے ہوا

عماد معصومہ کا کزن اُس کو بتائے میں لینے آیا ہوں۔ حمیرا بیگم کے کچھ کہنے سے پہلے عماد بول پڑا

## Posted On Kitab Nagri

جی ضرور پرا بھی ہم واپس لوٹے تھے سوچا معصومہ اپنا گھر دیکھ لیں اور کمرہ بھی اگر اُس نے کوئی چینجنگ وغیرہ کرنی ہو تو بتادے۔ حمیرا بیگم کی بات عماد نے کس ضبط سے سنی تھی بس وہ جانتا تھا۔

اُس نے دیکھ لیا ہو گا آپ بتادے میں باہر انتظار کر رہا ہوں۔ عماد کہہ کر باہر کی طرف جانے لگا پیچھے حمیرا بیگم نے حیرت سے اُس کا انداز دیکھا پھر شانے اُچکا کر اندر کی طرف بڑھی۔

پانچ منٹ بعد معصومہ گاڑی میں آکر بیٹھی بنا عماد پہ نظر ڈالے بول پڑی

میں نے واپس آنا تھا تمہیں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ بہت دنوں بعد اُن کی گفتگو ہونے والی تھی

شوق سے نہیں آیا تھا خالہ پریشان ہو رہی تھی کیونکہ اُن کو نہیں تھا پتا تم مزے میں بیٹھی ہوئی بنا اُن کو اطلاع کریں۔ عماد گاڑی سٹارٹ کر کے طنزیہ بولا

تمہاری ماں اگر زبردستی رشتہ کروا رہی ہے تو اُس کا غصہ مجھے پہ مت اُتارو۔ معصومہ اُس کو دیکھ کر بولی جو نظر انداز کر رہا تھا

کس نے کہا میں خوش نہیں میں تو بہت خوش ہوں میرا بس چلیں تو ابھی شادی کر کے کل بچیں پیدا کر لوں پھر پڑسو اُن کی شادی کروادوں اور

www.kitabnagri.com

اور تڑسو اُن کے بچوں کی شادی پھر بچوں کے بچوں کی شادی ہے نہ رائٹ؟ عماد جو جل بھن کے بول رہا تھا اُس کی ایسی بات پہ معصومہ تو حیران ہوئی پھر طنزیہ لہجے میں بولی جواب عماد نے اُس کو گھورا

میرے بچیں میری مرضی جو میں کروں تم خاموش بیٹھی رہو۔ عماد نے کہا تو وہ سر جھٹک گئی۔

اپنا ہی جہیز لیکر جاؤ۔ گاڑی گھر کے پاس رُکی تو معصومہ اپنا شاپنگ بیگ اُٹھائے بنا جانے لگی تو عماد نے ناگواری سے بیک سیٹ پہ اُس کا بیگ دیکھ کر کہا



## Posted On Kitab Nagri

تمہارے ہاتھ ٹوٹ جاتے اگر لیکر آتے تو۔ معصومہ نے تپ کے بولے  
تمہارا فری کانو کر نہیں اور نہ شو فر جو یہ خدمت انجام دیتا پھروں۔ عماد کہتا اندر کی طرف بڑھا پیچھے معصومہ اُس  
نے انداز پہ کلس کے رہ گئی۔

عماد ہال میں داخل ہوا تو حماد کی کانوں کو پھاڑتی آواز سننے میں آئی جو ہاتھ میں سوہا کاسیل فون پکڑے کانوں میں  
ایئر پیس ڈالے زور شور سے گانا گانے میں مصروف تھا۔



آنکھوں کے پنوں پہ۔۔۔۔۔۔۔  
میں نے لکھا تھا سودِ فح  
لفظوں میں جو عشق تھا  
ہوا نہ آنکھوں سے بیان  
تجھ سے ناراض ہوں  
کیوں بے آواز ہوں  
میری خامو

اپنی بے سُر آواز بند کرو۔ عماد اُس کے کانوں سے ایئر پیس نکال کر کہتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا پیچھے حماد  
نے گھور کر عماد کی پشت کو دیکھا  
میری آواز تو سلمان خان سے بھی پیاری ہے۔ حماد ناک منہ چڑھا کر کہتا معصومہ کو آتا دیکھا تو پھر شروع ہو گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

نینوں کے بہتے اشکوں کے دھاگوں  
میں ہم نے دیکھا تم کو چاند ستاروں میں  
تیرے نام تیرے۔۔۔۔ نام ہم نے کیا ہے  
جیون اپن

خاموش رہو دیو داس۔ معصومہ اُس کے گود میں بیگ پھنکتی بولی حماد اب کی بونچکار کے رہ گیا۔  
میں کیا لاوارث ہوں جو ہر آتا جاتا زلیل کرتا جا رہا ہے۔ حماد بیگ صوفے پہ اُچھالتا جذباتی لہجے میں بولا  
اپنا پھٹا ہوا اسپیکر بند کرو گے تو کوئی کیوں کچھ کہے گا۔  
آپ پوری یونی میں گاسکتی ہیں میں اپنے گھر میں بھی نہیں گاسکتا۔ حماد منہ بسور کر کہتا وہاں سے اُٹھ گیا معصومہ  
نے جب کی اُس کی بات پہ کوئی ری ایکٹ نہیں کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



آج معصومہ کا نکاح تھا جس کے لیے سب سے زیادہ پر جوش تبریز تھا اس لیے وہ مناہل کے بنا کہے ساتھ چلنے کے  
لیے تیار ہو رہا تھا پھر ایک خیال کے تحت اُس نے اپنا سیل فون اُٹھا کر عبیر کا نمبر ڈائل کیا۔ جو پہلی بیل پہ ریسپو  
ہو گیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

آج تمہارے بھائی کا نکاح ہے تم اپنے بھائی کے نکاح پہ کس کلر کا ڈریس پہنو گی؟ عبیر جو نہانے کے لیے واشروم کا رخ کرنے والی تھی پر فون پہ آتی کال سننے کے لیے رک گئی پر تبریز کی بات پہ اُس نے اپنا سیل کان سے ہٹا کر موبائیل اسکرین کو گھورا

میرے بھائی کا نکاح نہیں کزن کا ہے۔ عبیر کو لگا شاید تبریز کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے تبھی تصحیح کرتی بولی وہ تو پتا چل جائے گا پر یہ بتاؤ ڈریس کس کلر کا ہے تمہارا۔ تبریز نے اپنا سوال داغا تو عبیر کی نظر بیڈ پہ رکھے اپنے ڈریس پہ پڑی

پنک کلر کی میکسی۔ عبیر کے بتانے پہ تبریز کے تاثرات بگڑے۔  
تم وائٹ کلر کا فراق پہنوں گی۔ تبریز کا لہجہ حاکمانہ تھا  
کیوں؟

کیوں کے تمہارے مستقبل کا مجازی خدا بول رہا ہے۔ تبریز کی پھر سے وہی بات پہ عبیر کا دل کیا اپنا سر دیوار پہ دے مارے۔

ٹھیک ہے پہن لوں گی۔ عبیر کا انداز جان چھڑوانے جیسا تھا۔  
گڈ گرل۔ تبریز کہتا کال کٹ کر کے تیار ہونے میں مگن ہو گیا۔



## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595